شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کر... ...یمٌ
قسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ وسیـ... ...مٌ

الحمد للہ والمنتہ کہ یہ رسالہ جس میں عمدہ عمدہ نعتیں چیدہ چید... ...وہ شا... ...ات یہ

مؤلفہ
خاکسار محمد ش...ریف حقی عفی عنہ

گنجینۂ نعت

حصہ دوم

خزینۂ نعت

...ئے جلیل
...ائیل
...رش

بہ فرمائش ...جن الدین و ملک تا... ...ج الدین خلف ملک فضل الدین ککے زئی
...احمد منق...

...تب قومی بازار کشمیری - لاہور

نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور میں چھپا

تعداد جلد ۱۰۰۰

قیمت فی جلد ...

گنجینۂ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ردیف الف

کیا وصف کر سکوں میں خدائے جلیل کا
اور اُس کے خاص نورِ جمیل و نبیل کا

بہرِ ثنائے قلم ہو پر جبرائیل کا
پانی دوات کے لئے ہو سلسبیل کا

نمرود نے جو ڈال دیا اُن کو آگ میں
تیرے بغیر کون تھا حامی خلیلؑ کا

کیا منہ میرا کہ حمدِ مقدس کروں رقم
دعوےٰ قلم کو ہے نہ زباں کو دلیل کا

روزِ ازل سے ہے مرضِ عشق بے طرح
عیسیٰؑ سے کچھ علاج نہ ہو اس علیل کا

دل کو میرے ذرا نہیں خوفِ عذابِ حشر
ہے آسرا وہاں مجھے تجھ سے کفیل کا

آثمؔ کی آبرو رہے دونوں جہان میں
مالک ہے یا الٰہ تو ہی عبدِ ذلیل کا

میں زار و نزار ہوں تجھ پہ فدا اے جانِ جہاں محبوبِ خدا
کیا شان تیری ہے صلِ علیٰ جو خدا نے کہا لولاک لما

غم رنج ہزار طرح کے سہوں نہ طبیب سے حال دل اپنا کہوں
کبھی درد کی اپنی دوا نہ کروں تیرے غم میں مجھے وہ ملا ہے مزا

میرے دل کو ہے بس کہ جو شوق اتم یہی رہتا ہے دھیان مجھے ہر دم
یہی رات کو بھی مجھے رہتا ہے غم کہ سونگھاوے صبا تیری زلف دوتا

تھا فرشِ زمیں جو مدِ نظر ہے شوق میں تیرے جن و بشر
ہوا عرشِ بریں پہ جو تیرا گذر لگا کہنے خدا بھی [illegible] صلِ علیٰ

وہی مہر سپہر رسالت ہے تو ہی صدر نشین جلالت ہے
یہ تیرا ہی نشانِ کرامت ہے ہے جہاں میں جو خلقِ خدا کے سوا

[دو]نوں جہاں میں پڑا ہے غل ہر وقت یہی ہے صدائے دہل
سوزِ قمری شورِ بلبل ہے وہ بھی ہے ترانے میں کرتی ادا

لگا ابتو اسی سے میرا دل ہے جو مراد خطاب مزمل ہے
یہی باغ میں شور عنادل ہے یہی کہتی ہے میری گلیم و قبا

مر جائے جسے کہ ڈسے ناگن مگر اے میرے پیارے مسیحِ زمن
اٹھیں مردے بھی قبروں سے پھاڑ کفن تیری زلف کی آوے اِدھر جو ہوا

ہے ذلیل یہ طاہر بے سر و پا اسے کہتے ہیں لوگ غلام تیرا
تیرے ہاتھ میں اس کی ہے شرم و حیا تو ہی اس کو بچا لے برائے خدا

یا لیتَ صبا بمدینتہ اِک بار ادھر بھی آ جاتا
اس یتیم پیارے محمد کا کچھ ذکر ہمیں بھی سنا جاتا

العمر مضت فی دارِ سقر نہ ہوا میری آہ میں کچھ بھی اثر

نہ دیکھا نظر سے تجھے جی بھر نہ تیرا کچھ ذکر سُنا جانا

مجھ سے نہ ہوا کوئی نیک عمل کُل عملٍ شرٌّ و ذللٌ
ہے عقدہ میرا مالا ینحل میرے اُلجھی تمہیں سلجھا جانا

بگذشت ز فکرِ مکین و مکاں شدہ بیخود و بے سر و بے ساماں
گیا بھول نشاط و عیش جہاں تیرے عشق کا جس نے مزا جانا

لولاک لما جو خدا نے کہا تیری شان یہی بس حق ہے بجا
کرے کون ثنا تیری غیر خدا تجھے کس نے خدا کے سوا جانا

موری آپ نے بھی کبھی لی نہ خبر تڑپا کیا راہ میں آٹھ پہر
کردی نہ کبھی سوئے بندہ نظر رہا گرچہ سدا آنا جانا

تم عرش پہ جا کے خدا سے ملو جو ملک سے نہ ہو وہ کام کرو
تم عالمِ علمِ لدنی ہو کچھ تم سے نہیں ہے چھپا جانا

تمہیں رونقِ باغِ رسالت ہو تمہیں گلبنِ گلشنِ رحمت ہو
تمہیں آبِ سحابِ عنایت ہو میرے دل کی بھی آگ بجھا جانا

ما اُونسک مِن اَحَدٍ صنماً با ہر کس و از ہمہ بے پرواہ
ہر چال تیری ہے سب سے جدا یہ ڈھنگ کہاں سیکھا جانا

ہر ایک درخت پھلا پھولا پھولوں سے چمن ہے شگفتہ ہوا
پر نخلِ مراد میرا نہ پھلا اِس غنچۂ دل کو کھلا جانا

دن رات یہ طاہرِ بے سر و پا یہی کرتا ہے عرض برائے خدا
قربان تیرے اے میرے ماہ لقا کبھی شکل مجھے بھی دکھا جانا

الٰہی جلد تر روضہ ہمیں دکھلا محمدؐ کا — کہ ہے جنت کے روضہ سے بھلا روضہ محمدؐ کا
نہ حاصل مہرِ تاباں کو ہوا رُتبہ محمدؐ کا — ملا عرشِ بریں کو بھی نہیں پایا محمدؐ کا

زباں سے پڑھ دیا صلِ علیٰ صلِ علیٰ اُس نے
رُخِ پُرنور جس نے آنکھ سے دیکھا محمدؐ کا

زمین و آسماں اور چاند سورج عرش کرسی
ظہور اِس عالمِ ہستی میں ہے سارا محمدؐ کا

بنا انگنت موتی ان میں ہر اک ایک قطرہ سے
زمیں پر فیض کا بادل جدھر برسا محمدؐ کا

رسول اللہ کا محبوب مقبولِ الٰہی ہے
وہی پیارا خدا کا ہے جو ہے پیارا محمدؐ کا

محمدؐ کا ہوا ہے فیض جاری قطرے قطرے سے
ہوا ہے ذرّہ ذرّہ سے عیاں جلوہ محمدؐ کا

نبیؐ کے عاشقِ صادق خدا کے دوست جتنے ہیں
خدا کا نام رکھتے ہیں زباں پر یا محمدؐ کا

کہیں فرشِ زمیں پر نام روشن ہے محمدؐ کا
کہیں عرشِ بریں پر نور جا چمکا محمدؐ کا

عزیزو گر صفائی چاہتے ہو اپنے باطن کی
بصدقِ دل کرو وردِ زباں کلمہ محمدؐ کا

نہ پہنچا سرورانِ ملک ویں سے کوئی بھی سرِ مو
قدم معراج میں جس اوج پر پہنچا محمدؐ کا

ذرا حال سنو سکھیو اُس کا ڈوبی جس نے نکالی ناوریا
مورا سیس ہو قرباں جان فدا احمدؐ سی ہے جس کی چالریا

یا پیر میرے شاہِ جیلاں بے شک ہو تمہیں سلطانِ جہاں
پائیگا مراد اپنی ہر آں جو در پہ ہو تیرے جاں جریا

پرت پال ہو تم توانا تھن کے اور مان ہو تم نربانن کے
سکھدائی ہو دکھیارن کے مورے سر پہ ہے غم کی گاگریا

جو چرنوں میں تیرے آوت ہے وہ سارے مطالب پاوت ہے
دو جگ میں امیر کہاوت ہے جو تیرا کہاوت چاکریا

یا غوث معظم قطب ورا اے مالکِ فرش و عرش و سما
فرماں میں ہے تیرے قدر و قضا اے دنیا و دیں کے سالریا

کوئی بندرابن کو جائے ہے کوئی کعبہ میں حج کو آئے ہے

پر تیرا ہی گیت وہ گائے ہے کلمہ کی بجا کر بانسریا

مخدوع کا مکیں جو کہاتا ہے مت خوف کرو فرماتا ہے
الفت کی شراب پلاتا ہے ہوا عشق میں اُس کے میں باوریا

اے نور دو چشم رسولِ خدا چاہتا نہیں ہوں میں کچھ اس کے سوا
وہ وقت تو مجھ پر جلدی سے لا بغداد کی لوں میں ڈاگریا

بے شک تم آلِ پیغمبر ہو ہر ایک ولی کے افسر ہو
جیلان کے ماہِ انور ہو بغداد کی تم ہو کہاوریا

کوئی ذات خدا میں ملاوت ہے کوئی غوثوں میں تجکو بتاوت ہے
کوئی رام ہی کہہ کے بلاوت ہے کوئی تجکو کہے ہے سانوریا

گو غم میں پھنسی ہے جان حزیں اور فکر و الم سے ہے غمگیں
پر تیرا ہے داس شجاع الدین رکھ اُس پہ کرم کی ناجریا

کیا خوف حشر میں ہے گناہِ کبیر کا
فدوی ہوں میں غلام ہوں میں دستگیر کا

بلبل ہیں تیرے گلشنِ مدح و ثنا کا ہوں
صلِ علیٰ ہے نالہ میرے ہم صفیر کا

پوچھیں فرشتے قبر میں بندہ تو کس کا ہے
اُمت ہے کس کی نام ہے کیا تیرے پیر کا

دونگا جواب بندۂ حق اُمت نبیؐ
بے شبہ میں مرید ہوں پیرانِ پیر کا

پروائے جاہ و دولتِ دنیا ہے کب اُسے
ہووے گدا اگر کوئی پیرانِ پیر کا

بغداد کی نصیب سے گر خاک کچھ ملے
پھر دل ہو میرا کاہے کو خواہاں عبیر کا

کیونکر نہ ہو تجلے میرے دل کو مومنو
مداح ہوں میں جو اس شہِ روشن ضمیر کا

محشر میں اُسکے نیچے خدایا بٹھا مجھے
جس دم نشاں کھڑا رہے غوثِ کبیر کا

یا غوث ایسے وقت میں کچھ مرحمت کرو
ازبس شکستہ حال ہے اَب اِس فقیر کا

منظور تیرے در کی گدائی ہے اب مجھے
خواہاں نہیں ہوں دولت و جاہ و کبیر کا

یا غوث مجھ کو اپنے غلاموں میں کر قبول
میں ہوں غلام تیرے غلامِ حقیر کا

کچھ فضل ایسا ہو کہ ہو حاصل میری مراد
اُمیدوار بیٹھا ہوں فضلِ خطیر کا

اے سنی میرے حق میں ہے جنت سے خوب تر
روضہ اگر میں دیکھ لوں غوثِ کبیر کا

یارو وسیلہ ہے مجھے پیران پیر کا
قبضہ ہے دو جہاں پہ میرے دستگیر کا

کیا وصف ہو سکے کسی انسان سے ادا
ہے وہ نواسہ خاص بشیر و نظیر کا

جس کا قدم کیا ہے ہر ایک اولیا قبول
پھر کون دو جہاں میں ہے اُن کی نظیر کا

محبوب حق پیارے رسولِ کریم کے
قوت وہ ہر ایک صغیر و کبیر کا

کیا رُتبۂ عظیم خدا نے کیا عطا
مختار کر دیا اُسے قدرت قدیر کا

کیا خوف اُس کو ہیگا قیامت کے روز کا
جو ہے مرید حضرتِ پیرانِ پیر کا

واللہ وہ بہشت میں جائیگا بالضرور
صدقہ جو دل سے ہو گیا پیرانِ پیر کا

جس کو ذرا بھی کینہ ہو اُس ذات پاک سے
دوزخ میں حال ہوویگا بد اُس شریر کا

یا پیر ایسا عبد کو دولت سے کر غنی
محتاج تا نہ ہووے امیر و وزیر کا

ہے مجھے تیرا وسیلہ یا محمد مصطفےٰ
کون ہے جز تیرے میرا یا محمد مصطفےٰ

کچھ نہیں ہے پاس کچھ راہِ عدم درپیش ہے
آسرا ہے ایک تیرا یا محمد مصطفےٰ

نقد توبہ رائگاں کھویا ہوا توبہ شکن
نفس نے مجھ کو تو لوٹا یا محمد مصطفےٰ

کونسا وہ کار بد ہے جو نہیں مجھ سے ہوا
میں رہا مجرم خدا کا یا محمد مصطفےٰ

سر پہ ہے گٹھڑی گناہ کی کیوں نہ پھر تشویش ہو
تم سے آ کر کیا کہوں گا یا محمد مصطفےٰ

ایک دم بھی عاقبت کی فکر کچھ میں نے نہ کی
میں رہا پابند دنیا یا محمد مصطفےٰ

جز خطا مجھ سے نہ کوئی بھی ہوا کارِ ثواب
کون ہو بدکار مجھ سا یا محمد مصطفےٰ

میں غریقِ بحرِ عصیاں ہوں کرم کی ہو نظر ۔۔۔ پار ہو اب میرا بیڑا یا محمدؐ مصطفےٰ

آپ ہی اپنے درِ اقدس پہ جب رہنے نہ دیں ۔۔۔ پھر کہاں میرا ٹھکانا یا محمدؐ مصطفےٰ

اُمتِ عاصی کی کشتی کے نگھبان آپ ہیں ۔۔۔ ناخدا کا کیا بھروسا یا محمدؐ مصطفےٰ

آرزو ہے دن قیامت کے لوائے حمد کا ۔۔۔ ہو میرے سر پر بھی سایہ یا محمدؐ مصطفےٰ

یہ تمنا ہے کہ ہو خورشید محشر تیز جب ۔۔۔ چہرۂ انور دکھانا یا محمدؐ مصطفےٰ

کیا پسند آئے بھلا اشفاق کو حورِ جناں
شیفتہ ہے وہ تمہارا یا محمدؐ مصطفےٰ

شور جب آمدِ محبوبِ خدا کا ہو گا ۔۔۔ عرصۂ حشر میں غُلِ صلِّ علیٰ کا ہو گا

یا حضرت میں اگر جان نکل جائیگی ۔۔۔ خلق سے خاتمہ بالخیر ہمارا ہو گا

اُمتِ سرورِ عالم کی ضیافت کے لئے ۔۔۔ جملہ فردوس میں سامان مہیا ہو گا

کہتے پھرتے تھے یہ باہم شبِ معراج ملک ۔۔۔ دل کا ارمان جو تھا آج وہ پورا ہو گا

منکر و نکم کو اگر شک ہے تو ہو حق ہے یہی ۔۔۔ نہ ہوا ہے نہ کوئی آپ سا پیدا ہو گا

روحِ طیبہ کو پسِ مرگ جو لیجاؤ گے ۔۔۔ مجھ پہ احسان فرشتو یہ تمہارا ہو گا

آپ فرمادینگے بے شبہ شفاعت حق ہے ۔۔۔ پیش جب نامۂ اعمال ہمارا ہو گا

دل میں رہنے کی نہیں فکر فشارِ مرقد ۔۔۔ دفن صحرائے مدینہ میں جو لاشہ ہو گا

ہیبتِ گرمئ خورشید قیامت کیوں ہو ۔۔۔ دامنِ پاک کا سر پر میرے سایہ ہو گا

اے فلک سینکڑوں نے وار چلے جاتے ہیں ۔۔۔ کب وہ دن ہو گا کہ ہم ہونگے مدینہ ہو گا

ہند میں ڈھونڈتے پھرتے ہیں سند کو کیوں لوگ
کسی کوچہ میں مدینہ کے وہ پھرتا ہو گا

روزِ عاشورہ کا یارو کیا کہوں میں ماجرا ۔۔۔ حضرتِ شبیر کا سر کربلا میں کٹ گیا

تھی محرم کی یہی تاریخ دسویں مومنو ۔۔۔ سرِ حسینؓ بیکس و مظلوم کا جس دن کٹا

کیوں نہ روئیں ساکنِ ارض و سما اس رنج سے / مدتوں ہر اک ملک جن و بشر روتا رہا

آسماں پر ہو گیا خورشید تاباں بھی سیاہ / ظلم سے اُس روز دنیا میں اندھیرا چھا گیا

مرثیہ خوانی کی آتی تھی صدا یہ غیب سے / آج پیارا فاطمہؓ کا بے گناہ مارا گیا

جس کو کاندھے پر چڑھایا تھا رسول اللہؐ نے / شمر اُس مظلوم شہزادے کی چھاتی پر چڑھا

چومتے تھے جسکے منہ کو ہائے محبوبِ خدا / وائے بیدردی سے اُسکے حلق پر خنجر پھرا

جسکے جھولے کو لڑکپن میں جھلاتے تھے ملک / ہائے جلتی ریت میں اُس گل کا ہے لاشہ پڑا

حق نے بھیجی چادرِ تطہیر جن کے واسطے / اُن کا عاشورہ کے دن ہی نہ کچھ پردہ رہا

اُن ستمگاروں کے کیا کیا ظلم کا کیجے بیاں / اہلبیتِ مجتبےٰ پر جو کیئے جور و جفا

اے غنی گذرے ہیں جتنے آج تک گل حق پرست
ماتمِ شبیر میں کرتے رہے آہ و بکا

ظہورِ نورِ احمدؐ سے ہوا سارا جہاں پیدا / ملک پیدا فلک پیدا زمیں پیدا زماں پیدا

کہاں عالم میں احمدؐ سا ہوا عالی مکاں پیدا / ہوئے ہیں جسکے باعث سے زمین و آسماں پیدا

ہوئی ظلمت نہاں یکسر فروغ نورِ احمدؐ سے / ہوئے انجم عیاں سارے ہوئے سب آسماں پیدا

بنایا عرش خالق نے اُنہیں کے نور انور سے / کیا لوح و قلم ظاہر ہوئے کرّ و بیاں پیدا

ظہورِ نورِ احمدؐ جب ہوا آدم نہ تھے اُس دم / نہ تھی خلقت یہ مولیٰ کی نہ تھا نام و نشاں پیدا

نہ حوّا تھی نہ گندم تھا نہ شیطاں تھا نہ رضواں تھا / نہ فردوسِ بریں پیدا نہ تھا باغِ جناں پیدا

رسولِ پاک کے باعث شہِ لولاک کے باعث / ہوئے دونوں جہاں پیدا ہوئے سب انس و جاں پیدا

نہ کوئی عرش سے تا فرش تجھ سا ہے نہ ہووے گا / نہ نوری تھے وہاں پیدا نہ خاکی تھے یہاں پیدا

کہاں تھا عالمِ باقی کہاں تھا عالمِ فانی / طفیلِ سرورِ عالم ہوئے دونوں جہاں پیدا

کہاں جنت کی چاہت تھی کہاں دوزخ کی ہیبت تھی / ملائک کی نہ خلقت تھی نہ تھے یاں انس و جاں پیدا

نہ منہ ہے طپش کس کا جو کہ نعتِ احمدی لکھے / ہوئی جب نام لکھنے میں قلم کی دو زباں پیدا

تو کر ورد زباں اپنا درود مصطفےٰ ہر دم
کہ تا دل میں تیرے نورِ یقیں ہو بیگماں پیدا

محبت رکھ تو آل و اصحابِ محمدؐ کی وفا ہر دم
ہوئے جن کی محبت کو قلوبِ مومناں پیدا

محمدؐ کو حق نے وہ قرآں اُتارا
نہ اُترے گا جو تا قیامت دوبارا

وہ مخفی جو تھا علم سینہ بسینہ
محمدؐ نے سب پر کیا آشکارا

سکندر ہے حضرت کے در کا سوالی
فریدوں محافظ ہے دربان دارا

محمدؐ کا رستہ نہ چھوڑو عزیزو
وہی رہنما ہے ہمارا تمہارا

دو شق ہو گیا چاند غیرت کے مارے
محمدؐ کا جس وقت چمکا ستارا

محمدؐ کی مداح یہ دنیا ہے ساری
محمدؐ کا وصاف عالم ہے سارا

مطیع محمدؐ مطیع خدا ہے
خدا کا ہے پیارا محمدؐ کا پیارا

بہت سے محمدؐ نے بُت توڑ ڈالے
کیا بُت پرستوں کا دل پارہ پارا

زمانے میں حضرتؐ کا فرماں نہ ملنے
بھلا کس کی طاقت ہے اور کس کا یارا

محمدؐ کی ہے ذات دریائے رحمت
وہ ڈوبا کیا جس نے اُس سے کنارا

محمدؐ ہے پشتِ پناہِ غریباں
وہی ہے وہی عاجزوں کا سہارا

نبوّت کی دیتے رہے ہیں گواہی
کبھی دام و دد اور کبھی سنگ خارا

محمدؐ کے اصحاب وہ پہلواں تھے
ہوا جو مقابل وہ میداں سے ہارا

نہیں جو کہ سایل محمدؐ کے گھر کا
وہ پھرتا رہا در بدر مارا مارا

محمدؐ نے کی اُس کی مشکلکشائی
جو دل کی محبت سے اُس کو پکارا

ہوئی ختم پیغمبری اس جہاں سے
زمانے سے جس دم محمدؐ سدھارا

تیری حاجتیں سب بر آئیں گی سرور
رسُول خدا جب کریں گے اشارا

کس چاند کے خیال نے حیراں بنا دیا
گاہے رُلا دیا مجھے گاہے ہنسا دیا

کس گُل کی زلف کا مجھے سودا ہوا ہے آج
کس نے یہ ساغرِ مئے اُلفت پلا دیا

محبوبِ کبریا کے جو دیکھا جمال کو
حوروں نے شور صلِّ علیٰ کا مچا دیا

یا رب تیرے حبیب کا دیدار ہو نصیب
اِس آتشِ فراق نے دل کو جلا دیا

موسیٰ بھی محوِ طور میں اِس نور کے ہوئے
نور آپ کا جو اُن کو خدا نے دکھا دیا

روح الامین گوشۂ ابرو جو آپ کے
کعبہ سمجھ کے اپنا وہاں سر جھکا دیا

کوئی گل باقی رہیگا نے چمن رہجائیگا
پر رسول اللہ کا دینِ حسن رہجائیگا

انقلابِ دہر ہو جائیگا گرچہ لاکھ بار
سکۂ دینِ نبیؐ کا پر چلن رہجائیگا

نام شاہانِ جہاں مٹ جائینگے لیکن یہاں
حشر تک نام و نشانِ پنجتن رہجائیگا

نام پاکِ صاحبِ لولاک تا دورِ زماں
زیبِ منبر رونقِ ہر انجمن رہجائیگا

ہمسفیرو کوئی دم کا باغ میں ہی چہچہا
بلبلیں اُڑ جائینگی سُونا چمن رہجائیگا

یا الٰہی گر نہ پائی میں نے اپنی آرزو
دستِ حسرت سینہ پر زیرِ کفن رہجائیگا

جو پڑھے گا صاحبِ لولاک کے اُوپر درود
آگ سے محفوظ اُس کا تن بدن رہجائیگا

سب فنا ہو جائینگے کافی ولیکن حشر تک
نام احمد کا زبانوں پر سخن رہجائے گا

شبِ اسرا جو بنا بن کے پیمبر نکلا
غل یہ حوروں میں ہوا گھر سے وہ سرور نکلا

تھی ندا ہفت فلک پر کہ زیارت کو چلو
آج محبوبِ خدا سیر کو باہر نکلا

رحمتِ ایزدی کی ہوئی رحمتِ عالم کی طفیل
گو نہ عصیاں میں کوئی میرے برابر نکلا

آپ کو دیکھ کے اِس طور کہینگے عاصی
وہ شفاعت کے لئے شافعِ محشر نکلا

اللہ اللہ دہنِ پاک کی خوشبو دیکھو
کلمہ نکلا جو زباں سے وہ معطر نکلا

واہ کس کو یہ ہوا رتبۂ معراج حصول ۔۔۔ لائق اِس شان کے اپنا ہی پیمبرؐ نکلا

واہ کیا خوب لکھی نعتِ محمدؐ میں غزل
تجھ میں طالب تو عجب طرح کا جوہر نکلا

جو فدا دل سے نبیؐ کے نام پر ہو جائیگا ۔۔۔ گلشنِ فردوس کا وا اُس پہ در ہو جائیگا
جو کہ مدّاحِ شہِ جن و بشر ہو جائیگا ۔۔۔ باز پرس حشر سے وہ بے خطر ہو جائیگا
عشقِ احمدؐ کا اگر پورا اثر ہو جائیگا ۔۔۔ ہند سے اپنا مدینے کو سفر ہو جائیگا
جب ولائیگی دُرِ دندان بحرِ دیں کی یاد ۔۔۔ جو گرے گا آنکھ سے آنسو گُہر ہو جائیگا
لطف حاصل ہوگا سیرِ گلشنِ فردوس کا ۔۔۔ جب میرا وشتِ مدینہ میں گُذر ہو جائیگا
آج توصیفِ کفِ پائے نبیؐ لکھتا ہوں میں ۔۔۔ میرے خامہ کا دماغ اب عرش پر ہو جائیگا

جب لکھونگا وصف شاہ کی روئے پرانوار کا
شرم سے پوشیدہ اے خنجر قمر ہو جائیگا

نے بشر کوئی نہ یہ چال و چلن رہجاویگا ۔۔۔ خوبصورت بد وضع نے بانکپن رہجاویگا
آفتاب و ماہ سیارے فلک اور نے زمیں ۔۔۔ نام ہستی کا نہ یہ دارِ محن رہجاویگا
خاک سے پیدا ہوئے ہیں خاک میں ملجائینگے ۔۔۔ ایک واحد بے مثل بے ماؤ من رہجاویگا
ہوگئی منسوخ توریت اور انجیل و زبور ۔۔۔ تا قیامت دین احمدؐ کا چلن رہجاویگا
جسکے دل میں اُلفتِ خیر البشر ہوگی وہی ۔۔۔ صدمۂ محشر میں با امن و امن رہجاویگا
خواب میں بھی گر نہ دیکھا میں نے روئے پاک کو ۔۔۔ دستِ حسرت سینہ پر زیرِ کفن رہجاویگا
روضۂ اقدس نہ دیکھا آنکھ سے گر ہمدموں ۔۔۔ پھاڑ کر چاکِ گریباں پیرہن رہجاویگا
خاک اُڑ کر پہنچ جائیگی مدینہ میں میری ۔۔۔ ہند میں مر کر اگر اپنا بدن رہجاویگا
کلمۂ طیب سے ہر اک مخلصی پائیگا لیک ۔۔۔ آخری دم گر زباں پر یہ سخن رہجاویگا

یا شفیع المذنبیں یہ تب مدد کیجو میری
جبکہ تنہا قبر میں یہ خستہ تن رہجاویگا

صدقۂ شبیر دلوانا وہاں کوثر کا جام
جبکہ فدوی حشر میں تشنہ دہن رہجاویگا

ہول محشر دیکھ کر نفسی پکاریں گے نبی
اُمتی گویا فقط فخرِ زمن رہجاویگا

بخش دے صدقہ رسول اللہ کا بس اے خدا
بار بار اپنی زباں پر یہ سخن رہجاویگا

الاماں بولیگی دوزخ اے عزیزو گر کبھی
اُمتِ حضرت کا اُس میں ایک تن رہجاویگا

دید گُل رخسارِ حضرت گر نہ ہوگی زیست میں
خاطرِ بُلبُل پہ یہ داغ کہن رہجاوے گا

دل کو خدا نے عشقِ محمد لگا دیا
خوابیدہ بخت میرے کو حق نے جگا دیا

محبوب حق کی دید کا شائق بنا دیا
آنکھوں سے میری اشک کا دریا بنا دیا

صد شکر لاکھ حمد خدا ذوالجلال کا
ہم عاصیوں کو آپ کی اُمت بنا دیا

اُمت میں جن کی ہونے کے موسےٰ تھے ملتجی
ہم کو خدا نے اُمتی اُن کا بنا دیا

ایمان لایا جو کہ نبوت پہ آپ کی
اُس کو نجات ابدی کا مژدہ سُنا دیا

معراج میں رسُول گئے جبکہ لامکاں
وحدت سرا سے پردہ دوئی کا اٹھا دیا

حاجت ہے کیا کہ عرض کروں حال آپ کو
اُمت کا حال سارا خدا نے جتا دیا

للہ لو خبر میری یا شاہِ مرسلیں
نفسِ لعیں نے اب تو بہت ہے ستا دیا

بلبل کو عشقِ گل دیا قمری کو سرو کا
مفتوں مجھ کو سرورِ عالم بنا دیا

حشر کے دن شوکت و شانِ پیمبر دیکھنا
جلوۂ حُسنِ شفیع روز محشر دیکھنا

آپ کے حُسنِ محبت کا تماشا مومنوں
حشر میں بیٹھینگے جب بالائے منبر دیکھنا

رحمتِ عالم کے صدقے میں رمجبو روز حشر
آپ کی اُمت پہ لطفِ رب اکبر دیکھنا

پیاس کی شدت کا کھٹکا عاشقو بیکار ہے
جس گھڑی تقسیم ہوگا آبِ کوثر دیکھنا

نامۂ عصیاں کھلینگے جس گھڑی حق کے حضور
آپ کی شفقت کا اور اُلفت کا جوہر دیکھنا
سایۂ قامت اُسی دن کے لیئے پنہاں رہا
مثلِ خورشیدِ قیامت اپنے اوپر دیکھنا

وہ بہیا نام محمدؐ کا وظیفہ ہے مجھے
ہو گا محشر سے یہی جنت کا رہبر دیکھنا

وصلی اللہ علیٰ نورٍ کزو شد نور ہا پیدا
زمیں از مہر او ساکن فلک در عشق او شیدا
ازو در ہر تنے ذوقے وزو در ہر دلے شوقے
ازو بر ہر زباں ذکرے وزو در ہر سرے سودا
محمدؐ احمد و محمود وے را خالقش بستود
ازو شد بود ہر موجود ازو شد دیدہ ہا بینا
اگر نامِ محمدؐ را نیاوردے شفیع آدمؑ
نہ آدمؑ یافتے توبہ نہ نوحؑ از غرق نجینا
نہ ایوبؑ از بلا راحت نہ یوسفؑ حشمت و جاہت
نہ عیسیٰؑ آں مسیحا دم نہ موسیٰؑ آں ید بیضا
دو چشمِ نرگسینش را کہ مازاغ البصر خوانند
دو زلفِ عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ

زسرِ سینہ اش جامی الم نشرح لکد بر خواں
زمعراجش چہ برخوانی کہ سبحان الذی اسریٰ

معراج کی شب جب گھر سے چلا وہ حق کا پیارا خوب بنا
سب حوریں پکاریں خلد بریں سے نوشہ ہمارا خوب بنا

تھی رُخ کی ضیا والشمس سے ظاہر زلف سیاہ واللیل کی شاہد
سرمہ لگا مازاغ بصر محبوب دلا را خوب بنا

پہنچے جس دم افلاک پہ وہ بولے موسیٰؑ عیسیٰؑ ہر ایک
کیا خوب نبیؐ محبوب خدا اُمت کا سہارا خوب بنا

تھے کہتے آدمؑ خلد بریں میں خوش ہو کر حواؑ سے یہہ
ہے بیشک خدا اس وقت گیا فرزند تمہارا خوب بنا

جب ساتوں طبق افلاک سے اوپر چمکا نور محمدؐ کا

سب کہنے لگے قدسی خوش ہو یہ عرش کا تارا خوب بنا

اِک آن میں پہنچے پیش خدا طے کر کے اعلےٰ ادنےٰ سب
یوں حق نے کہا خلوت سے نکل محبوب دولارا خوب بنا

مازاغ بصر میں حکمت تھی جز عاشق سمجھے کون منتیں
جبرائیل پکارے صلِّ علیٰ لو حق کا نظارا خوب بنا

برخلافِ امرِ حضرت تم نہ جانا دیکھنا
پرسشِ اعمال ہوگی ایک دن سب کو ضرور
اے عزیزو گر نجات اپنی تمہیں منظور ہے
ہونگے محشر میں محمد مصطفےٰ سب کے شفیع
مان لو کہنا میرا یارو عزیزو دوستو
تاج لولاک لما ہے حق نے بخشا آپ کو
اِک اِشارہ سے کیا تھا آپ نے شق القمر
مانگ لی سختی نزع اُمت کے بدلے آپ نے
گرم تھا حضرت کا بستر آئے جب معراج سے
گر نصیبوں میں میرے لطف و کرم سے اپنے تو

گر گئے دوزخ بناؤ گے ٹھکانا دیکھنا
پیروی حضرت سے تم باہر نہ جانا دیکھنا
صدق دل سے آپ پر ایمان لانا دیکھنا
اسکے بارہ میں کبھی تم شک نہ لانا دیکھنا
آخرش پچھتاؤ گے گر یہ نہ مانا دیکھنا
واہ واہ کیا خوب تھا اُن کو سہانا دیکھنا
قادر اندازو ذرا تم یہ نشانا دیکھنا
آپ کی اُمت پہ شفقت مشفقانا دیکھنا
عرش و کرسی لامکاں سے پھر کر آنا دیکھنا
طوف کعبہ کا خدایا اور مدینا دیکھنا

دیکھنا گل کا مبارک ہو تجھے بلبل مدام
مجھ کو وہ روضہ مقدس اور سہانا دیکھنا

دیکھ ہر رنگ میں ہر نور میں جلوا اُس کا
غافلو دیدۂ دل وا ہو تو آجائے نظر
بند آنکھوں کو کرے دیکھ لے دل میں اُس کو
دل زمانے سے اُٹھا یار کو پہلو میں بٹھا

ہر تماشے میں ہے در پردہ تماشا اُس کا
سیر میں سیر تماشے میں تماشا اُس کا
طور پر جائے نہ مشتاق تجلا اُس کا
بند کر آنکھ تو پھر دیکھ تماشا اُس کا

بزمِ عالم میں یہ سب کچھ ہے اُسی کی رونق
چمنِ دہر میں یہ رنگ ہے سارا اُس کا

عشق وحدت کی جو کثرت ہو تو اُٹھ جائے دوئی
آپ پر بھی تجھے برسوں رہے دھوکا اُس کا

ہے وہ بیروپ مگر روپ اُسی کے سب ہیں
ہے وہ بیرنگ مگر رنگ ہے سارا اُس کا

برق کی تاب نہیں برقِ تجلّے کی ہوس
اے کلیم آپ کی آنکھ اور نظارا اُس کا

نطقؔ اپنی تو تمنّا ہے یہی بعد فنا
قبر میں کام کرے شمع کا جلوا اُس کا

مرتے دم عشقِ نہفتہ میرا افشا ہوگا
دم بدم نامِ نبیؐ منہ سے نکلتا ہوگا

جس نے دیکھا تری دیوار کا سایہ ہوگا
دھوپ سے بدتر اُسے سایۂ طوبیٰ ہوگا

گر مدینے کے سوا مجھ کو کہیں دفنایا
دیکھ لیجو نہ مرا گور میں لاشا ہوگا

احمدِ پاک کی باتوں میں جو شیرینی ہے
بخدا قند بھی اتنا تو نہ میٹھا ہوگا

سر کے بل کعبہ سے جائینگے مدینہ کیطرف
بخت والوں جو ہمارا کبھی سیدھا ہوگا

پیرہن پھاڑ کے جنت سے نکل جاؤنگا
یاد جس دم مجھے صحرائے مدینا ہوگا

حشر کو پیشِ خدا جب یہ پڑھوں گا اشعار
لطفؔ ہر سمت سے غلِ صلِّ علیٰ کا ہوگا

جہاں میں شکلِ احمدؐ بن کے وہ نورِ قدیم آیا
محبت کا احد کے درمیاں جب حرفِ میم آیا

ہوا ہم پر کرم اللہ کا جب وہ کریم آیا
خدا کا رحم لایا ساتھ جس دن وہ رحیم آیا

گئے فرشِ زمیں سے جب فلک پر سرورِ دوراں
قدمبوسی کی خاطر دوڑ کر عرشِ عظیم آیا

مسیحا آگیا مُردہ دلوں کے زندہ کرنے کو
کلامِ حق کے سمجھانیکی خاطر یہ کلیم آیا

عرب کے بے سمجھ لوگوں کے سمجھانیکو دنیا میں
عقیل آیا فہیم آیا علیم آیا حکیم آیا

ہر اک موتی کی قیمت گھٹ گئی بازار عالم کے
مقابل اُنکے جب وہ بے بہا دُرِّ یتیم آیا

حکومت کے لئے یہ حاکمِ فرمانروا ہم پر
رحیم آیا کریم آیا سلیم آیا حلیم آیا

ہؤا زندہ جو پہنچا مردہ دل دربار احمدؐ پر / شفا پا کر گیا جو در پہ بیمار و سقیم آیا
گیا خالی نہیں شاہِ عرب کے وارد و دولت سے / گدا بن کر کوئی آیا مسافر یا مقیم آیا
معطر شکلِ بلبل ہو گیا دل اور دماغ اُسکا / بگلزارِ مدینہ جو کوئی مثلِ نسیم آیا

نہ پھیرا جائیگا محروم گر اخلاص باطن سے
شفیع المذنبیں کے در پہ یہ سرور اثیم آیا

طفیلِ سرورِ عالم ہؤا سارا جہاں پیدا / زمین و آسماں پیدا مکیں پیدا مکاں پیدا
نہ ہوتا گر فروغِ نورِ پاک رحمتِ عالم / نہ ہوتی خلقتِ آدم نہ گلزارِ جناں پیدا
شہِ لولاک کے باعث حبیبِ پاک کے باعث / جنابِ حق تعالےٰ نے کیا کون و مکاں پیدا
ظہورِ ذاتِ اکرم سے فیوضِ خیر مقدم سے / نسیمِ بوستاں پیدا بہارِ گلستاں پیدا
رسول اللہ کی خاطر کئے جن و بشر حاضر / بنایا ماہ و انجم کو کئے بحر و براں پیدا
جمالِ حسن میں رعنا کمالِ خلق میں یکتا / کوئی پیدا ہؤا ایسا نہ ہوویگا یہاں پیدا

اُنہیں کے واسطے آدمؑ اُنہیں کیواسطے حوّا
اُنہیں کے واسطے **کافی** کئے سب انس و جاں پیدا

ردیف ب

صبا بروضۂ جاناں برو شتاب شتاب / ستادہ عرض کن از ما ور آں جناب جناب
بگو کباب دلے دیدہ ام ز آتشِ ہجر / مراز دیدنِ او شد جگر کباب جناب
نہ کس انیس باو نے جلیس نے یارے / شکستہ خستہ و پابستہ و خراب خراب
زعین لطف نظر کن بہ نرگسِ مازاغ / چگونہ دیدہ ز اشکش بود پُر آب پُر آب
کہ چشم خون فشانش نہ توتیا جویند / مگر ز صحن در پاک تو تر آب تراب
میانِ مردمِ جہاں گشتہ بے سرو پا / برائے سنتِ پاکت برو غناب غناب

فقیر خستہ جگر ہست نام او بے دل
کہ ایستادہ شدم بہرِ او جواب جواب

جب تلک تھا چہرۂ نورِ محمدؐ پر نقاب
تھا رُخِ جن و بشر شمس و قمر اندر نقاب

آفتابِ جلوۂ نورِ نبیؐ ہم دیکھتے
گر نہ آتے درمیاں بختِ سیاہ بنکر نقاب

روشنی دن کی نظر آتی نہ روزِ حشر تک
رکھتا اپنے رُخ پہ گروہ نیر اکبر نقاب

اپنی آنکھوں میں اگر ہو روشنی آئی نظر
ورنہ معشوقِ ازل چھپتا نہیں اندر نقاب

ماہتابِ اوج و عزّ و جاہ تم ہو یا نبیؐ
چہرۂ پر نور پر تیرے نہیں بہتر نقاب

دیدے نادیدے ترستے ہیں تیرے دیدار کو
روئے روشن پر نہ رکھیگا میرے دلبر نقاب

چھپ سکو گے کس طرح تم دیدۂ عشاق سے
لوگے روئے غیرتِ خورشید پر کیونکر نقاب

پہنچے تھے جس دم شبِ معراج تم بالائے عرش
لے لیا تھا شرم سے سورج نے چہرہ پر نقاب

دم میں دم آئیگا اور کھل جائیں گی آنکھیں وہیں
گر اُٹھا دو چہرۂ جاں بخش سے دم بھر نقاب

جو ہو گدا اگر و دریوزہ گر فقیر و غریب
وہ بابِ سرورِ عالم سے پائے اپنا نصیب

خدا کا قرب نبیؐ کی طفیل ملتا ہے
نبیؐ کی ذات سے ہے ذاتِ حق قریب قریب

تمام ملکِ عرب میں نبیؐ سے سیکھ گئے
گروہِ غیر مہذب طریقۂ تہذیب

بنایا دوست بہرِ حیلہ اپنے دشمن کو
منافقوں کو موافق کیا بہر ترکیب

نبیؐ نے بندگی پر سب کو کر دیا راغب
بسوئے ملتِ اسلام سب کو دی ترغیب

نبیؐ نے کر دیا روشن ستارۂ اسلام
دکھائے معجزے کفار کو عجیب و غریب

تمام خلق سے کرتے تھے خُلق دنیا میں
وہ دوست ساری خدائی کے اور خدا کے حبیبؐ

رسولؐ ایسے تھے ہادی ادیب ایسے تھے
کہ خاص کام تھا جن کا ہدایت و تادیب

خدا کا حکم تھا بیشک رسولؐ کا فرماں
کہ دونو ایک ہیں آپس میں نائب اور مُنیب

عرب میں کفر کی باقی رہی نہ بیماری | جب آئے بنکے محمدؐ وہاں حکیم و طبیب
جو بت پرست و یہود و مجوس و ترسا تھے | نبیؐ کے حکم سے سب کھچ گئے بتوں صلیب
ہوئی حکومتِ اسلام ملک میں یکساں | حریف کوئی نہ باقی رہا نہ کوئی رقیب

مدینے ہم بھی کبھی پہنچ جائیں گے سرور
خدا نکالے گا جب غیب سے کوئی تقریب

ردیف ت

لکھی لوحِ فلک پر ہے رسول اللہ کی صورت | کہیں ہے مہر کا نقشہ کہیں ہے ماہ کی صورت
کہیں یٰسین کہیں طٰہٰ کہیں والشمس ناطق ہے | بمدحِ حسنِ پیغمبرؐ کلام اللہ کی صورت
وہ حسنِ یوسفی نازل ہو قرآں جسکی مدحت میں | حقیقت میں وہ صورت تھی نبیؐ اللہ کی صورت
بچشمِ اہلِ حق رویت نبیؐ کی حق کی رویت ہے | لقائے صورتِ حق ہے رسول اللہ کی صورت
نفی کو چھوڑ کر اثبات پر پہنچائیں پیغمبرؐ | بلوحِ سینہ لکھدیں جسکے الا اللہ کی صورت
مقابل ہو بھلا کیا منہ ہی خورشید درخشاں کا | نبیؐ کے روبرو ہو کب ہے ایسے ماہ کی صورت
عطا جس کو ہوا نورِ محبت اُس کو آتی ہے | نظر آئینۂ دل سے حبیب اللہ کی صورت
بنا وہ یوسفِ ثانی بحسنِ صورت و معنی | محمدؐ کی دکھائی حق نے جس کو چاہ کی صورت
نہ ہوتے رہنما گر رہبرِ دنیا و دیں احمدؐ | کسی گمراہ کو آتی نظر کب راہ کی صورت
رسول اللہ کا دربار وہ دربار عالی ہے | جہاں جاکر برابر ہے گدا اور شاہ کی صورت
کرے رعبِ نبیؐ وقتِ تجمل زال و رستم کو | بنا دے کوہ کو زورِ محمدؐ کاہ کی صورت
بیاں کیسے کروں میں یا نبیؐ سوزِ دروں اپنا | کسی کو کس طرح دکھلاؤں اپنی آہ کی صورت

کرو اے خیر خواہِ خلق سرور پر کرم ایسا.
نہ دیکھے آنکھ سے اپنی کسی بدخواہ کی صورت

شبِ معراج ہے روشن ہے قمر آج کی رات
ابرِ رحمت سے برستے ہیں گہر آج کی رات

تا فلک نور کا ساماں ہے زمیں سے لیکر
لیلۃ القدر سی آتی ہے نظر آج کی رات

غیر کلمہ نہیں پڑھتی ہے زبانِ ہر برگ
سجدہ کرتے نظر آتے ہیں شجر آج کی رات

طُرفہ کتنے چلے آتے ہیں جبرئیل امیں
خاتم الانبیا آتے ہیں ادھر آج کی رات

شبِ معراج یہ جبرئیل سے حضرتؐ نے کہا
کسی اُمت کی شفاعت پہ کمر آج کی رات

قطب غوث انبیا اور اولیا ابدال آتار
اے نبیؐ تیرے ہیں سب ست نگر آج کی رات

ذکر میلاد مبارک میں لکھوں کیا طالب
محفلِ پاک کی گھر گھر ہے خبر آج کی رات

ردیف ث

غلامی میں نہیں مجھ کو لیا سرکار کیا باعث
پڑا ہوں ہند میں لاچار اور بیکار کیا باعث

حضوری چاہتا ہے ایک مدت سے دلِ خستہ
بلاتے کیوں نہیں اس کو درِ دربار کیا باعث

خلیل اللہ کا رتبہ نہیں ملتا نہیں ملتا
نہیں ہوتا شرارِ غم مرا گلزار کیا باعث

نہیں ہوتا میسر آپ کا روزِ وصال اب تک
شتابی کو شبِ فرقت مجھے ہے بار کیا باعث

بسر ہوتی ہے شاہا انتظارِ روئے انور میں
دکھاتے تم جو طالب کو نہیں دیدار کیا باعث

شہنشاہِ ہر دو سرا یا غوثِ اعظم الغیاث
تاجِ گروہِ اولیا یا غوثِ اعظم الغیاث

محبوبِ سبحانی ہو تم مقبولِ یزدانی ہو تم
مصداقِ شانِ کبریا یا غوثِ اعظم الغیاث

بیتاب ہوں ناچار ہوں محتاج ہوں بیکار ہوں
بھیجے خبر بہرِ خدا یا غوثِ اعظم الغیاث

میں آپ کا کہلا کے اب مطلب کروں کس سے طلب
تم شاہ اور میں ہوں گدا یا غوث اعظم الغیاث

مشکلکشائی کیجئے جلدی رہائی دیجئے
ہوں قید میں رنج و بلا یا غوث اعظم الغیاث

بہرِ جناب مصطفٰے بہرِ علئے مرتضےٰ — بندہ الم سے کر رہا یا غوث اعظم الغیاث
لطف و کرم فرمائیے مطلب میرا بر لائیے — فریاد رس حاجت روا یا غوث اعظم الغیاث
ہوں بندہ میں احساں کرو مشکل میری آساں کرو — مشکلکشا مشکلکشا یا غوث اعظم الغیاث
ہے حکم میں ہر ایک شے اللہ راضی تم سے ہے — چاہا جو تم نے وہ ہوا یا غوث اعظم الغیاث
ہو دور سب رنج و محن جلدی طفیلِ پنجتن — اے خاص ابنِ مرتضیٰ یا غوث اعظم الغیاث
ہو سرورِ دنیا ؤ دیں پائی مراد اس نے وہیں — اے مرتبہ جس نے کہا یا غوث اعظم الغیاث
مولا ہو جس کا آپ سا در در کرے وہ التجا — مجکو تعجب ہے بڑا یا غوث اعظم الغیاث
بارہ برس تھی ایک پل ڈوبی برات آئی نکل — جب پیرزن نے کی صدا یا غوث اعظم الغیاث
اے کارسازِ دو جہاں دستگیرِ بیکساں — اب دستگیری کی ہی جا یا غوث اعظم الغیاث
سرکار سے یہ کمتریں ہے ملتجی یا شاہِ دیں — پورا ہوا اس کا مدعا یا غوث اعظم الغیاث

اے شاہِ دیں رزاق پر الطاف کی کیجے نظر
ادنےٰ ہے خادم آپ کا یا غوث اعظم الغیاث

اے شہِ تختِ رسالت الغیاث — اے مہِ اوجِ نبوت الغیاث
اے بوقتِ دردو غم فریاد رس — اے خبر گیرِ مصیبت الغیاث
نیم جاں ہے غم میں جانِ نیم جاں — دل ہے زیرِ بارِ رحمت الغیاث
رات تیرے غم میں ہے ماتم کی رات — روز ہے روزِ قیامت الغیاث
تشنہ لب مرتا ہوں سوزِ ہجر میں — الغیاث اے ابرِ رحمت الغیاث
اے شفیعِ عاصیانِ نا امید — اے شفیعِ حالِ امت الغیاث
امتِ بیکس کی سن لو یا نبیؐ — وقتِ رنج و وقتِ شدت الغیاث
المدد اے والیٔ اقلیمِ دیں — صاحبِ تختِ شریعت الغیاث
المدد اے قاضیِ احکامِ شرع — رہبرِ راہِ طریقت الغیاث

المدد اے عارفِ عرفانِ حق / محرمِ رازِ حقیقت الغیاث
المدد اے طالب و مطلوبِ حق / عاشقِ عشق و محبت الغیاث

رکھو مت سرور کو اے سردارِ دہر
اِس قدر پابندِ محنت الغیاث

ردیف ج

یا نبیؐ خواب سے جاگو شبِ معراج ہے آج / دونوں عالم کا تمہیں حق نے دیا راج ہے آج
درِ دولت پہ سواری کو یہ حاضر ہے براق / اور ملائک کی جلو کے لئے افواج ہے آج
منتظر ساتوں فلک پر ہیں کھڑے حور و ملک / دولتِ دید کا ہر اک تیرے محتاج ہے آج
دیکھی شوکت جو سواری کی تو کہہ اُٹھے ملک / واہ کیا شان تری شان سے اخراج ہے آج
تیری نعلین کا وہ رتبہ ہے اعلےٰ جس سے / عرش کے فرش کو حاصل شرفِ تاج ہے آج
بادشاہ دونوں جہاں کا تجھے خالق نے کیا / سر پہ اُمّت کے شفاعت کا تری تاج ہے آج

کل قیامت کو بدرگاہِ خدا اے وحشی
یوں کہوں گا کہ ترے ہاتھ میری لاج ہے آج

ہے تو جس حالت میں اپنے کام کا مختار آج / یاد کر حضرت کو جتنا کر سکے اے یار آج
کس نے کل دیکھا ہے معلوم کل کا کس کو حال / کام کر مت بیٹھ اپنے کام سے بیکار آج
بخشوائینگے وہ کل تجھ کو خدا کے روبرو / گر تو رکھیگا جنابِ مصطفےٰ سے پیار آج
دیر مت کر زندگی کا دم غنیمت جان لے / آج ہی یثرب کو چل ہو حاضرِ دربار آج
کل کو ہو جائیگا جب اے بیخبر زیرِ زمیں / خوابِ غفلت سے تو کیوں ہوتا نہیں بیدار آج
شاید آ جائے اجل کل تک تجھے مہلت نہ دے / نفس اور شیطاں کے حملوں سے رہ ہشیار آج
صدقِ دل سے آج پڑھ کلمہ رسول اللہ کا / کر زبانِ عجز سے توحید کا اقرار آج

گُل کو زندہ ہو نہ ہو سرورِ جہاں ہیں دوستو
سُن لو نعتِ سروری کے اس ہی تم اشعار آج

خلق میں مولدِ حضرتؐ کی عجب دھوم ہے آج
نورِ خالق ہے عیاں تیرگی معدوم ہے آج

اہلِ افلاک ہیں سامانِ طرب میں مصروف
کام ہر قسم کا اقسام سے مقسوم ہے آج

رنگ یکتائیٔ قدرت کا ہے ہر سمت ظہور
ہر تماشے کا وہی لازم و ملزوم ہے آج

فیلِ شیطان سبب خوفِ شہابِ ثاقب
آمد و رفت سے افلاک کے محروم ہے آج

شکر صد شکر کہ ہے رحمتِ عالم کا ظہور
اوج پر بخت عجب اُمتِ مرحوم ہے آج

اہلِ اسلام ہیں سب فرطِ طرب سے مسرور
دلِ کفارِ جہاں رشک سے مغموم ہے آج

ہیں طیورانِ چمن زمزمہ پرواز سلام
شورِ صلواۃ ہر اک نغمہ سے مفہوم ہے آج

ہے یہ افراطِ سعادت کہ نحوست کا نشاں
شش جہت میں کہیں ہوتا نہیں معلوم ہے آج

سرنگوں تختِ سلاطینِ ستمگر ہیں تمام
شادماں خاطرِ ہر بیکس و مظلوم ہے آج

بزمِ میلاد میں ہے رحمتِ خالق کا نزول
یاں جو حاضر ہے گناہوں سے وہ معصوم ہے آج

حبّذا رتبۂ حضار کہ ہر ایک کا نام
دفترِ اہلِ سعادت میں وہ مرقوم ہے آج

اثرِ فیضِ نبیؐ سے دُرِ مضمون عجیب
سلکِ نظمِ غزلِ نعت میں منظوم ہے آج

تیرے شعروں میں مزا آئے نہ کیوں اے قاسم
لاحقِ حال ترے رحمتِ قیوم ہے آج

ردیف د

جھکے کیونکر نہ سر سوئے محمدؐ
دلا ہے کعبہ ابروئے محمدؐ

فرشتے میں نہ ہوگی نے بشر میں
جو تھی اے دوستو خوئے محمدؐ

نہ کیوں مخلوق ہو اُس کی طرفدار
کہ خود خلاق ہے سوئے محمدؐ

اُسے خوش آئے کب گلزار گلشن
ہوا جو ساکنِ کوئے محمدؐ

نہ عنبر میں ہے نہ مشکِ ختن میں
جو ہے خوشبوئے گیسوئے محمدؐ

ہوا حیراں جو دیکھا آئینہ نے
وہ حیرت خیز ہے روئے محمدؐ

قضا ہو تابعِ فرماں نہ کیونکر
خدا ہے خود رضا جوئے محمدؐ

جو یوسف دیکھ لے تو جانفزا ہو
عجب ہے حُسنِ دلجوئے محمدؐ

ہوس ہے بلبلِ دل کی دکھا دے
خدایا گلشنِ روئے محمدؐ

ہمیشہ میری آنکھوں میں پھرے ہے
خیالِ چشمِ نیکوئے محمدؐ

دکھا دوں جوہرِ تیغِ زباں کو
کروں توصیفِ ابروئے محمدؐ

اندھیری گور میں یارب کرم سے
دکھا دے جلوۂ روئے محمدؐ

امن میں ہیں وہ آہوئے حرم سے
وفا جو ہیں سگِ کوئے محمدؐ

مالکِ ملکِ دوسرا صلِّ علیٰ محمدٍؐ
صاحبِ افسر و لوا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

پہنچے فلک پہ جب نبیؐ حور و ملک میں دھوم تھی
آتے ہیں شاہِ انبیا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

نورِ جمالِ پاک سے ہے دو جہاں میں روشنی
جلوۂ ذاتِ کبریا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

لاکھوں ملک جلو میں تھے گردِ براق چار سو
وردِ زباں ہر اک کے تھا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

خیلِ اُمم کو لیکے ساتھ خلد میں جائینگے جو آپؐ
حوریں کہیں گی مرحبا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

حفظِ خدا میں بے خطر جملہ بلاؤں سے رہے
کہتا رہے جو دائما صلِّ علیٰ محمدٍؐ

یوں تو سب انبیائے دیں صاحبِ رُتبہ ہیں مگر
آپ ہیں سب کے پیشوا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

عشقِ نبیؐ میں محو ہوں بعدِ فنا بھی حشر تک
نکلے گی دل سے یہ صدا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

محوِ طواف کیوں نہ ہو خلق کہ اُنکے نور سے
بیتِ خدا ہے پُر ضیا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

نزع کے وقت سامنے نورِ نبیؐ ہو جلوہ گر
کہتے ہی نکلے دم میرا صلِّ علیٰ محمدٍؐ

حشر کے روز اے خدا قاسمؔ بھی خستہ قبر سے
کہتا اُٹھے یہ بر ملا صَلِّ عَلیٰ محمدٍ

بھیجو رسُول پاک پہ شام و سحر درود
ہوتے ہیں عفو دفترِ عصیاں سے سب گناہ
ایماں بچیگا غارتِ شیطاں سے بیگماں
اِس کے سبب سے ہوگی بخیر اپنی عاقبت
خوشنود تم سے ہوگا خدا اور رسُول پاک

محشر میں ہوگی دفعِ بلا کی سپر درود
جو صدق دل سے پڑھتے ہیں باچشم تر درود
ہم دل سے پڑھتے رہتے ہیں آٹھوں پہر درود
پہنچائے گی یہ مجلسِ خیر البشر درود
اے مومنو پڑھو گے اگر عمر بھر درود

قاسمؔ خدا سے حشر میں دلوائے گی تجھے
رنج و سقر کے عوض میں راحت جناں درود

میرے خانۂ دل میں آؤ محمدؐ
میں دیکھوں وہ نورِ الٰہی کا جلوہ
پکڑ کر قدم حشر میں یوں کہونگا
میں ہوں بے طرح بحرِ عصیاں میں ڈوبا
بُرا دیکھتا ہوں میں سامانِ محشر
ابھی خاک ہوتے ہیں دفتر گناہ کے
دمِ شدّتِ گرمئ مہرِ محشر
درِ خُلد سے سوئے ایوانِ جنت

مجھے اپنا جلوہ دکھاؤ محمدؐ
جو زلفوں کو رُخ سے ہٹاؤ محمدؐ
گناہوں کو میرے چھپاؤ محمدؐ
خدا سے مجھے بخشواؤ محمدؐ
جہنم سے مجھ کو بچاؤ محمدؐ
شفاعت میں لب جو ہلاؤ محمدؐ
مجھے اپنا دامن اُڑھاؤ محمدؐ
اشارے سے مجھ کو بلاؤ محمدؐ

ہے وہبیؔ بہت تشنہ آبِ کرم کا
ذرا آبِ کوثر پلاؤ محمدؐ

صَلُّوا عَلیٰ مُحَمَّد صَلُّوا عَلیٰ مُحَمَّد وَآلِہٖ وَسَلِّم صَلُّوا عَلیٰ مُحَمَّد

دکھلا دو مُنہ خدا را یا مصطفےٰ محمد
مشتاق ہوں تمہارا یا مصطفےٰ محمد

بہرِ خدا ہماری اب کیجے ناخدائی
رنج و الم نے مارا یا مصطفےٰ محمد

روضہ پہ اپنے سر سے اکدم میں جاکے پہنچوں
کیجے اگر اشارا یا مصطفےٰ محمد

مُلکِ عرب میں مجھ کو اب ہند سے بلالو
دوری نہیں گوارا یا مصطفےٰ محمد

طوفانِ بحرِ غم میں کشتی پھنسی ہماری
کیجے مدد خدا را یا مصطفےٰ محمد

ہم عاصیوں کو حق سے محشر میں بخشوانا
ہے آسرا تمہارا یا مصطفےٰ محمد

احمد کو آستاں پر بہرِ خدا بلالو
مدّاح ہے تمہارا یا مصطفےٰ محمد

صَلُّوا عَلیٰ مُحَمَّد صَلُّوا عَلیٰ مُحَمَّد وَآلِہٖ وَسَلِّم صَلُّوا عَلیٰ مُحَمَّد

قرآں میں خدا نے بھیجی ثناء محمد
وَاللَّیل مُو مبارک روو الضحےٰ محمد

کیا کیا صفت تمہاری قرآں میں لکھی ہیں
یٰسین اور طاہا اور ہل اتیٰ محمد

کس کو ہے اتنی طاقت لکھے صفت تمہاری
خالق نے کی تمہاری مدح و ثنا محمد

یہ نور سے تمہارے شمس و قمر بنے ہیں
لوح و قلم ستارے ارض و سما محمد

روزِ ازل میں حق نے ارواحوں کو پکارا
پیغمبروں کے اُس دم تھے پیشوا محمد

جنّت کے در پہ دیکھا آدم نے نام اُنکا
سردارِ انبیا ہیں آئی ندا محمد

لولاک تاج سر پر عرشِ بریں ہے مسند
شاہنشہِ دو عالم شاہِ ہدیٰ محمد

حق نے صلوٰۃ تم پر بھیجا سلام اپنا
سارے فرشتے بولے صَلُّوا عَلیٰ محمد

احمد احد بنا ہے اِک میم کا ہے پردہ
سب سے بزرگ تر ہے بعد از خدا محمد

جو اُمتی ہے دل سے سب مال و جان اپنا — ہے نام پر تمہارے کرتا فدا محمدؐ
غفلت میں اس جہاں کی پونجی سبھی گنوائی — مجھ کو نہیں وسیلہ اب تم سوا محمدؐ
منکر نکیر آویں پوچھیں تو کس کی اُمت — بولوں کہ پیشوا تھا جگ میں میرا محمدؐ
جب پلصراط پر سے ہووے گذر تمہارا — عاجز تمہارے پیچھے کہتا چلے محمدؐ
دوزخ کی آگ بھاگے ہرگز نہ پھر جلاوے — گر اُمتی تمہارا بولے کہ یا محمدؐ

اشرف ہوا ہے مضطر راضی بلطف اطہر
دل سے پکارے یوں کر یا مصطفےٰ محمدؐ

عیاں جلوۂ کبریا ہیں محمدؐ — بیاں ہے کہ نورِ خدا ہیں محمدؐ
میرے رہبر و پیشوا ہیں محمدؐ — میرے دردِ دل کی دوا ہیں محمدؐ
کیا حق نے جو کچھ دو عالم میں پیدا — ہر اک شے میں جلوہ نما ہیں محمدؐ
زمیں میں فلک میں خلا میں ملا میں — نظر کی جدھر بر ملا ہیں محمدؐ
جو کچھ عذر ہو آپ کو اس بیاں میں — تو فرمایئے مجھ سے کیا ہیں محمدؐ
کیا حق نے روزِ ازل سے یہ وعدہ — نبیوں کے بھی مقتدا ہیں محمدؐ
ذرا چشمِ اُلفت سے دیکھو مجھو — شہنشاہِ روزِ جزا ہیں محمدؐ

کُھلا مجھ پہ یہ من رآنی سے **وہبی**
خدا سے نہ ہرگز جُدا ہیں محمدؐ

المدد اے حاکمِ انصاف گستر المدد — المدد اے بادشاہ بندہ پرور المدد
گشت حاضر بندۂ نادار بر در المدد — کردہ خم گردن دو تا پشت و نگوں سر المدد
المدد اے منبع جود و کرم بحرِ سخا — المدد اے ابر رحمت سایہ گستر المدد
بندۂ زارم ضعیف و ناتواں یا مصطفےٰ — یا محمدؐ عاجزم کمزور و بے زر المدد
بیکس و گمنام و گم کردہ نشانم یا نبیؐ — مرغکِ ناطاقت و بے بال و بے پر المدد

المدد اے مقتدائے چار اطرافِ جہاں — المدد اے والئے ہر ہفت کشور المدد

المدد اے معدنِ لطف و کرم عین العطا — کانِ سیم و مخزنِ زر گنج گوہر المدد

المدد اے مظہرِ انوارِ ذاتِ ذوالجلال — ماہِ تاباں الغیاث و مہر انور المدد

یا نبیؐ بہرِ خدا اُنظر بحالِ ایں گدا — یا ابوبکرؓ و عمرؓ عثماںؓ و حیدرؓ المدد

الغیاث اے جاں نثارانِ محمدؐ الغیاث — المدد اے جانشینانِ پیمبرؐ المدد

سرور گم گشتہ حاضر شد بدربارِ حضور
اے شریف و سید و سردار سرور المدد

صلوا علی محمد صلوا علی محمد وآلہٖ وسلم صلوا علی محمد

سایل ہوں میں تمہارا یا مصطفےٰ محمدؐ — لیجو خبر خدا را یا مصطفےٰ محمدؐ

چوں نامہ روسیاہ ہوں ناکارہ پُر گناہ ہوں — تو ہو شفیع ہمارا یا مصطفےٰ محمدؐ

رنج و الم نے گھیرا تجھ بن کہوں میں کسے — کھوو درد دل ہمارا یا مصطفےٰ محمدؐ

اِک لطف کی نظر کر اے رشکِ ابنِ مریم — زندہ ہو دل ہمارا یا مصطفےٰ محمدؐ

آدمؑ سے تا بہ عیسےٰؑ کل انبیاءؑ و مُرسل — چاہیں تیرا سہارا یا مصطفےٰ محمدؐ

ممکن ہے کب بشر سے اوصاف میں تمہارے — حق نے قرآں اُتارا یا مصطفےٰ محمدؐ

ہے آرزو یہ دل کی روضہ پہ جاکے بیٹھوں — دم دم کروں نظارا یا مصطفےٰ محمدؐ

تازیست پھر مجھے ہے واں ہر دم درود پڑھتا — دل جاں سے یہ بیچارا یا مصطفےٰ محمدؐ

جب قبر میں کریں گے آکر سوال مجھ سے — میں نام لوں تمہارا یا مصطفےٰ محمدؐ

محشر کی تشنگی میں کوثر کا جام بھر کر — کیجو مجھے اشارا یا مصطفےٰ محمدؐ

بوبکرؓ عمرؓ عثماںؓ چوتھا ہے شیرِ یزداںؓ — حسنینؑ اور زہراؑ یا مصطفےٰ محمدؐ

آلِ نبیؐ ہے برحق اصحاب اُنکے الحق — کشتی ہیں اور ستارا یا مصطفےٰ محمدؐ

بلبل کو بھول جائیں گلزار و گل تمامی
بخشیں اگر نظارا یا مصطفےٰ محمدؐ

بھیجو نبیؐ پہ مومنیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ
کون و مکاں کے ہیں مکیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

نامِ نبیؐ کو گر سنو دل سے پڑھو یہ مومنو
فرض ہے تم پہ ہر کہیں صَلِّ علیٰ محمدؐ

آپ ہیں رہنمائے دیں آپ ہیں رونقِ زمیں
آپ ہیں عرش کے مکیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

برپا ہو حشر جس گھڑی کیجے حساب سے بری
عرض ہے تم سے شاہِ دیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

تم ہو جناب مصطفےٰ تم ہو تجلائے خدا
تم ہو سراجِ سالکیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

پست ہے عرش آپ سے کرسی ہے پاؤں کے تلے
سب سے فراز تر نشیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

حق ہے کہوں جو شان میں ایسا نہ دو جہان میں
حق کے رسولؐ اور امیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

لاؤں کہاں سے میں زباں رتبہ جو کچھ کروں بیاں
دوست ربِ عالمیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

طالب ارادہ نعت کا کرتا ہے کس لئے بھلا
آپ سا دوسرا نہیں صَلِّ علیٰ محمدٍؐ

کوئی انساں کریگا کیا بیانِ روضۂ احمدؐ
بڑھی ہے عرش اعظم سے بھی شانِ روضۂ احمدؐ

رہا کرتا ہے مہرِ آسماں جاروب کش دن بھر
ہے شانِ رفعتِ گردوں نشانِ روضۂ احمدؐ

گلستانِ مدینہ بلبلِ دل کس طرح چھوڑے
برنگِ باغ ہے ہر اک مکانِ روضۂ احمدؐ

لیا کرتے ہیں بوسے ساکنانِ عرش تک اسکے
ہے مثلِ سنگِ اسود آستانِ روضۂ احمدؐ

شرف بخشا ہے وہ **آثم** خدا نے شاہِ والا کو
کہ رہتے ہیں ملائک پاسبانِ روضۂ احمدؐ

سرِ زلفِ مشکیں دکھاؤ محمدؐ
مجھے دامِ غم سے چھڑاؤ محمدؐ

نقاب اپنے رخ سے اٹھاؤ محمدؐ
ہمیں حق کی صورت دکھاؤ محمدؐ

مجھے آخری دم میں پاؤ محمدؐ
میری جان جاتی ہے آؤ محمدؐ

میرے اپنے بیگانے سب بن گئے ہیں — نہیں اپنا کہکر بلاؤ محمدؐ
چھوڑالو مجھے غیر کی بندگی سے — فقط اپنا بندہ بناؤ محمدؐ
نظر دیکھتے دیکھتے تھک گئی ہے — کہیں اب تو تشریف لاؤ محمدؐ
اِدھر کا اگر آنا جانا نہ ہووے — مدینہ میں مجھ کو بلاؤ محمدؐ
گلے میں میرے ڈالدو طوقِ گیسو — مجھے اپنا قیدی بناؤ محمدؐ
حیاتِ ابد جان بیجان کو بخشو — میرے مردہ دل کو جلاؤ محمدؐ
تیرا تشنہ مرتا ہے تشنہ لبی سے — اِسے جامِ کوثر پلاؤ محمدؐ
یہ دریوزہ گر جائے گھر سے تمہارے — کہاں کس کے در پر بتاؤ محمدؐ

ہے بارِ گراں سر پہ سرور کے حضرتؐ
کرو دستگیری اُٹھاؤ محمدؐ

راحتِ روح حرزِ جاں صَلِّ علیٰ محمدٍ — قوتِ جسمِ ناتواں صَلِّ علیٰ محمدٍ
مرہمِ زخمِ جان ودل صَلِّ علیٰ محمدٍ — صیقلِ زنگ وآبِ وگل صَلِّ علیٰ محمدٍ
چارۂ دردمندِ غم صَلِّ علیٰ محمدٍ — داروئے درد ہر الم صَلِّ علیٰ محمدٍ
وردِ زبانِ بندگاں صَلِّ علیٰ محمدٍ — صبر وقرارِ بے دلاں صَلِّ علیٰ محمدٍ
جلوۂ شمعِ مکرمت صَلِّ علیٰ محمدٍ — نورِ ظہورِ معرفت صَلِّ علیٰ محمدٍ
فرشِ زمیں سے عرش تک جتنے بشر ہیں اور ملک — رکھتے ہیں ورد یک بیک صَلِّ علیٰ محمدٍ
وحش وطیور انس وجاں بلکہ زمین وآسماں — پڑھتے ہیں مِل کے ہر زماں صَلِّ علیٰ محمدٍ
پُہنچے جنابِ مصطفےٰ جبکہ باوجِ ماطغیٰ — عرش سے آتی تھی صدا صَلِّ علیٰ محمدٍ
حق کے پیارے اولیا دینِ متیں کے پیشوا — پڑھتے ہیں صبح اور مسا صَلِّ علیٰ محمدٍ
دوستو دل صفا کرو سینہ صفا رہا کرو — شام وسحر پڑھا کرو صَلِّ علیٰ محمدٍ
عزتِ دیں بڑھائیگا دولتِ وصل پائیگا — جس کی زباں پہ آوے گا صَلِّ علیٰ محمدٍ

جن و بشر کا ورد ہے اہلِ نظر کا ورد ہے
شمس و قمر کا ورد ہے صَلِّ علیٰ محمدٍ
سُن لو کسی سے جب کہیں نامِ شفیعِ مذنبیں
پڑھ دو زباں سے بس وہیں صَلِّ علیٰ محمدٍ
تحفہ روحِ مصطفےٰ کون نہیں ہے بھیجتا
کہتے ہیں جبکہ خود خدا صَلِّ علیٰ محمدٍ

دنیا سے جب کرے سفر سرورِ زار بے خبر
جاری رہے زبان پر صَلِّ علےٰ محمدٍ

وردِ زباں ہمیشہ کر دم بھرے تو یہی بھر
روحِ نبیؐ پہ درود پڑھ صَلِّ علیٰ محمدٍ
کیسا شفیع رسولؐ ہے جس کی دعا قبول ہے
رحمتِ حق نزول ہے صَلِّ علیٰ محمدٍ
جس کا زمیں پر راج ہے عرشِ بریں میں راج ہے
حق سے عطا یہ تاج ہے صَلِّ علیٰ محمدٍ
حق کا نبیؐ حبیب ہے جس کا وحی نقیب ہے
پہنچا وہ حق کے قریب ہے صَلِّ علیٰ محمدٍ
جس کا فلک معراج ہے حق کا نبیؐ وہ پاک ہے
پہنچا وہ برافلاک ہے صَلِّ علیٰ محمدٍ
کس کی مجال دم بھرے صفت رسولؐ کی کرے
جس پہ خدا درود پڑھے صَلِّ علیٰ محمدٍ
اولیا انبیا تمام پڑھتے درود اور سلام
ہے یہی خود خدا کا کام صَلِّ علیٰ محمدٍ
عطر و گلاب سے مُنہ کو دھو حُبِ نبیؐ کو دل میں لو
ہر دم زباں سے یہ ہی گو صَلِّ علیٰ محمدٍ

ہم کو خدا کی آس ہے ختم الرسل کا پاس ہے
سُن لو یہ کلمہ راس ہے صَلِّ علیٰ محمدٍ

ورد تو کر یہ اے دلا صَلِّ علےٰ محمدٍ
نعتِ حبیبِ کبریا صَلِّ علیٰ محمدٍ
دل کو تو اپنے کر صفا رنگ میں کیوں ہے مبتلا
پڑھ لے درود مصطفےٰ صَلِّ علیٰ محمدٍ
جان سے سنگدل گئے خاک میں سارے مل گئے
جب سے بتوں نے یہ کہا صَلِّ علیٰ محمدٍ
جو ہے الم میں مبتلا تجھ کو بتاؤں اک دوا
بیٹھکے پڑھ تو ایک جا صَلِّ علیٰ محمدٍ
پڑھنے سے اسکے بالضرور قلب میں ہو خدا کا نور
جملہ مرض کی ہے دوا صَلِّ علیٰ محمدٍ
دل میں ہو شوق شہ بھرا کر دے رسائی گر خدا
پھر تو پڑھوں میں بر ملا صَلِّ علیٰ محمدٍ

مجھ کو ہر اک سے کام کیا ہوں میں غلام مصطفےٰ
دل سے ہے نکلے یہ صدا صلِّ علیٰ محمدٍ

چھوڑ کے مال و زر غرور بیٹھ جاروبرو حضور
دیکھ دکھائے گیا مزہ صلِّ علیٰ محمدٍ

سنکے طیور یہ صدا کرتے چمن میں چہچہا
عرش سے آتی ہے ندا صلِّ علیٰ محمدٍ

اسکے سبب عدم میں جا کھائیے بہشت کی ہوا
باغِ ارم کا راستا صلِّ علیٰ محمدٍ

رنجِ الم سے شاد ہو جس کو دعا یہ یاد ہو
حل کرے دل کا مدعا صلِّ علیٰ محمدٍ

ردیف ر

عرض کرتا ہوں میں حضرتؐ سے تمنا بار بار
آپ فرماتے ہیں شفقت سے پذیرا بار بار

حل مشکل چاہے گر اپنی ولا تو دم بدم
کیجیو وردِ زباں حضرتؐ کا کلمہ بار بار

شافعِ روزِ جزا محبوب رب العالمین
اُمتِ عاصی کو لینگے حق سے بخشا بار بار

ہو پذیرا التجا میری یہ حضرتؐ کی طفیل
طوف کعبہ کا کروں زیارت مدینہ بار بار

بار بار اور دم بدم لحظہ بلحظہ روز و شب
وردِ لب کر اپنا تو صلّوا علیہ کا بار بار

عرض معروضات سب کی سنتے ہیں حضرتؐ ہمیشہ
شوق دل سے مانگ لے ہر اک تمنا بار بار

ہیں تردد سینکڑوں دل پر گذرتے روز و شب
کیا بیاں حضرتؐ کروں میں اُن کو ہر جا بار بار

لو خبر میری جناب ذو المنن کے واسطے
نفس امّارہ ہے دیتا مجھ کو ایذا بار بار

آرزو ہے دل کی دیکھوں روئے انور جس طرح
دیکھنا گُل کا ہے بلبل کی تمنا بار بار

کر چکا کونین حق جس حُسن یکتا پر نثار
کیوں نہ پھر مخلوق ہو اُس روئے زیبا پر نثار

خالِ رخسار نبیؐ کی یاد میں ہے روز و شب
داغِ دل داغِ جگر داغِ سویدا پر نثار

طالبِ دیدار حضرتؐ یاس سے مایوس ہے
نا اُمیدی کیوں نہ ہو دل کی تمنا پر نثار

گیسوئے مشکین احمدؐ پر فدا ہے مشک خلد
عنبر فردوس ہے زلفِ چلیپاں پر نثار

رنگ گلزارِ مدینہ کس قدر شاداب ہے
خلد ہے اُس کی فضائے راحت افزا پر نثار

وادیٔ یثرب میں کیا پہنچا دیا جلدی مجھے
ہوں دلِ بیتاب کے میں جوشِ سودا پر نثار

دشتِ یثرب میں پر پرواز کو کھولے اگر
شہپرِ روح الامیں ہو بالِ عنقا پر نثار

دیکھکر شانِ محمدؐ کو شبِ معراج میں
ہوتے تھے حور و ملک حسنِ سراپا پر نثار

کیف افزا ہے ادائے چشم مخمورِ حضور
کیوں نہ ہو مستِ الست اُس جامِ صہبا پر نثار

کیا خرامِ ناز تھا صلِّ علیٰ معراج میں
ہوتے یہ مشتاق سب نقشِ کفِ پا پر نثار

حسرتِ دل ہے کہ روزِ حشر میں ہوائے خدا
قاسمِ خستہ نبیؐ کے قدِ رعنا پر نثار

زباں ہے جب تک دہن میں گویا تو نعت خیرالورےٰ بیاں کر
سرِ تمنّا جھکا کے اے دل بسجود محرابِ آستاں کر

بسر ہوں جینے کے دن اِسی جا اجل نہ آئے ہمیں کسی جاء
ہمارے لاشے کو دفن یارب زمین یثرب کے درمیاں کر

ہوں عاشقِ زار شاہِ دیں کا نکال جنت سے تو نہ باہر
چھوڑا نہ مجھ سے زمین بطحےٰ استم نہ مجھ پر یہ آسماں کر

ہو تیرے فیضِ کرم سے حضرتؐ شگفتہ گلزار جان پر غم
میری بھی اِس نخلِ آرزو کو نہالِ گلزار بے خزاں کر

رکھا قدم جس زمیں پہ تونے بنا دیا اُس کو عرش اعلےٰ
میرے بھی دل کے مکاں میں آکر اِس اُجڑے گھر کو بھی لامکاں کر

محبتِ آلِ پاکِ سرور دکھائے گی سیرِ باغ جنت
جو دسترس ہو تو ہاتھ اپنے کلید قفلِ درِ جناں کر

بلائے جلدی مجھے مدینے یہ غم نہیں دیگا مجھ کو جینے
اجل کے آنے کے ہیں قرینے خراب مٹی میری نہ یاں کر

چلے مدینے کو قافلہ جب تو ہم بھی ہوں اُس کے پیچھے پیچھے
غبارِ جسمِ خفیف کو بھی الٓہی تو گردِ کارواں کر

نہیں ہے شہرت کی کچھ تمنّا جو آرزو ہے تو بس یہی ہے
بروزِ محشر مجھے الٓہی حبیب کا اپنے مدح خواں کر

بھروسا ہے شفیعِ روزِ محشر کی شفاعت پر
نہیں ہم مطمئن اس بندگی پر اور اطاعت پر

بہت بیتاب ہیں جلوہ ہمیں دکھلائیے شاہا
نہیں رکھنے کے یہ موقوف ہم روزِ قیامت پر

الٓہی شکلِ حضرتؐ وقتِ مرگ آئے نظر مجھ کو
مرا ہو خاتمہ بالخیر احمدؐ کی زیارت پر

گلِ جنت مجھے خوش آئے بعدِ مرگ کیا رضواں
فدا ہوں جان و دل سے ہیں بہارِ کوئے حضرتؐ پر

بشر ہیں ہم تو کیونکر عشق ہو ہم کو نہ سرورؐ سے
فدا حورانِ جنّت جب ہوں اس حسن و لطافت پر

ہوا کب خلق ایسا کوئی مرسل وار فانی ہیں
کہ ہو کُل کو بھروسا حشر میں جس کی شفاعت پر

اگرچہ ہوں میں بے بس پہ مدینے کا ارادہ ہے
فرشتے مرحبا کرتے ہیں ہر دم میری ہمت پر

وہ دل پتھر سے بدتر ہو نہ کیونکر دہر میں آثم
نہ ہو مائل جو سردارِ دو عالم کی محبّت پر

مانتے حضرت ہیں سرور کی تمنّا بار بار
عرض کر لیتے ہیں بندہ کی پذیرا بار بار

ملتا ہے اُمت کو اُس دربار گوہر بار سے
ہر گھڑی ہر وقت دولت کا خزانہ بار بار

جب تلک جاری رہے لکھنے میں کلک و زباں
لوحِ دل پر نامِ احمدؐ ہم نے لکھا بار بار

بار بار اپنے وطن سے جائیں یثرب کی طرف
یا الٓہی دیکھیں ہم حضرتؐ کا روضہ بار بار

کوئی بھی رہتا نہیں محروم اُنکے لطف سے
سب پہ کرتے ہیں کرم وہ میرے مولٰے بار بار

بار بار اپنی چمک دکھلائی برقِ آہ نے
فرقتِ احمدؐ میں ابرِ چشم برسا بار بار

جب ہوا میں زیر بارِ محنت و درد و الم
از رہِ تاکید امت کو رسول اللہ نے

بار حضرتؐ نے مرے سر سے اُتارا بار بار
آیا جو حکمِ خداوندی سُنایا بار بار

ایک باری بھی نہ پہنچا منزلِ مقصود تک
لشکرِ کفار گو مکہ سے آیا بار بار

ہے کون تم سے بڑھکر خوشتر میرے پیمبرؐ
بعد از خدا تمہیں ہو بہتر میرے پیمبرؐ

فرقت سے جاں بلب ہے دل کو تیری طلب ہے
بے تیرے چین کب ہے دم بھر میرے پیمبرؐ

بس ہجر میں تمہارے روتا ہوں ان کو پیارے
گنتا ہوں شب کو تارے اکثر میرے پیمبرؐ

اِک مبتلا تمہارا سو غم میں ہے بیچارا
دیکھو ذرا خدارا آ کر میرے پیمبرؐ

ہادی ہو رہنما ہو اُمت کے پیشوا ہو
محبوب کبریا ہو دلبر میرے پیمبرؐ

یہ وقت واپسیں ہے شیطاں بڑا لعیں ہے
کر میری دستگیری آ کر میرے پیمبرؐ

تو ہے خدا کا پیارا اُمت کا ہے دولارا
کندہ ہے نام تیرا دل پر میرے پیمبرؐ

جبرئیلؑ پیک رحماں تیرا رہا ثنا خواں
نازل ہوا ہے قرآں تم پر میرے پیمبرؐ

عاشق جو ہے تمہارا مسکیں ہے بیچارا
کر رحم ٹک خدارا اُس پر میرے پیمبرؐ

ہوا ہے حاضر غلام سرور تمہارے روضہ پہ سر جُھکا کر
نظر عنایت کی کیجے اس پر کہ ہے یہ عاجز تمہارا چاکر

نہ مجھ کو پابند گھر کا رکھو نہ غم اِدھر اور اُدھر کا رکھو
سوالی اپنے ہی در کا رکھو نہ پھیرو محروم گھر بلا کر

تمہیں ہو مونس تمہیں ہو ہمدم تمہیں ہو ہمراز دوست محرم
نہ رکھو مجھ کو مقیدِ غم کرو نہ غمگیں خوشی دکھا کر

تمہیں نے خدمت میں سے بلایا یہ باب دولت مجھے دکھایا

کرو نہ محتاج اب پرایا بگاڑو عاجز کو مت بنا کر

ہؤا ہے نفسِ شریر دشمن خدا کے رستے میں اپنا رہزن
ہے جس کا پہلو میں میرے مسکن تم اُس سے رکھو مجھے بچا کر

ہے مجھ پہ اب حالتِ ظہیری ہے وقت افلاس وضعف پیری
بغیر حضرتؐ کے دستگیری کرے گا کون اتنی دور آ کر

سوالی بن کر جو در پہ جاؤں جو مانگوں اپنی زباں سے پاؤں
کسی کے گھر پر نہ جاؤں آؤں تمہارے روضہ کے در پہ جا کر

تو دل سے ذکرِ خدا کیا کر زباں سے تعریف مصطفےٰ کر
فقط اِسی شغل میں رہا کر یہ کام ہر صبح و مسا کر

عبادتِ حق سے دل لگا کر غبار دھو ڈال دل صفا کر
محبتِ شاہِ انبیاء پر ہمیشہ ثابت قدم رہا کر

سحر کو دستِ دعا اُٹھا کر عشا کو سجدے میں سر جھکا کر
خدا خدا کر خدا خدا کر خدا خدا کر خدا خدا کر

درِ رسولِ خدا پہ جا کر خدا کی درگاہ میں دُعا کر
نبیؐ کی خدمت میں التجا کر ہمیشہ آنسو بہا بہا کر

خبر غریبوں کی آپ لینگے کسی کا سایل نہ ہونے دینگے
غنی فقیروں کو وہ کریں گے خدا سے دولت اُنہیں دلا کر

پڑے گی جب عاصیوں پہ مشکل ہمارے حضرتؐ شفیع کامل
کریں گے جنت میں آپ داخل خدا سے اُمت کو بخشوا کر

کسی کو دین اور کسی کو دنیا کسی کو عقبےٰ
غرض کہ سب کو خزانہ بخشا نبیؐ نے گھر سے بُلا بُلا کر

بنیؐ کا لے نام اور خدا کا ہمیشہ کر ذکر مصطفےٰ کا
ہے جتنا پیوند ماسوا سے کا وہ سب دل اپنے سے تو جدا کر

وہ تھے محمدؐ رسول اُمّی عرب کے شہ اور عجم کے والی
خدا سے لائے پیمبری کی جو ساتھ اپنے سند لکھا کر

کوئی ہو عاشق کسی کا مسرور ہو دل سے شیدا کوئی کسی پر
مگر تو ہے عاشقِ پیمبرؐ فقط محمدؐ پہ جاں فدا کر

لاریب کہ کونین سے بہتر ہے پیمبرؐ
سردار ہر اک شے کا ہے سرور ہے پیمبرؐ
ہے حسن میں کامل وہ رخِ احمدِؐ مرسل
کہتا ہے زمانہ مہِ انور ہے پیمبرؐ
سب ختم ہوئی تجھ پہ ہے خوبیٔ زمانہ
تو ختمِ رسل شافعِ محشر ہے پیمبرؐ
کونین میں احمدؐ سا نہ پیدا ہوا کوئی
رتبہ میں رسولوں سے وہ بڑھکر ہے پیمبرؐ
لاریب خدا سے وہ مراتب میں ہے اصغر
پر جملہ پیمبرؐ سے وہ اکبر ہے پیمبرؐ
پیدا کیا ہے نور سے اللہ نے اپنے
اس واسطے محبوب ہے دلبر ہے پیمبرؐ

ایمان کی دنیا میں عجب راہ بتائی
طالب کا ہر اک راہ سے دلبر ہے پیمبرؐ

رہ دلا بندۂ سلطانِ رسولاں ہو کر
کھو نہ دیں واسطے دنیا کے پریشاں ہو کر
داغِ عشقِ نبوی ہیں جو مرے دل میں نہاں
گل کھلائینگے یہ اک روز گلستاں ہو کر
اپنے نزدیک تو کافر سے بھی وہ بدتر ہے
بغض رکھتا ہے جو حضرتؐ سے مسلماں ہو کر
اس کی ہو جائے زباں لال برنگِ شمشیر
نہ کرے مدحِ پیمبرؐ جو سخن داں ہو کر
آرزو ہے کہ پس از مرگ میری بلبلِ روح
تیرے روضہ پہ رہے تیری ثنا خواں ہو کر
لے خبر دین کے سردار پئے اہل البیت
در پہ آیا ہوں تیرے بے سر و ساماں ہو کر
گرچہ عاصی ہوں یہ امید قوی آپ سے ہے
بخشواؤ گے مجھے شافعِ عصیاں ہو کر

یہ تمنّا ہے **وفا** ختمِ رسالت سے مجھے
درِ دولت پہ رہوں آپ کے درباں ہو کر

صفت میں اُس کی رہیں نہ کیونکر زمیں پہ آدم ملک فلک پر
کہ جس کے باعث ہوئے ہیں اظہر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ملاذ و ملجاؤ بندہ پرور شفیعِ عالم بروز محشر
ہیں اُس کے خواہانِ فضل اکثر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ہے اُس نبیؐ کا وہ رتبہ کامل سلام حق کا ہے اُس پہ نازل
فقط نہ جانو ہے دست بر سر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

نہیں کچھ انساں پہ فضل اُس کا ہے جس سے اشرف ملائی اعلےٰ
شرف سے اُس کے ہوئے مفخر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

خدا نے چاہا ہو آپ اظہر کیا محمدؐ کو اپنا مظہر
تو اُس سے ظاہر ہوئے مقرر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ہمارے آقا کی یہ فضیلت ہے جس سے ظاہر خدا کی قدرت
پھر اُس کا عالم میں کون ہمسر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

جو کوئی ڈھونڈے تمام ہستی ملائے اعلےٰ سے تا بہ پستی
نبیؐ کا ثانی نہ پائے دیگر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

نہ ہوتے تم یا رسولؐ پیدا ظہور ہوتا نہ دو جہاں کا
تمہیں سے پیدا ہوئے سراسر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

مکیں تمہیں سے مکاں تمہیں سے زمیں تمہیں سے زماں تمہیں سے
فقط نہیں کچھ ہوئے ہیں اظہر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

سمک سے لے تا سماک حضرت ہے سب پہ یکساں تمہاری رحمت

فقط نہ پائے ہیں فیض اطہر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

دعا کچھ ایسی ہو مجھ کو حضرت میں ہر دو عالم میں پاؤں نصرت
مدد پہ میری رہیں سراسر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

بتا دو صورت کو آ کے یکدم تڑپ رہے ہیں بہر دو عالم
تمہاری دوری میں ہو کے مضطر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ہے سنی اپنا نبیؐ وہ ایسا ظہور قدرت وجود جس کا
مدام ہیں اُس کے شکر اندر زمیں پہ آدم ملک فلک پر

ردیف ز

پیتے ہیں زبس خونِ جگر ہجر میں ہم روز
کھاتے ہیں غذائے غمِ سلطانِ اُمم روز

پابوسیٔ خورشید نبوت ہو میسّر
کرتے ہیں دعا ہاتھ اُٹھا حق سے یہ ہم روز

اللہ رے صحرائے مدینہ کی لطافت
ہوتا ہے فدا جاں سے گلستانِ ارم روز

اے باغ نبوت مجھے دکھلا رُخِ گلگوں
کھٹکے ہے میرے دل میں بہت خارِ الم روز

شبِ زلف کے سودے میں گذرتی ہے ہماری
اور رُخ کے تصور میں بسر کرتے ہیں ہم روز

میدان ثنائے رخ و زلفِ شہِ دیں میں
جولانی کیا کرتا ہے شبدیز قلم روز

اے بحرِ کرم وصل سے کر اپنے مجھے شاد
رہتی ہے میری چشم غمِ ہجر سے نم روز

کیا سیر کروں باغ کی سینہ ہے گلستاں
ہے کثرتِ داغِ غمِ سالارِ اُمم روز

اِک لحظ فراموش نہ ہوتے تھے وہ ہرگز
تھے یاد میں اُمت کی وہ شہنشاہ اُمم روز

اے بحرِ عطا کیجئے ہم پر نظرِ مہر
ماہی سے تڑپتے ہیں غمِ ہجر میں ہم روز

ارمان میرے دل میں وفا ہے یہی واللہ
مدح شہِ لولاک کروں زیبِ قلم روز

خالق نے کیا بنائی ہے نورِ نظر نماز | اندھیر تھا جہاں میں نہ ہوتی اگر نماز
پڑھتے ہیں خوفِ حق سے جو باچشمِ تر نماز | اُن کے لئے بجھائے گی نارِ سقر نماز
سوئینگے قبر میں وہی آرام سے سدا | پڑھتے ہیں نیند چھوڑ کے جو تا سحر نماز
رہتا ہے جن کو فکر نمازوں کا رات دن | گویا وہ پڑھتے رہتے ہیں آٹھوں پہر نماز
وہ کونسی ادا ہے جو ہوتی ادا نہیں | بیدینوں سے ادا نہیں ہوتی مگر نماز
کانوں میں بس اذان و اقامت تو ہو چکیں | باقی رہی فقط تیری اے بے خبر نماز
تھوڑی سی زندگی پہ تو غافل ہے کس قدر | آجائے گی قضا تو قضا اب نہ کر نماز
لے بے نماز و سنگ دلو سر جھکاؤ تم | دیکھو تو پھر دکھاتی ہے کیا کیا اثر نماز
مرجائے بے نماز تو تم اے نمازیو | پڑھیو نہ اُس جنازۂ ناپاک پر نماز
جن کو یہاں نماز کا ڈر ہے تو کیا عجب | اُن سے اُٹھا لو حشر کا خوف و خطر نماز
سرسبز اِس نہال کو آبِ وضو سے رکھ | لائے گی پھر تو میوۂ جنت ثمر نماز
اُن کے لئے بنائے گی یہ گھر بہشت میں | دنیا میں جن کے دل میں بناتی ہے گھر نماز

حاضر تو ہر نماز میں رکھ دل کو اے فقیر
کچھ تو سمجھ کہ تو ہے کہاں اور کدھر نماز

پڑھتے ہیں شوقِ دل سے جو باچشمِ تر نماز | اُن کے لئے بناتی ہے جنت میں گھر نماز
کیونکر کریں نہ سجدے ہم اللہ کے لئے | خود حشر میں بجھائے گی نارِ سقر نماز
شامِ لحد کا اُن کو نہیں ہے ذرا بھی خوف | مومن جو پڑھتے رہتے ہیں وقتِ سحر نماز
کردے گی مطمئن وہ مصلّے کو وقتِ مرگ | کھودے گی روزِ حشر کا خوف و خطر نماز
بندہ ہے تو خدا کا تو غفلت نہ کر ذرا | سر پر کھڑی ہے موت قضا اب نہ کر نماز
دنیا میں بھی بڑھاتی ہے انسان کا وقار | جنت کی راہ کی بھی ہوئی راہبر نماز

گرمیٔ مہرِ حشر سے اُتّم اگر ہے خوف

تو پڑھتے رہیے رکھتی ہے جملہ اثر نماز

خالق کو جب پسند ہے اُس مہ لقا کا ناز
پھر میں نہ کیوں اُٹھاؤں شہِ انبیا کا ناز

موسیٰ کو غش جو آیا تجلائے طور پر
تھا وہ جمال عارضِ بدر الدجےٰ کا ناز

دفتر کھلیگا حشر میں عاصی کا جس گھڑی
اُس وقت دیکھنا ہے حبیبِ خدا کا ناز

خیبر کا در اُٹھا کے جو پھینکا وہ جا گرا
اللہ رے زور دستِ شہِ لافتےٰ کا ناز

طفلی میں سات طفل دیئے نامراد کو
حق کو پسند تھا حسنِ مجتبےٰ کا ناز

عصیاں کی اصل وقت شفاعت کے دیکھنا
خالق کا فضل عشق نبی فاطمہؓ کا ناز

وہی وہ مجھ سے باب جنوں کا سبق پڑھے
مجنوں جو دیکھے آپ کی زلفِ دوتا کا ناز

ردیف س

ہو لحد میری الٰہی مرقدِ سرور کے پاس
ہے زمین باغ رضواں روضۂ اطہر کے پاس

انبیا ہونگے نبیؐ کے گرد یوں محشر کے روز
جیسے تارے شب کو ہوتے ہیں مہِ انور کے پاس

وصف گیسوئے محمدؐ سے معطر ہے دماغ
اب نہ آئے بوئے عنبر اس دلِ مضطر کے پاس

یاالٰہی ہوں میں پیاسا حشر کا دن آئے جب
ہو گذر میرا ہی پہلے چشمۂ کوثر کے پاس

ہم ہیں عاشق مصطفائے پاک کے اے زائرو
لاش دفنانا ہماری شاہِ دیں کے در کے پاس

داغ دل کا پاس ہے تو حرص اے آثم نہ کر
یہ چراغ آنے نہ پائے دیکھ اس صرصر کے پاس

ردیف ش

یا جنابِ مصطفےٰ سلطانِ والا گنج بخش
یا محمدؐ بادشاہِ دین و دنیا گنج بخش

میرے صاحب میرے مالک میرے آقا گنج بخش ‏ ‏ ‏ میرے حضرت میرے والی میرے مولیٰ گنج بخش

مانگنے کے واسطے آیا ہے در پر آپ کے ‏ ‏ ‏ یہ فقیر بینوا عاجز گدا یا گنج بخش

خیر بخشو اپنے گنجینے سے یا خیرالورا ‏ ‏ ‏ خالق اکبر نے ہے تم کو بنایا گنج بخش

آپ کے در کے ہیں سایل بادشاہانِ جہاں ‏ ‏ ‏ نام ہے مشہور دنیا میں تمہارا گنج بخش

گنج علم و گنج عرفاں گنج سیم و گنج زر ‏ ‏ ‏ بخشو اس دریوزہ گر کو میرے داتا گنج بخش

کر دیا گنجینہ دارِ معرفت حق نے تجھے ‏ ‏ ‏ اور دیا علمِ حقیقت کا سراپا گنج بخش

کون آیا ہے سخی دنیا میں ثانی آپ کا ‏ ‏ ‏ اور ہوا ہے کون اس رتبہ کا پیدا گنج بخش

مانگنے آتا ہے جب کوئی گدا دربار پر ‏ ‏ ‏ آپ دیتے ہیں اُسے فی الفور سارا گنج بخش

آپ کا سایل کسی کا کس لیے محتاج ہو ‏ ‏ ‏ کیونکہ اُس نے کر لیا حاصل ہے تم سا گنج بخش

موتیوں کا گنج برساتے ہو بادل کی طرح ‏ ‏ ‏ مفت دیتے ہو تمہیں مانند دریا گنج بخش

ایک گر مانگے کوئی دس اُس کو کرتے ہو عطا ‏ ‏ ‏ کون ایسا دوسرا دنیا میں ہوگا گنج بخش

گوش عالم نے سنا پہلے نہیں ایسا کوئی ‏ ‏ ‏ اور نہ ایسا دیدۂ عالم نے دیکھا گنج بخش

گنج بخشِ معرفت مشہور جس کا نام ہے ‏ ‏ ‏ شکر حق ایسا خدا نے ہم کو بخشا گنج بخش

ہے یقیں اب سرورِ مفلس غنی ہو جائیگا
پالیا ہے اُس نے اب شربہ میں اپنا گنج بخش

ردیف ف

پڑھ نبی پر سدا درود شریف ‏ ‏ ‏ ہے یہ مشکلکشا درود شریف

رکھو وردِ زباں مسلمانوں ‏ ‏ ‏ کام یہ آئیگا درود شریف

پار دریائے غم سے کرتا ہے ‏ ‏ ‏ ہے دُرِ بے بہا درود شریف

کرتا ہے دین اور دنیا کی ‏ ‏ ‏ حاجتیں سب روا درود شریف

طاعتوں سے تمام اے یارو	حق نے افضل کیا درود شریف
مشکلوں کی جو چاہو آسانی	پڑھو صبح و مسا درود شریف
ہونے دے گا نہیں کبھی تم کو	مبتلائے بلا درود شریف
عاصیو! آتشِ جہنم سے	لے گا تم کو بچا درود شریف
مشکلِ جاں کنی ہوئی آساں	صدق سے جب پڑھا درود شریف
بعد مردن لحد کا اے یارو	ہے یہ ظلمت کشا درود شریف
گم رہی سے بچا کے دیتا ہے	راہ حق کی دکھا درود شریف
جو کہ مومن ہے فرض ہے اس پر	ورد رکھے سدا درود شریف
بخدا دل کو کرتا ہے روشن	دوستو بارہا درود شریف
دیندارو پڑھو کہ کرتا ہے	مرأتِ دل صفا درود شریف

جرم عصیاں کے بخشوانے کو
ہے کفایت **وفا** درود شریف

ہر مرض کی دوا درود شریف	دافعِ ہر بلا درود شریف
ورد جس نے کیا درود شریف	اور دل سے پڑھا درود شریف
حاجتیں سب روا ہوئیں اُس کی	ہے عجب کیمیا درود شریف
آفتابِ سپہرِ ایماں ہے	گوہرِ پر ضیا درود شریف
جس لئے جو پڑھے وہ حاصل ہو	ہے یہ عقدہ کشا درود شریف

اے صبا تو ہی جلد پہنچا دے
بر درِ مصطفےٰ درود شریف

جبکہ فرمائے خود اُس شاہ کی خالق تعریف	لکھ سکے کیونکہ بشر آپ کے لائق تعریف
دنگ ہو جائیں اگر دیکھیں وہ حسن محبوب	اپنے معشوقوں کی کرتے ہیں جو عاشق تعریف

فیضِ تاثیر سے ہو تائبِ عصیاں فی الفور
نامِ حضرت کی سُنے گر کوئی فاسق تعریف

جلوہ گر اُس میں نہ ہوتا اگر اُس ماہ کا نور
حسنِ عذرا کی نہ کرتا کبھی وامق تعریف

گنگ ہو جاتے تھے اعجاز سے جب پیشِ رسول
اپنے معبودوں کی کرتے تھے منافق تعریف

خاص محبوبِ خدا فخرِ رسولاں کہئے
آپ کی شان کے زیبا ہے یہ صادق تعریف

ذرہ و مہر کا یاں فرق ہے ایدل کیونکر
وصفِ یوسف سے نہ حضرت کی ہو فائق تعریف

سب نبی آپ کے واصف تھے اور اُس اُمت کی
کرتی رہتی تھی ہر اک اُمتِ سابق تعریف

ہیں ہمیں مداحِ نبی پاؤں گا دوزخ سے نجات
میری بخشش کی ہے یہ حجتِ واثق تعریف

خسروِ عرش نشیں آپ کو کہئے لاریب
ہے یہی رتبۂ حضرت کے موافق تعریف

لطفِ حضرت ہے ترے حال پہ کیوں اے قاسم
نہ کرے تیری ہر اک شاعرِ حاذق تعریف

ردیف ق

یا الٰہی کر عطا مجھ کو نبیؐ کا ذوق و شوق
دل ہو ذوق شوق سے جسکے سراپا ذوق شوق

لذتِ نامِ نبیؐ سے کر عطا لذت مجھے
جس سے ہو جائے دلِ شائق میں پیدا ذوق شوق

یا رسول اللہ حبیب اللہ خدا کیواسطے
دیجئے اِس بندۂ شیدا کو اپنا ذوق شوق

دیدۂ نادیدہ ہیں ہر وقت شایق دید کے
اور دلِ بیدل میں ہو ہر آن تیرا ذوق شوق

تر ہو تیرے ذکر سے ہر دم زبانِ بیزباں
عشق میں اپنے مجھے دیجیگا اتنا ذوق شوق

بیخود و سرمست روزِ حشر تک جس سے رہوں
دل میں جامِ عشق سے بھر دیجئے ایسا ذوق شوق

لذتِ الفت ہے پائی جس نے پائی آپ سے
آپ سے پہنچا فقط ہے جس کو پہنچا ذوق شوق

عشقِ پیغمبر ہے بیشک بڑھکے سب عشق سے
ذوق و شوقِ احمدی ہے سب سے اعلےٰ ذوق شوق

ہو گئی جس پر ذرا حضرت توجہ آپ کی
کر دیا حق نے عنایت اُس کو اچھا ذوق شوق

مثلِ خوں ہر عضو میں اپنی محبت ہے رواں ‏ ‏ بن گیا ہے جسم و جانِ غنچہ کا سارا ذوق شوق

مدح خوانی میں ہؤا مصروف تیری یا نبیؐ
آپنے سرور کو ہے جس نے یہ بخشا ذوق شوق

حق سے ہے عشق اور ہے خیر الوریٰ سے عشق ‏ ‏ پھر اسکے بعد مجھ کو ہے آلِ عبا سے عشق

واللیل جس کی شان میں نازل کرے خدا ‏ ‏ پھر رکھے کیوں نہ ہر کوئی زلفِ دوتا سے عشق

یادِ رخِ جناب میں یہ حال ہے میرا ‏ ‏ والشمس سے ولا ہے تو ہے والضحیٰ سے عشق

جتنے نبی ہیں قائلِ شانِ حضور ہیں ‏ ‏ ہے کُل ملائکہ کو رسولِ خدا سے عشق

اللہ بھیجتا ہے نبیؐ پر صلوٰۃ خود ‏ ‏ یہ وجہ ہے کہ مجھ کو ہے صلِ علیٰ سے عشق

محمود کو ایاز کی الفت سے فخر تھا ‏ ‏ کیوں میں نہ کروں فخر کہ ہے مصطفیٰ سے عشق

کیونکر نہ شکر خالقِ اکبر کروں ادا ‏ ‏ مثلِ اویس مجھ کو ہے خیر الوریٰ سے عشق

انجام ہو بخیر نہ آثم کا کس طرح
آغاز ہی سے ہے اُسے شاہِ ہدیٰ سے عشق

ردیف ک

ہیں واصفِ حسنِ نبیؐ جن و بشر حور و ملک ‏ ‏ حضرتؐ کے عاشق ہیں سبھی جن و بشر حور و ملک

تخلیق ذاتِ شاہِ دیں عالم میں گر ہوتی نہیں ‏ ‏ پیدا نہیں ہوتے کبھی جن و بشر حور و ملک

نیرنگ حسنِ کبریا جلوہ ہے اُسی کا ہیں سدا ‏ ‏ حیران نورِ احمدی جن و بشر حور و ملک

مشکل ہر اک آسان ہوا اُنکی کہ نامِ پاک کو ‏ ‏ لیویں جو وقتِ بیکسی جن و بشر حور و ملک

حضرت کو محبوبِ خدا سلطانِ خیلِ انبیا ‏ ‏ کہتے ہیں غلمان و پری جن و بشر حور و ملک

اُس چہرۂ پُر نور کو دیکھیں تو دیویں ہوش کھو ‏ ‏ ہو جائیں محوِ بیخودی جن و بشر حور و ملک

ہے رنگ خلقت میں عیاں نورِ حبیبِ حق کی شان ‏ ‏ خالی نہیں اُس سے کوئی جن و بشر حور و ملک

حق نے جو رازاُن سے کہے نہار اُسکے حال ہر — رکھتے نہیں کچھ آگہی جن و بشر حور و ملک
ہمرتبۂ عرشِ الٰہ ہے شاہِ دیں کی بارگاہ — رہتے ہیں سجدہ ہر گھڑی جن و بشر حور و ملک
وہ صاحبِ لولاک ہیں وہ باعثِ افلاک ہیں — کرتے ہیں اُن کی خادمی جن و بشر حور و ملک
بہرِ حصولِ مدعا اسمائے ذاتِ پاک کو — رکھتے ہیں وردِ دائمی جن و بشر حور و ملک

رُتبہ ہے حضرت کا عجب **قاسم** کہ اُنکی روز و شب
کرتے ہیں مدح و پیروی جن و بشر حور و ملک

اثر دے آہ میں یارب یہاں تک — کہ میں پہنچوں رسولِ انس و جاں تک
نہ حضرت سا ہوا ہے اور نہ ہوگا — خدا کی یہ خدائی ہے جہاں تک
براقِ برق پا پر آپ چڑھ کر — گئے دم میں زمیں سے آسماں تک
کہاں یہ قرب پایا ہے کسی نے — رسائی آپ کی ہے لامکاں تک
دمِ میلادِ سلطانِ زمانہ — ہلا کاشانۂ نوشیرواں تک
شبِ اسریٰ چلے جب گھر سے سرور — بپا غل تھا زمیں سے آسماں تک
ملائک صف بصف حاضر تھے لاکھوں — کہوں شوقِ قدم بوس اب کہاں تک
زیارت کو کھڑے تھے حور و غلماں — پئے تسلیم خم تھے قدسیاں تک
یہ ہوگا روزِ رستخیز کا ہول — کہیں گے نفسی نفسی مُرسلاں تک
مگر ہوگی شفاعت اُس کی بیشک — جو پہنچیگا رسولِ انس و جاں تک
مرے فخرِ مسیحا نے ہزاروں — جلائے مردگانِ نیم جاں تک

دکھا دو خواب میں **طالب** کو دیدار
اُٹھائے صدمہ فرقت میں کہاں تک

دشتِ پُرخار میں ہم ٹھوکریں کھائیں کبتک — آتشِ عشق کے ہم صدمے اُٹھائیں کبتک
دیکھئے دیکھئے حضرت کششِ اُلفت سے — درِ دولت پہ مجھے کھینچ منگائیں کبتک

اِس تمنا میں کہ دیکھیں شہِ والا کے قدم / یا نبی اس تنِ لاغر کو گھلائیں کبتک
ہو میسر مجھے دیدار جمالِ انور / اشکِ خوں چشمِ تمنا سے بہائیں کبتک
کچھ تو مہجور کی سُن لیجئے شفقت سے ذرا / دلِ مضطر تپِ فرقت میں جلائیں کبتک
دیکھئے اے گُلِ گلزارِ رسالت مجھ کو / آپ دروازۂ اطہر پہ بلائیں کبتک
چشمِ مشتاق میں ہے ہاتھ لگانے کیلئے / خاکِ نعلین کی اُمید لگائیں کبتک

آخر اے رحمتِ عالم قدمِ اقدس سے
آرزوئیں دلِ وہبی کی برآئیں کب تک

ردیف ل

حشر کے دن پیشِ حق جس وقت جائینگے رسول / بخشوا کر اُمتِ عاصی کو لائینگے رسول
عاصیوں کو روزِ محشر بخشوائیں گے رسول / باغِ جنت کی طرف اُن کو بلائینگے رسول
سب کی حالت حضرتِ حق کو دکھائینگے رسول / آنکھ سے دیکھی ہوئی باتیں سنائینگے رسول
نفسی نفسی سارے پیغمبر پکارینگے مگر / غم فقط اُمت کا اُس حالتمیں کھائینگے رسول
از رہِ لطف و عنایت جنت الفردوس میں / جب تلک اُمت نہ جائیگی نہ جائینگے رسول
اُمتِ بیدست و پا سب ہونگی اُس دن پارکاب / سوئے جنت جب قدم اپنا بڑھائینگے رسول
کوئی بھی جس دن نہ ہوگا اپنا حامی اور شفیع / اپنی سب بگڑی ہوئی باتیں بنائینگے رسول
دستِ شفقت سے اُسے فی الفور لائینگے نکال / آتشِ سوزاں میں جس عاصی کو پائینگے رسول
وعدے سب حضرت کرینگے دن قیامت کے وفا / جتنے ہیں اقرار سب اُس دن نبھائینگے رسول
بے توقف مان لینگے حضرتِ پروردگار / حشر کے دن برزباں جو بات لائینگے رسول

سرورِ نامہ سیاہ لاریب بخشا جائیگا
اُسکے بخشانیکا بیڑا جب اٹھائینگے رسول

میرا درد دل ہے دکھانے کے قابل
جنوں ہے میرا خاک اُڑانیکے قابل

نہ طاقت ہے اب غم کے کھانیکے قابل
نہ قوت رہی لب ہلانے کے قابل

جو ہیں میرے اعمال بد تر سے بد تر
شفاعت تو ہے بخشوانے کے قابل

اگرچہ ہوں میں بحر عصیاں میں ڈوبا
ہے رحمت تو جنت دلانے کے قابل

لکھوں کیا میں تعریف حضرتؐ کی واہی
یہ مضموں نہیں ہے سُنانے کے قابل

لاچار ہوں غریب ہوں اور خوار یا رسولؐ
کیا کیا کروں خرابیاں اظہار یا رسولؐ

ایجاد کائنات تمہارے سبب سے ہے
اِس واسطے جہاں کے ہو سردار یا رسولؐ

اب تو کمال تشنہ لبی نے کیا ہے تنگ
حاصل ہو جلد شربتِ دیدار یا رسولؐ

اب کون ہے تمہارے سوا میرا دستگیر
بے کس نواز ہو تمہیں غمخوار یا رسولؐ

محروم تیرے در سے نہ انساں کوئی پھرا
مجھ پر کرم کی نظر ہو یکبار یا رسولؐ

رہتا ہوں مست تشنۂ اُلفت کے جوش میں
رکھے خدا اِسی طرح سرشار یا رسولؐ

بہرِ خدا ہو اِس پہ کرم کی نظر ضرور
طالب بہت ہے عاجز و ناچار یا رسولؐ

پہنچی ہے لب پہ اب تو میری جان یا رسولؐ
فرمائیے میری زیست کا سامان یا رسولؐ

رنج والم نے کر دیا بے جان یا رسولؐ
جلدی سے لو خبر میری اس آن یا رسولؐ

ممکن نہیں مسیحا سے میرا علاج ہو
ہے نام آپ کا میرا درمان یا رسولؐ

ممکن ہیں کب صفات تیرے ممکنات سے
اوصاف میں ہے آپکے قرآن یا رسولؐ

دیکھے زلیخا خواب میں گر آپ کا جمال
بھولے وہیں اُسے مہِ کنعان یا رسولؐ

سایل ہوں در پہ آپ کے کرتا ہوں التجا
فرما کے لُطف کیجئے احسان یا رسولؐ

قدموں میں اپنے مجھ کو بلا لو شہا شتاب
ہے میرے غم کا بس یہی تاوان یا رسولؐ

ہردم خیال دل کو یہی فکر و غم یہی
دنیا سے لیکے جاؤں میں ایمان یارسولؐ

دنیا میں غم نہ ہو رہوں دل شاد میں ہمیش
ہنگام نزع مجھ پہ ہو آسان یارسولؐ

لطف و کرم سے قبر میں آپ ہو ویں جب معیں
فی الفور لوں میں آپ کو پہچان یارسولؐ

ہو کر شفیع بچائیو صدمات حشر سے
محشر کے دن نہ کیجیو حیران یارسولؐ

جس دم کہ نفسی نفسی پکارینگے سب نبیؐ
میں نام لوں گا آپ کا شادان یارسولؐ

ہوں لاکھ جاں سے فدیہ میں عالیجناب کا
بلبل ہے گُل پہ جان سے قربان یارسولؐ

ہوا ہے تخلیق دو جہاں سے رسولِ حق کا ظہور اوّل
فروغ بخشِ قضائے قدرت ازل میں تھا وہی نور اوّل

شہادت اپنی ربوبیت کی جو چاہی حق نے الست کہکر
مقال قالوا بلےٰ سے گویا ہوئے تھے روح حضور اوّل

ہوئے ہیں آخر میں رُتبے حاصل سب انبیا کو جو غور کیجے
ترقیاتِ شرف کا حضرتؐ کی ذات میں تھا وفور اوّل

خیالِ حسنِ محمدی کے ضیا سے آب آئینہ بنا ہے
وگرنہ بے نور تھا دل اپنا یہ مثل سنگ بلور اوّل

یہ نطق حضرتؐ کا معجزہ ہے وگرنہ ایسے کہاں تھے گویا
جہاں کے باغوں میں نغمہ پرواز خوشنوا ے طیور اوّل

خدا کرے گا جو حشر برپا تو ازپئے انتظام محشر
جگائیگا خفتگانِ گردِ حرم کو شورِ نشور اوّل

یہ رتبہ عشاقِ ذات کا ہے کہ حشر کو اہلِ آسماں سے
سلامی ہوویں گے اُنکے باغِ جناں میں غلمان و حور اوّل

زہے بزرگی کہ حق نے منسوخ کر دیا بہرِ اہلِ عالم
نزولِ قرآں سے حکمِ توریت و اعتبارِ زبور آیا

جو خوبی عقبٰے کی چاہتا ہے تو درگہِ کبریا میں قاسم
شفیعِ عشقِ نبیؐ کو لا تو برائے عفوِ قصور اوّل

ردیف میم

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم
خاکِ درِ رسولؐ کا سُرمہ بنائیں ہم

جالی پکڑ کے روضۂ اقدس کی ہاتھ سے
سب حالِ دل رسولِؐ خدا کو سُنائیں ہم

آنکھیں ملیں وہ روضۂ اطہر سے اور کبھی
چوہیں ولے نہ سر کو وہاں سے اُٹھائیں ہم

یارب وہ شوق دے کہ مدینہ کو پہنچکر
دامن پکڑ کے جیب کے پُرزے اُڑائیں ہم

آنکھوں سے اپنی چن کے مدینہ کے خار و خس
زخمِ جگر کے واسطے مرہم بنائیں ہم

قسمت پہ اپنی فخر کریں سو ہزار بار
روئے نبیؐ کو خواب میں گر دیکھ پائیں ہم

احمد کی یہ دعا ہے تمنّا ہے یا خدا
دن وہ بھی تو دکھا کہ مدینہ کو جائیں ہم

واللہ خاکِ پائے محمدؐ جو پائیں ہم
سرمے کے بدلے آنکھوں میں اُس کو لگائیں ہم

دوزخ کی آگ اپنے پہ کیونکر نہ ہو حرام
گر فرقتِ جناب میں جی کو جلائیں ہم

سایہ ہمارے سر پہ جو نعلین کا رہے
خواہش ہما کی صفحۂ دل سے مٹائیں ہم

سودا ہوا ہے زلفِ پریشاں کا سر بسر
ٹکڑے بس اپنے سر کے نہ کیونکر اڑائیں ہم

اس مُنہ سے گر بیاں ہوں اخلاق آپ کے
کس وجہ سے غلام تمہارے کہائیں ہم

اچھے ہیں یا بُرے ہیں مگر ہیں حضور کے
رحمت کے در کو چھوڑ کے کس در کو جائیں ہم

کلمہ جبیں پہ ہو خطِ تقدیر کے عوض
اِس شکل سے خدا کے تئیں منہ دکھائیں ہم

گر یاد ہو مدینۂ اطہر ہیں یا نبیؐ
یہ آرزو ہے سر سے وہاں چلکے آئیں ہم

ہووے اگرچہ بے ادبی پر ادب کے ساتھ
توصیف پاک میں تو زباں کو ہلائیں ہم

مولا تمہارے ہجر میں ہیں بیقرار ہم
دکھلا دو اپنا جلوہ کہ پائیں قرار ہم

ہم عاصیوں کے غم کے سوا اور غم نہ تھا
اِس غم کے لاکھ بار ہوں آقا نثار ہم

روزِ جزا دکھائیں گے کیا مُنہ حضور کو
ہیں کثرتِ گناہ سے بہت شرمسار ہم

وہ عشق پاک کاش مٹا وے خوشا نصیب
اُڑ جائیں شوق دید میں بن کر غبار ہم

خوشبو سے جس کے ہر گل و غنچہ مہکتا ہے
اِس گُل کی جستجو میں ہیں لیل و نہار ہم

حسرت ہے مُنہ تکیں گی ہمارا سب اُمتیں
محشر میں جب پہنچینگے مۓ خوشگوار ہم

پہنچا دے خذبِ عشق جو ہم کو تو بار بار
قرباں ہوں گرد روضہ کے پروانہ وار ہم

گلہائے داغ عشق محمدؐ کے سامنے
بیرنگ دیکھتے ہیں جہاں کی بہار ہم

وہ لطف ہے کہ آپ کے در کے گدائی کو
بدلیں نہ بادشاہی سے بھی زینہار ہم

فخرِ رُسل حبیبِ خدا جس کا ہے لقب
سردار اپنا رکھتے ہیں وہ ذی وقار ہم

جب اُمتِ حضور ہیں قاسم تو کیا ہے غم
دامن سے لپٹے ہووینگے روزِ شمار ہم

یا نبیؐ کس سے کریں بے آپ کے فریاد ہم
کس سے مانگیں اے شہنشاہِ معلےٰ داد ہم

رات دن غم میں اُٹھاتے ہیں ہزاروں سختیاں
سنگ ہیں یا کوہ یا آہن ہیں یا فولاد ہم

خاکسارا اپنے پہ کیجے رحم بہرِ بوتراب
آتشِ غم سے نہ کرلیں آبرو برباد ہم

مجھ کو بلوا لو مدینے میں اگر اے رہنما
ہونگے بندی خانۂ لاہور سے آزاد ہم

کوئی جب عقدہ کشا اپنا نہیں تیرے بغیر
کس سے مانگیں وقت مشکل یا نبیؐ امداد ہم

مثل قمری ہے میری گردن میں طوقِ بندگی
زیر سایہ ہیں تیرے او ہمسرِ شمشاد ہم

محنت و دردوالم اور سوز غم کے واسطے
آئے کیوں افسوس اندر عالمِ ایجاد ہم

تیشۂ اندیشہ کرتا ہے جگر کو چاک چاک
کو غمِ رکھتے ہیں دل پر صورتِ فرہاد ہم

اپنے حامی ہیں جنابِ احمدی ہر حال ہیں
پھر رہیں غم خانۂ دنیا ہیں کیوں ناشاد ہم

باندھ بیٹھیں خانۂ دنیا میں دل کس واسطے
کس لئے ہوں ایسے ویرانے میں آباد ہم

ہو گئے مشہور ہم دنیا میں مدّاحِ نبیؐ
کیوں نہ لیں اس بات پر سرورِ مبارکباد ہم

بحقِ رسولِ خدا غوثِ اعظم
مجھے جامِ اُلفت پلا غوثِ اعظم

جو ہیں تیرے مشتاق یا غوثِ اعظم
اُنہیں اپنے در تک بلا غوثِ اعظم

تیرے ہاتھ میں ہے رضائے الٰہی
تیرے حکم میں ہے قضا غوثِ اعظم

جسے کہتے ہیں حکمِ خالق وہ تیری
رضا ہے رضا ہے رضا غوثِ اعظم

ہوا آپ سے منتجی دینِ احمدؐ
میں مردہ ہوں مجھ کو جلا غوثِ اعظم

وہ داخل ہوا مجلسِ مصطفےٰؐ میں
قدم تیرا جس نے لیا غوثِ اعظم

وہ ناز و ادا شوکت و شان اپنی
دکھا دے مجھے بر ملا غوثِ اعظم

مددگار و حاجت روا ہیں جو کہتے
بجا ہے بجا ہے بجا غوثِ اعظم

پئے حرمتِ اہلبیتِ محمدؐ
بر آئے میرا مدعا غوثِ اعظم

بچا لو مصیبت سے اور جاں کنی سے
طفیلِ شہِ انبیا غوثِ اعظم

میں بارِ گنہ سے بہت جھک گیا ہوں
میری بخشوا دو خطا غوثِ اعظم

میری قبر میں بھی خبر لیجئے گا
تیرا ہے مجھے آسرا غوثِ اعظم

بجز آپ کے در کے جاؤں کہاں میں
میرے ہو تمہیں پیشوا غوثِ اعظم

پھنسی کشتئ عمر گردابِ غم میں
میرے آپ ہیں ناخدا غوثِ اعظم

ہو مقبول وہ ہی کی جو ہے تمنا

طفیلِ شہِ کربلا غوثِ اعظم

لولاک لما شایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کُنتُ نبیُّ فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اول سب سے تھا اک نور وہ روشن کب سے
نور تھا وہ تابانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ باعثِ جن و انسان ملک ہے وہ مرکزِ پرکارِ فلک ہے
ہے مطلعِ خورِ رخشانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا آدمؑ نوحؑ خلیل اللہ کیا یوسفؑ عیسیٰؑ روح اللہ
ہیں تابع سب فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں وہ زینت فرشِ زمیں کے موجب تسکینِ عرشِ بریں کے
سب جسموں میں جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا فرشِ زمیں کیا عرشِ بریں کیا وہ گلشن باتزئین
یہ سب ہیں سامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

گرچہ ہوں عاصی پُر زمعاصی نے حسنِ عمل کچھ بہرِ خلاصی
رکھتا ہوں تکیہ جانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

امراضِ گناہ اور حرص ہوا کیا فسق و فجوری اور بیجا
اِن سب کا ہے درمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کیا مال متاع و دنیائے کمینہ کیا دولت اسباب خزینہ
میں جان کروں قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ غنیؓ اور شیرِ خداؓ خواصانِ نبیؐ
حسنینؓ ہیں دو ریحانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نے شیفتہ گُل گلزارِ جہاں نے شائق دید و سرو قداں
ہوں بلبلِ گُلِ بستانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تم شاہِ ختم المرسلیں اور بندگانِ زار ہم
تم سَروَرِ روئے زمیں تیرے سگِ دربار ہم

تم چارۂ بیچارگاں اور عاجز و نادار ہم
تم چشمۂ آبِ رواں اور تشنۂ دیدار ہم

تم سروِ بُستانِ یقین ہم قمریئے اندوہگیں
اے باغبانِ باغِ دیں تم غیرتِ گُل خار ہم

تم بادشاہِ انبیاء ہم ہیں فقیرِ بینوا
تم ہو سخی ہم ہیں گدا تم ہو غنی نادار ہم

تیرا سخاوت کام ہے احساں مروّت عام ہے
طٰہٰ و یٰسین نام ہے پڑھتے ہیں جو ہر بار ہم

ہے خود خدائے دو جہاں قرآں میں تیرا مدح خواں
رکھیں نہ کیوں پھر بر زباں اُس نعت کی تکرار ہم

پیارے ہو تم اللہ کے ہادی ہو تم گمراہ کے
پھر کیوں نہ حضرت چاہ کی رکھینگے تجھ سے پیار ہم

عقرب ہیں اپنے اقربا سب آشنا ناآشنا
وقتِ مدد ہے سیدا ہیں بیکس و بے یار ہم

غم ہیں تیرے شام وسحر گریاں ہیں ششہر وا
کرتے ہیں رو رو کر پھر یہ چشم گوہر بار ہم

ہیں نفس شیطاں راہزن دونوں میرے جزو بدن
پر چار یار اور پنجتن رکھتے ہیں اپنے یار ہم

کیجے کرم بہرِ خدا لیجے خبر یا مصطفےٰ
دیجے ہمیں حبّ شفا ہیں آج کل بیمار ہم

کہنا تھا جو ہم کہہ چکے دکھ درد سارے سہہ چکے
ہیں بات سے بھی رہ چکے اب کیا کریں تکرار ہم

دم بھر میں جاں کر دیں فدا جھک کر کریں سجدہ ادا
دیکھیں اگر پردہ اٹھا وہ ابروئے خمدار ہم

سرور ملیگی سروری دنیا و دیں میں برتری
کر کے نبیؐ کی چاکری کیونکر رہیں بیکار ہم

پائیں گے جس دم بدربارِ محمدؐ بار ہم
جاں فدا اپنی کرینگے اُن پہ سو سو بار ہم

حشر تک سوتے رہیں ہرگز نہ ہوں بیدار ہم
اب ہیں حاصل کریں گر دولتِ دیدار ہم

یادِ دنداں میں گہر افشاں رہا کرتے ہیں روز
دیدۂ گریاں سے مثلِ ابر گوہر بار ہم

عین حکمت تھی کہ آئے عالمِ ایجاد میں
چارہ سازِ درد اہلِ درد وہ بیمار ہم

ایک دم بھر میں اُٹھا دینگے شفیعِ دو جہاں
باندھ بیٹھے جتنے ہیں گردن پہ اپنی بار ہم

لکھتے ہیں آئینۂ سینہ پہ تصویرِ نبیؐ
کھینچتے ہیں دل پہ نقشِ سیدِ ابرار ہم

دل ابھی دیتے ہیں گر مانگیں وہ محبوبِ خدا
جاں نثاری کے لئے ہر وقت ہیں تیار ہم

کیوں نہ دینگے ہم کو بے مانگے مرادیں مصطفےٰ
ہیں وہ سلطانِ زماں اور بندے خدمتگار ہم

کس لئے غم خانۂ دنیا میں ہوں اندوہگیں
رکھتے ہیں جب احمدؐ مختار کو غمخوار ہم

دل میں ہے فکرِ نبیؐ ذکرِ محمدؐ برزباں
چھوڑ کر سب کام کرتے ہیں فقط یہ کار ہم

جسم میں جبتک ہے جاں لکھینگے نعتِ سروری
رکھیں گے سرور اُسی کی دمبدم تکرار ہم

تا کے از ہجرِ رسول اللہ واویلا کنم
تا کے اندر اشتیاقِ مصطفےٰ اغوغا کنم

سوزِ دل در اضطرابِ غم چرا افشا کنم
خویش را در دیدۂ مردم چرا رسوا کنم

ہمچو برق از سینۂ سوزانِ شعم آتش فشاں
نوبت بازدیدۂ گریاں رواں دریا کنم

جاں دہم در قیمتِ یک تارِ گیسوئے نبی
من بہ بازارِ محبت اینچنیں سودا کنم

روحِ من بر پایۂ عرشِ بریں یابد عروج
از زباں چوں ذکرِ سبحان الذی اسریٰ کنم

نیشکر سازم گہ از ذوقِ حدیثش خامہ را
گاہ در وصفِ لبش در کام جاں حلوا کنم

مدح خوانِ احمدی ہستم چرا اندر جہاں
ہمچو نظامی مدحتِ اسکندر و دارا کنم

طے کنم راہِ مدینہ گر بسر باشد روا
دیدہ فرشِ راہ سازم وز سرِ خود پا کنم

یوسفِ من رو نماید گر ازیں چاہِ فراق
از لبِ حیرت بلند آوازِ یا بشریٰ کنم

خلق خواہد ہرچہ خواہد از خداوندِ جہاں
من فقط عشقِ رسول اللہ استدعا کنم

شمۂ خلقِ محمد کے شود از من بیاں
گرچہ صد دفتر بوصفِ احمدی انشا کنم

سروری حاصل کنم ہر دو رمیان سروراں
گر فدا بر سرورِ عالم دلِ شیدا کنم

کے بود یارب کہ رو در یثرب و بطحا کنم
گہ بمکہ منزل و گہ در مدینہ جا کنم

بر کنارِ زمزمہ از دل کشم صد زمزمہ
از دو چشمِ خوں فشاں آں خانہ را دریا کنم

یا رسول اللہ بسوئے خویش مارا رہ نما
تا ز فرقِ سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

آرزوئے جنت الماوٰی بروں کردم ز دل
جنتم ایں بس کہ بر خاکِ درت ماوا کنم

صد ہزاراں وے دریں سودا مرا امروز شد
نیست صبرم بعد ازیں کامروز را فردا کنم

خواہم از سودائے تو پابوسِ درگاہت شوم
یا بپایت سر نہم یا سر دریں سودا کنم

مُردم از شوقِ تو معذورم مگر یک لحظۂ
جامیا سر نامۂ شوقِ دگر انشا کنم

پہلے ہیں دا در بعد ہیں سرور صلی اللہ علیہ وسلم
حق سے ہیں کمتر سب سے بڑھکر صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ مکرم خسروِ اعظم نورِ مجسم فخرِ دو عالم
حامی و ہمدم شافعِ محشر صلّی اللہ علیہ وسلم

عزِّ جہاں ہے فخرِ زماں ہے صاحبِ شاں ہے تاجِ شہاں ہے
کل کی جاں ہے میرا پیمبر صلّی اللہ علیہ و سلم

چرخ سے بالا عرش سے اعلےٰ کعبۂ دنیا قبلۂ عقبےٰ
مالکِ فردا دین کا رہبر صلّی اللہ علیہ و سلم

ماہِ شریعت مہرِ طریقت نورِ حقیقت آیۂ رحمت
حامیٔ اُمت ساقیٔ کوثر صلّی اللہ علیہ وسلم

سب سے سوا ہو فضل و عطا ہو ماہِ دجےٰ ہو نورِ خدا ہو
دل کی جلا ہو سب کے ہو افسر صلّی اللہ علیہ وسلم

گیسوئے اطہر سنبلِ خوشتر موئے معنبر غیرتِ عنبر
مشک سے بڑھکر عود سے بہتر صلّی اللہ علیہ وسلم

بیتِ ہلالی نظمِ جمالی نعتِ کمالی نقص سے خالی
مدحتِ عالی سب کی زباں پر صلّی اللہ علیہ وسلم

لُولُوِ لالا گوہرِ والا ماہ تجلےٰ مہرِ مجلےٰ
آپ کا رتبہ سب سے بڑھ کر صلّی اللہ علیہ وسلم

دل سے تو اَثم شاہ کا ہے خادم تجھ کو ہے لازم کسبِ مکارم
اس کو تو دائم دل سے پڑھا کر صلّی اللہ علیہ وسلم

کس راہ سے مدینہ کی جانب کو جائیں ہم
استادہ ہو کے روضۂ حضرت کے روبرو
سجدے خدا کے شکر کے تا دیر کریں ادا

روضہ کو چومیں خاک وہاں کی لگائیں ہم
سب حالِ زار اپنا نبیؐ کو سنائیں ہم
تا حشر اُس زمیں سے نہ سر کو اٹھائیں ہم

ہے آرزو کہ دفن ہوں اُس سرزمین میں
ہو کر کے خاک خاک کو اپنی اُڑائیں ہم

عشقِ نبیؐ سے آنکھ میں آنسو بھرے ہیں
یہ بے بہانہ اشک کے گوہر بنائیں ہم

پہنچیں کہیں مدینہ میں ہم سے بھی دل فگار
سب دل کی حسرتیں وہیں جا کر سنائیں ہم

اتنی ہے آرزو کہ پہنچکر مدینہ میں
آنکھوں کو اپنی روضۂ سرور دکھائیں ہم

یارب وہ دن نصیب کسی روز ہو ہمیں
روضہ پہ جاویں خاک وہاں کی لگائیں ہم

جوگی بنیں فقیر بنیں غم میں آپ کے
پوشاک جوگیانہ بدن پر سجائیں ہم

کوئے نبیؐ میں چلکے کریں اب گداگری
طالب یہاں سے چلکے نہ ہرگز پھر آئیں ہم

براق پر چڑھ کے شاہِ والا چلے ہیں ملنے خدا سے اِس دم
ہیں آپ نوشہ فلک براتی جلوس راکب سے شاد و خورم

بہشت کا ہے جو بر میں حُلّہ تو سر پہ عمامہ نور کا ہے
لگائے زاغ البصر کا سرمہ اُن آنکھوں میں سرورِ دو عالم

رکاب روح الامیں ہیں تھامے پکارتے طرقوا ہیں آگے
اور پیچھے اُن کے صفِ ملائک رواں دواں با جلوس پیہم

بناؤ کر کے سنگار کر کے یہ حوریں آپس میں کہہ رہی تھیں
خدا کے محبوبؐ آ رہے ہیں چلو ذرا دیکھ لیں اُنہیں ہم

کہیں ہیں موسیٰ کہیں ہیں عیسیٰ کھڑے ادب سے بصد تمنّا
کہیں ہیں یعقوبؑ اور یوسفؑ کھڑے کہیں نوحؑ اور آدمؑ

صدا یہ ہر سو سے آ رہی ہے خدا سے ملنا تمہیں مبارک
تھے ہم بھی دیدار کے پیاسے تمہارے اے خسروِ دو عالم

قدم قدم پر وہ شاہ دیں کے یہی تھا کلمہ زباں پہ جاری

نہیں مجھے اور کچھ تردد فقط مجھے امتوں کا غم ہے
خدا سے آمرزش ہووے اُن کی نہیں کوئی پرسش ہو وے انکی
قبول ہووے میری شفاعت تو چاہتے اور کچھ نہیں ہم

پہنچ گئے لامکاں میں وہ جب بجز خدا غیر تھا وہاں کب
وہ جا کے ایسے ملے خدا سے کہ جیسے ملتا ہے خط توام

ہوئی جو خلوت سرا میں جلوت حقیقت اسکی بیاں کروں کیا
خدا اُسے جانے یا محمدؐ ہوئے جو رازو نیاز باہم

رکھے شفاعت کا تاج سر پر ہوئے جو وہ لامکاں سے باہر
تو مژدۂ مغفرت سے مسرور بہت تھے اُمت کے شادو خرم

خطائیں گو تم نے کی ہیں بھاری نجات ہو جائیگی تمہاری
پڑھا کرو دل سے اُس پہ شہرت ہمیشہ صلوٰۃ علیہ وسلم

ردیف ن

کرتا ہوں ہر گھڑی یہ دعا اضطراب میں
پہنچا الٰہی جلدی نبیؐ کی جناب میں

ایماں کے ساتھ عمر کٹے میری اے خدا
دم نکلے میرا یا د رسالت مآب میں

ضد کی جو کافروں نے اشارے سے شق کیا
خط فاصلے کا ایک پڑا ماہتاب میں

کیا تاب ہے کہ بندے سے کچھ ہو سکے صفت
وصفِ نبیؐ لکھا ہے خدا کی جناب میں

منکر نکیر کا نہ الٰہی ہو کچھ خطر
ہو جاؤں بند میں نہ سوال و جواب میں

پیرو رسول کا ہوں میں پابند شرع ہوں
کی ہے ہمیشہ کوشش بیحد ثواب میں

محبوب رب عزوجل تم ہو یا نبیؐ
افضل نہ کیوں ہو سب سے خدا کی جناب میں

دشمن جو ہیں صحابہؓ کے دشمن نبیؐ کے ہیں
ہیں غم میں وہ یہاں کبھی واں بھی عذاب میں

بیڑا ہو پار صدقۂ احمدؐ سے اے خدا
کشتی ہماری ابتو ہے گرداب آب میں

دشمن جو تھا نبیؐ کا ابوجہل اس لئے
رکھا مدام اُس کو خدا نے عذاب میں

اُٹھم کہیں جو جاتے تھے سردارِ انبیا
ہوتا تھا پیدا حشر کا عالم سحاب میں

پیامِ حق کے پیغمبر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں
خدا کی راہ کے رہبر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

محمدؐ ظلِ سبحانی محمدؐ سرِ یزدانی
خدا کے نور کے مظہر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

نہاں آنکھوں میں نور اُن کا عیاں ہیں ظہور اُن کا
منقش لوحِ سینہ پہ محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

معلّٰے تاج ہے جن کا جہاں محتاج ہے جن کا
شفیعِ اعظمِ محشر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

عدم اور بود کے والی ہر اک موجود کے والی
کتابِ حق کے سر دفتر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

مروت کے وہ معدن ہیں عنایت کے وہ مخزن ہیں
بہ بحرِ مکرمت گوہر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

زمیں پر راج تھا جن کا فلک معراج تھا جن کا
نبوت کے مہِ انور محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

وہ دنیا کے لئے ہادی ولایت کیلئے والی
فقیر و سیّد و سرور محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

رسولِ ابطحی مکی قریشی سیّد مدنی
جہاں میں سب سے عالی تر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

ہوئے دیو پری جتنے بنے ہیں آدمی جتنے
ہر اک مخلوق سے بہتر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

زمیں اُن کی فلک اُن کا فلک سے عرش تک اُن کا
جدھر دیکھو وہیں گھر گھر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

وہ سرورِ سرورِ عالم وہ سید سیدِ اعظم
وہ شاہنشاہِ بحر و بر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

نکو خلق و نکو خصلت نکو صورت نکو سیرت
سخن قند و زباں شکر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

ہوا جن سے جہاں روشن مکاں اور لامکاں روشن
منوّر نیّرِ اکبر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

بوقتِ گرمئ محشر تجھے کیا غم ہے اے سرورؔ
کہ اُس دن ساقئ کوثر محمدؐ ہیں محمدؐ ہیں

ہر اک مشکل میں تم کو یا نبیؐ ہم یاد کرتے ہیں
خدا کے واسطے سن لیجئے فریاد کرتے ہیں

سُنا ہے جب سے تم کو عاصیوں ذی شافعِ محشر
ہوئے آزاد غم سے ہر گھڑی دلشاد کرتے ہیں

تجھے ہم دل سے بھولے ہیں نہ بھولینگے شہا ہرگز
دلِ ویرانہ تیرے نام سے آباد کرتے ہیں

جو ذکرِ قامتِ سرور کوئی گلشن میں کرتا ہے
ندامت سے سر اپنا جیب میں شمشاد کرتے ہیں

نہ آیا ہاتھ جب سے مرغِ عشقِ احمدِ مرسل
تاسف ہم نہ کیا کیا صورتِ صیاد کرتے ہیں

عجب عمدہ غزل لکھی ہے طالب نعتِ حضرت میں
کہ اِک اِک شعر پر سو سو سخنور صاد کرتے ہیں

انبیا دھوم مچاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
قدسیاں مژدہ سناتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دیکھکر شاہ کی سواری کو ملائک باہم
یوں اشاروں سے بتاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

آمد آمد کی خبر سُن کے حسینانِ فلک
شرم سے منہ کو چھپاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

کہیں حوروں کے پرے اور کہیں غلماں کے ہجوم
راہ میں پلکیں بچھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

سرد ہے نار تو رضواں بخدا آج کی شب
کیسا جنّت کو سجاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

ہے جو زواروں کی کثرت تو فلک پر جبرئیل
بھیڑ رستے سے ہٹاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

آج مشتاقوں کا حضرت کے ہے مداح یہ حال
گُل سے پھولے نہ سماتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

فلک پر دھوم ہے اس دم رسول اللہ آتے ہیں
ملک ہر اک قدم پر پڑھتے بسم اللہ آتے ہیں

ضیائے نورِ یار وادیٔ ایمن میں جن کی تھی
وہی اب حامیٔ موسیٰ کلیم اللہ آتے ہیں

ملائک کہتے ہیں باہم شفاعت کی دعا مانگو
پیمبر رہبرِ دین حبیب اللہ آتے ہیں

فرشتے ساتھ ہیں شہ کے جلو میں داہنے بائیں
سنا ہے حضرتِ جبرئیل بھی ہمراہ آتے ہیں

سنگار اپنا کریں آراستہ حورانِ جنّت بھی
ملک خوش ہو کے کہتے ہیں ہمارے شاہ آتے ہیں

یہ محبوبِ خدا ختم الرسل پایا لقب جس نے
حبیب اپنے سے ملنے آپ وہ عالیجاہ آتے ہیں

درود اُٹھ کر پڑھو اب محفلِ مولود میں یارو
جہاں میں آج وہ زیبِ بیت اللہ آتے ہیں

خوشی سے مانگ لے بخشش کی اپنی اب دعا بادل
یہاں پر زینتِ فردوس رشکِ ماہ آتے ہیں

تیرا جو شیفتۂ گیسو و رخسار نہیں
ایسا دنیا میں کوئی کافر و دیندار نہیں

احمدِ پاک کی آنکھوں کا جو بیمار نہیں
عین بیمار ہے وہ جس کو یہ آزار نہیں

وہ تو سالک ہے جو مجذوب ہے دیوانہ ہے
نشۂ عشقِ محمد میں جو سرشار نہیں

وصفِ جنت کی کبھی بھولے سے نہ کرنا واعظ
ابھی یثرب کی فضا سے تو خبردار نہیں

شعر خالی نہیں وصفِ قدِ موزوں سے کوئی
میرے دیوان میں مصرع کوئی بیکار نہیں

عاصیو کون سی بخشش کی بھلا تھی صورت
بخشواتے جو نہیں احمدِ مختار نہیں

یادِ ابروئے مبارک میں گلا کاٹ اے لطف
یہ تو آسان ہے مشکل نہیں دشوار نہیں

جہاں ہو ذکرِ خیر اُن کا رسول اللہ آتے ہیں
پڑھو تم سب درود اِس جا رسول اللہ آتے ہیں

شبِ معراج چرچا تھا رسول اللہ آتے ہیں
پکاریں تھی ملا اعلیٰ رسول اللہ آتے ہیں

رسو ئے دربستہ دوزخ سب کشائے وہ در ہو جنت
خوشی تھی ہر طرف پیدا رسول اللہ آتے ہیں

ہو اتھا حکم رضواں کو سجاؤ تم بہشتوں کو
عجب نقشہ بنے ہر جا رسول اللہ آتے ہیں

می حور اور غلماں مؤدب دست بستہ ہو
جھکا گردن کریں مجرا رسول اللہ آتے ہیں

براق اک لیکے جنت سے چلے جبریل تھے اُس دم
ہجومِ حور و غلماں کا رسول اللہ آتے ہیں

رسول اور انبیا سب مسجدِ اقصےٰ میں جمع ہو
کریں سب اقتدا انکا رسول اللہ آتے ہیں

سواری جب چلی اقصےٰ سے اُس مطلو اقدس کی
جلو میں سب کے لب پہ تھا رسول اللہ آتے ہیں

بہشتوں آسمانوں عرش و کرسی لامکاں سب میں
صدا تھی شور تھا غل تھا رسول اللہ آتے ہیں

مچی جب دھوم آمد آپکی ملکوت میں اُس دم
مسیح کا ورد لب یہ تھا رسول اللہ آتے ہیں

تردد میں تھا رضواں دل میں ہر دم سوچ کرتا تھا
کروں میں پیشکش اب کیا رسول اللہ آتے ہیں

دکھایا حق نے اُنکو عرش و کرسی لامکاں سارا
کہا دے قرب او ادنٰے رسول اللہ آتے ہیں

جو پائی اُس نے گل میں نکہتِ بوئے محمد کی
کہے تھی بلبلِ شیدا رسول اللہ آتے ہیں

شبِ میلاد باشانِ رسول اللہ آتے ہیں
صدا ہے پل بہ پل ہر آں رسول اللہ آتے ہیں

ہوئی جب آمد آمد عالمِ امکاں میں حضرت کی
خوشی میں تھی ملک انساں رسول اللہ آتے ہیں

فلک کی یہ صدا تھی مومنو تم کو مبارک ہو
کہ تم میں اب وہ جانِ جاں رسول اللہ آتے ہیں

ہوا نومید شیطاں اپنی مکر و حیلہ سازی سے
شیاطیں سب کے سب حیراں رسول اللہ آتے ہیں

کہیں تھے بُت کفاروں سے کرو توبہ کرو توبہ
قبولو دل سے تم ایماں رسول اللہ آتے ہیں

اندھیرا کفر کا اب دور ہو جائیگا عالم سے
ہوا خورشیدِ دیں تاباں رسول اللہ آتے ہیں

بُجھی ہے آگ فارس اور ٹوٹا قصر کسرا کا
ہوئے اسلام کے ساماں رسول اللہ آتے ہیں

بشارت جنکے آنیکی سنائی سارے نبیوں نے
یہی ہیں باعثِ امکاں رسول اللہ آتے ہیں

ہوئی تھی توبہ آدم کی پذیرا جن کی حرمت سے
یہ رحمت حق کے ہیں ہاں ہاں رسول اللہ آتے ہیں

شفاعت کر کے محشر میں چھوڑائینگے جو اُمت کو
شفیع المذنبیں فریشاں رسول اللہ آتے ہیں

تمنا رشکِ گل رخسار میں مضطر نہ ہو بلبل
کہ خود فرمائیں گے ورہاں رسول اللہ آتے ہیں

دلِ من چو بروئے تو گشت فدا مو ہے چین نہیں آرام نہیں
ہمہ تن شدہ محو بحسن لقا مجھے یاد کسی کا بھی نام نہیں

لگی آگ برہ کی جلا تن من تپ عشق تو چوں شدہ شعلہ فگن
نہ حواس بجا نہ خیالِ وطن کسی کام سے اب مجھے کام نہیں

نیمن میں بھرے ہیں نیر مرے کو د آوت ناہیں دھیر مرے
سُدھ لو مری آن کے بیر مرے کوئی اور میرا پیغام نہیں

یثرب نگری تم جائے بسے سب لوگ میرا مکھ دیکھ ہنسے
ناگن کی برہ کی رات ڈسے تری زلف سیاہ کا وہ دام نہیں

درِ عشق توبے خود و بے خبرم ہمہ تن بخیالِ تو محو شدم
سرِ من چو شود برہِ تو قدم وہ زمانہ نہیں ایام نہیں

نہیں آس موہے ملنے کی ترے تری جوہ میں جوگی بنکے پھرے
ہوں پاپ کی گٹھڑی سر پہ دھرے کو مجھ سا بھی جگ بدنام نہیں

بفراق تو شہرت خستہ جگر شدہ زار و نحیف بحالِ بتر
بخیال تو اے شاہِ جن و بشر کسی اور سے کچھ مجھے کام نہیں

بپا ہے شور گروں پر رسول اللہ آتے ہیں
فرشتے کہتے ہیں یکسر رسول اللہ آتے ہیں
جو دیکھا حضرتِ موسیٰؑ نے احمدؐ کو تو وہ بولے
حبیبِ خالقِ اکبر رسول اللہ آتے ہیں
جلاتے ہیں جو مردوں کو یہ عیسیٰؑ نے کہا ہنسکر
خراماں چرخِ چارم پر رسول اللہ آتے ہیں
قریبِ خلد جب پہنچے تو رضواں نے کہا اُس دم
کروں کیا نذر میں احقر رسول اللہ آتے ہیں
سُنا جب شور آدمؑ نے تو حوّا سے کہا ہنسکر
نبیوں کے جو ہیں افسر رسول اللہ آتے ہیں
ہوا شہرہ جو آمد کا تو حورانِ بہشتی نے
کہا آپس میں خوش ہو کر رسول اللہ آتے ہیں

فلک کی سیر سے روئے زمیں پر آمد آمد ہے
درود اس دم پڑھو ہمسر رسول اللہ آتے ہیں

جو کرے سلام بصد ادب شہِ تشنہ لب کی جناب میں
تو بروزِ حشر عجب نہیں کہ رواں ہو شہ کی رکاب میں

جو شمیم زلفِ حسینؑ ہے جو عرق میں شہ کے ہے بوٗ خوش
نہ یہ بوٗ ہے عنبر مشک میں نہ یہ بوٗ ہے عطر و گلاب میں

جو ہیں تیر برسے حسینؑ پر وہیں ذوالفقار علم ہوئی

یہ کسی نے غیب سے دی ندا کہ وہ برق چمکی سحاب میں

وہ خیام شہ کے جلا دیئے وہ قناتیں پھونک دیں آگ سے
سرِ حورِ خلد کی چوٹیاں ہوئیں صرف جن کی طناب میں

عجب اہلِ شام تھے بے حیا جنہیں پاس شرم ذرا نہ تھا
سرِ پاک سبطِ رسولؐ لکھو گئے ہے کے بزمِ شراب میں

ہوا عقد قاسم و فاطمہؓ نہ بنا بنیؐ ہوئے ہم سخن
کہ بنا تو بندِ حیا میں تھا وہ بنی تھی قیدِ حجاب میں

وہ بنا موا وہ بنی لٹی نہ روا رہا کہ چھپائے سر
کبھی زانوؤں میں چھپاتی تھی کبھی موئے سر کے نقاب میں

تنِ شہ پہ زخم لگے سوا تھے ہزار و نہصد و نصف صد
ہے علاوہ ضربتِ ساربان یہ نہیں شمارِ حساب میں

جو کیا سوال امام نے کہ نماز ظہر کا وقت ہے
مجھے سجدہ کرنے دو فرض ہے تو کہا شقی نے جواب میں

نہ ملے گی فرصتِ دم زدن نہ پڑھ اے حسینؓ نماز تو
کہ نہیں قبول ہے بندگی تیری آج حق کی جناب میں

کہا تب حبیبؓ نے اے لعین یہ حسینؑ سبطِ رسولؐ ہے
شرفِ کمال حسینؑ کا ہے بیاں کتاب و حدیث میں

نہ قبول اُس کی نماز ہو جو خدا کا محرمِ راز ہو
درِ حق پہ تجھ سا گرا نہ ہو کہ جو ہو خدا کے عتاب میں

تو پلید ہے تو خبیث ہے تو کذوب ہے تو لعین ہے
تو لئیم ہے تو رجیم ہے تو نجس ہے زمرہ کلاب میں

تجھے ماروں تیغ سے کیا لعیں تو نجس ہے دشمنِ شرعِ دیں
تو مریدِ دیو مرید ہے کہ ہو غول جیسے سراب میں

جو نہال تازہ ہو باغ میں اُسے کاٹتے نہیں باغباں
یہ غضب ہے اکبرِ نوجواں ہوئے قتل عینِ شباب میں

شبِ قتل چونک کے خواب سے یہ پکاری زینبِ دل حزیں
مجھے اے حسینؓ برہنہ سر نظر آئیں فاطمہؓ خواب میں

کبھی سر کے بالوں سے فاطمہؓ یہ زمین جھاڑ کے کہتی تھی
نہ رہے خلش خس و خار کا میرے گل کے بسترِ خواب میں

کبھی پانی لا کے چھڑکتی تھی یہ سخن تھا لب پہ کہ ہو وے گا
گلِ بُوتراب کا دل ربا اسی بن کی گرم تراب میں

جو سُنو کلام فصیح کا تو درود بھیجو رسُول پر
یہ صلہ جو دو گے سلام کا تو شریک ہو گے ثواب میں

ردیف و

سرِ اقدس پہ رکھکر شاہِ دیں تاجِ شفاعت کو
خدا سے بخشوائینگے گنہگارانِ اُمت کو

کرونگا لیکے میں بعدِ فنا کیا باغِ جنت کو
زمینِ یثرب کی تھوڑی سی ملے یا رب سکونت کو

کیا اِس واسطے پیدا خدا نے ذاتِ حضرتؐ کو
کرے اظہار تا کون و مکاں میں اپنی قدرت کو

دیا رونے نہ طفلی میں کبھی ماہِ رسالت کو
فلک سے چاند بہلاتا تھا اُس خورشیدِ عظمت کو

نہ کرتا گر خدا مبعوث سلطانِ رسالت کو
نہ پاتا کوئی اس دنیا میں اسرارِ حقیقت کو

نمازِ شب میں جب وہ پائے نازک پھول جاتے تھے
فرشتے دیکھکر روتے تھے اِس گلزارِ رحمت کو

گنہگاروں کا بیڑا پار ہو جاویگا پل بھر میں
قیامت میں جو آیا جوش اُس دریائے رحمت کو

یقیں جانو سمجھتا ہوں میں بہتر بادشاہی سے
غلامانِ نبیؐ کی کفش برداری کی خدمت کو

گدائی مل گئی رضواں جو ہم کو کوئے حضرت کی
کرینگے دور سے تسلیم تیرے باغ جنت کو

ہمارے بخت خفتہ کو جگا دو یا شہِ عالم
دکھا کر عالم رویا میں اپنی پاک صورت کو

ہوا عشق آسماں پر ماہِ انور صورتِ جوزا
اُٹھایا آپ نے جب تیغ انگشت شہادت کو

شبِ معراج عرشِ پاک پر بلوا کے خالق نے
دو بالا کر دیا شاہِ رسل کی شان و شوکت کو

سُنا کر کوئے پاکِ مصطفےٰ کا وصف محشر میں
خدا سے مانگ لونگا میں صلے میں باغ جنت کو

کیا نور خدا سے نورِ احمدؐ اِس لئے پیدا
کہ تا ظاہر کرے وہ عالمِ صورت سے کثرت کو

جسے حبِ ولی ہے عارضِ صافی حضرتؐ سے
جگہ دے کس طرح وہ شیشۂ دل میں کدورت کو

بہت مشتاق ہے یہ قبر انور کی زیارت کو
بلا لو اے نبیؐ اب ہند سے یثرب میں نعمت کو

کیا کرتا ہوں اکثر یاد شہ کے روئے رخشاں کو
شرف کیونکر نہ ہو خورشید پر اس داغ پنہاں کو

رہے صبح و مسا نعتِ نبیؐ کا مشغلہ یارب
نہ دے تو دخل میرے دل میں ہرگز نفس شیطاں کو

تمہارا نقش پا اے شاہِ خوباں وہ منور ہے
کہ دیتا ہے خجالت بدر اور خورشید تاباں کو

مجھے ہے کنجِ تنہائی پسند اے آسماں ہر دم
کروں گا کیا میں لیکر دہر میں اس قصر و ایواں کو

زہے قسمت سمجھتا ہوں اُسے معبود میں اپنا
کیا ہے خلق جس نے حور و غلماں جن و انساں کو

گہر ہے ایک آنسو دانت ہیں گچھے اناروں کے
بھلا تشبیہ دوں کس سے حبیبِ حق کے دنداں کو

بھلاتا ہوں نہ خط و خال سرور کو کبھی دل سے
رکھا کرتا ہوں ہر دم یاد میں مضمونِ قرآں کو

ہدایت کی دیا ایمان راہِ راست بتلائی
قیامت تک نہ بھولینگے شہ کے لطفِ احساں کو

کہاں یہ مُنہ کہ جو روئے محمدؐ کے مقابل ہو
کفِ پا سے جب نسبت ہو اُس مہرِ درخشاں کو

بہار روز افزوں کتنی ہے بڑھ بڑھ کے یہ مجھ سے
کوئی نسبت نہیں کوئے نبیؐ سے باغ رضواں کو

دُعائے انجمؔ دل خستہ ہے ہر دم یہی یارب

طفیلِ پنجتن مقبول کر تو میرے دیواں کو

محبوبِ خدا اپنا رُخِ پاک دکھا دو — سینے میں مرے آتشِ ہجراں ہی بجھا دو
مرتا ہے مریضِ الم ہجر مسیحا — تم بہرِ خدا آکے اِسے جلد شفا دو
رہتا ہوں شب و روز گنا ہوں میں پشیاں — ممکن ہے اگر تم مری بگڑی کو بنا دو
ملتی نہیں رہنے کو کوئی جا شہِ عالم — آوارۂ غربت ہوں مدینے میں بسا دو
مشتاقِ زیارت ہوں میں یثرب میں بُلا کے — شافع ہو مرے اور خطاؤں سے چھُڑا دو
میں خادمِ درگاہ ہوں اور احقرِ اُمت — تم اپنے غلاموں میں میرا نام لکھا دو
ہادی ہو میرے خضر کی مانند ہو رہبر — گم گشتہ ہوں میں خُلد کی تم راہ بتا دو
دریائے گنہ میں یہ پڑا کھاتا ہے غوطے — بیڑے کو مرے آکے ذرا پار لنگھا دو

ہمسر جو دل و جاں سے فدا ہو تو ہے لازم
تم نام محمدؐ پہ زر و مال لٹا دو

سوئے مدینہ چل دلا باندھ کمر جو ہو سو ہو — نامِ نبیؐ زباں پہ لا کر تو سفر جو ہو سو ہو
میرے جنابِ مصطفےٰ جلد مدینے لو بلا — اپنا جمال دو دکھا ایک نظر جو ہو سو ہو
یار و عزیز و آشنا چاہو جو اپنا تم بھلا — ورد کرو درود کا شام و سحر جو ہو سو ہو
جب سے نبیؐ یہ ہے سُنا تم کو جہاں کا پیشوا — حشر کا اب نہیں رہا ہم کو خطر جو ہو سو ہو
رکھو نہ کسی کا آسرا کر نہ کسی سے التجا — اپنا نبیؐ سے ماجرا عرض تو کر جو ہو سو ہو

اَب تو شمیمِ بے نوا بخت تو اپنا آزما
آپ کے آستانہ پر رکھ دے تو سر جو ہو سو ہو

آج کی شب شبِ معراج ہے سرور جاگو — شاہِ لولاک اُٹھو رحمتِ داور جاگو
تم کو دیتا ہے خدا بخششِ دارین کا تاج — جاگو جاگو شہِ کونین پیمبر جاگو
طائرِ عرش ہے آمد کی ترے نغمہ سرا — ماہِ والا نسبتے رشکِ گُلِ تر جاگو

وصل کا تیرے خداوند جہاں ہے مشتاق
ہادیٔ دیں رہِ اسلام کے رہبر جاگو

پس ادب سے کھڑے کہتے تھے یہ جبریل جلیل
قاسم خستہ جناں باذلِ کوثر جاگو

مبارک مومنو معراج کی عشرت مبارک ہو
رسول پاک و خالق کی شبِ وصلت مبارک ہو

کیا زیب بدن حضرتؐ نے جس دم حلۂ جنت
کہا جبریل نے شاہا تمہیں خلعت مبارک ہو

ملائک شانِ احمدؐ پر شبِ معراج کہتے تھے
حبیبؐ اللہ تم کو آج یہ شوکت مبارک ہو

جو پہنچے عرش پر حضرتؐ صدا غیب سے آئی
کہ اے عرش معظم تم کو یہ عزت مبارک ہو

دنیٰ تک جبکہ پہنچے آپ تو خالق نے فرمایا
مبارک ہو محمدؐ تم کو یہ خلوت مبارک ہو

گئے جب سیر کو جنت میں شہ رضواں یہ کہتا تھا
تمہیں اے حور لو دیدار کی دولت مبارک ہو

لٹاؤ اے بشر گلہائے مضمون اس مسرت میں
تمہیں بھی یہ شبِ معراج کی عزت مبارک ہو

کرینگے زیب سر جس دم نبیؐ تاجِ شفاعت کو
بروزِ حشر حاصل ہوگی فرحت کیسی امت کو

نجاؤں چاہے مرجاؤں کبھی میں سیر جنت کو
پس از مردن جو طیبہ میں جگہ مل جائے تربت کو

کیا پیدا خدا نے اس لئے نورِ نبوت کو
کہ عالم میں کرے اظہار عز و شان و شوکت کو

کیا روشن خدا نے جس گھڑی نورِ رسالت کو
ہمیشہ مہر و ماہ دیکھا کئے مہرِ نبوت کو

اگر پیدا نہ کرتا حق تعالےٰ نورِ حضرتؐ کو
کبھی ظاہر نہ کرتا اپنے اسرارِ حقیقت کو

گنہگاروں کی کشتی پار ہوگی ایک ساعت میں
شفاعت جوش پر لائیگی جو دریائے رحمت کو

ہمارے بخت خوابیدہ کو اب بیدار فرمادو
دکھا کر خواب میں تم اے شہِ دیں اپنی صورت کو

ہوا شق القمر اک آن میں اعجاز والا سے
ہلایا جس گھڑی حضرتؐ نے انگشتِ شہادت کو

شبِ معراج بلوا کر کے گھر سے عرش اعظم پر
تماشا اپنی قدرت کا دکھایا حق نے حضرتؐ کو

احد میں اور احمدؐ میں تفاوت حرف ہی کا ہے
نہ سمجھے رمز گر اس کی وہ کیا جانے حقیقت کو

تڑپتا طالبِ دلگیر ہے حضرتؐ کی فرقت میں
خدا دکھلائیگا کس دن اسے طیبہ کی صورت کو

یا محمدؐ حال زارِ دردمنداں دیکھ لو
پہنچا کس حالت پہ ہے یہ جسم بیجاں دیکھ لو

پانی برساتی ہیں کیا یہ چشمِ گریاں دیکھ لو
کس قدر آتش فشاں ہے آہِ سوزاں دیکھ لو

دم کھٹکتا ہے فقط سینہ میں او لب پہ ہی جاں
اب تو اس بیمار کی حالت میری جاں دیکھ لو

منہ سے کیا بولوں زباں سے کیا کہوں دردِ دل
دیدۂ اعجاز سے حالِ غریباں دیکھ لو

میرے زخمِ دل کی گہرائی پہ مت کیجے خیال
کس قدر ہیں تیز اپنے تیرِ مژگاں دیکھ لو

آنکھیں روتی ہیں میری زخمِ جگر ہیں خندہ زن
یاں غم و شادی کا ہے موجود ساماں دیکھ لو

پوچھتے کیا ہو دلِ شیدا کی حالت یا نبیؐ
آہِ سوزاں چشمِ گریاں سینہ بریاں دیکھ لو

ہے ترا غم پردۂ دل میں مرے پردہ نشیں
تیری الفت ہے فقط سینہ میں پنہاں دیکھ لو

شوق کے اس کو لگا دیجے گا پر یا مصطفےٰ
در پہ پھر پہنچا ہوا سرورؔ ثنا خواں دیکھ لو

شبِ معراج ہے اے فخرِ پیمبرؐ جاگو
ایک ساعت کے لئے اے میرے سرورؐ جاگو

ملکے آنکھوں کو کفِ پا سے یہ بولے جبریل
بسترِ خواب سے اللہ کے دلبر جاگو

حق نے بھیجا ہے مجھے آپ کے لینے کے لئے
رونقِ بزمِ دنیٰ عرش کے افسر جاگو

مرکبِ خلد سواری کے لئے حاضر ہے
راحتِ چشم و دلِ خالقِ اکبر جاگو

بہرِ تعظیمِ نبیؐ اور ملائک ہیں کھڑے
حق کے محبوب اٹھو شافعِ محشر جاگو

لطف دیدار کا مشتاق ہے خالق اس دم
خسروِ حسنِ ازل غیرتِ خاور جاگو

وجد میں عرش میں ہیں عالمِ بالا پہ سبھی
منتظر خود ہے خدا اے مہِ انور جاگو

شدتِ تشنگیٔ دید سے مضطر ہیں تمام
چشمۂ فیض و نعم ساقیٔ کوثر جاگو

آج ہو جائیگا حضرتؐ کے الم کا ساماں
عاجز و مضطر و مجبور کے رہبر جاگو

راہ میں آنکھیں بچھاتے ہیں تمامی عشاق
اے شہِ نازو ادا صاحبِ منبر جاگو

عرش پر دھوم ہے افلاک پہ بیتابی ہے
حوریں سر پر ہیں لئے وصل کا ساغر جاگو

شوق دیدار میں وہ بھی ہے کھڑا ڈھوڑی پر
اے شہنشاہِ جہاں مالکِ کشور جاگو

ردیف ھ

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یارسول اللہ
دلم پر درد آوارہ ز عصیاں یارسول اللہ

شب و روز از شکیبائی ز حد گشتم تمنائی
بخلوت سوئے من آئی خراماں یارسول اللہ

چو سوئے من گذر آری من مسکین ز ناداری
فدائے نقش نعلینت کنم جاں یارسول اللہ

ز کردہ خویش حیرانم سیاہ شد روز عصیانم
پشیمانم پشیمانم پشیماں یارسول اللہ

ز پا افتادم از پیری برحمت دست من گیری
ہمیں یک حرف بپذیری ز ناداں یارسول اللہ

ز جامِ حُبّ تو مستم بزنجیرِ تو دل بستم
نمیگویم کہ من ہستم سخنداں یارسول اللہ

بصدیقتؓ خریدارم عمرؓ را دوست میدارم
فدا سازم دل و جاں را بعثماںؓ یارسول اللہ

نہادم پیش گاہے سر بپائے ساقیٔ کوثر
اماماں را شدم چاکر بایقاں یارسول اللہ

چو اندر نزع درمانم رود از تن برد جانم
نگہ داری تو ایمانم ز شیطاں یارسول اللہ

چو اندر حشر برخیزم بدامانِ تو آویزم
ز دیدہ خونِ دل ریزم فراواں یارسول اللہ

چو بازوئے شفاعت را کشائی بر گنہگاراں
مکن محروم جامی را دراں آں یارسول اللہ

سیدا روئے پر انوار تو سبحان اللہ
حبذا جلوۂ دیدار تو سبحان اللہ

چشم حق بین ترا سرمۂ مازاغ بس است
سجدہ گہ ابروئے خمدارِ تو سبحان اللہ

بخدا چشمۂ حیواں است لب جاں بخشت
رشکِ عیسیٰ است ز گفتار تو سبحان اللہ

مقبلاں جملہ طلبگار خدا اند و لیک — خود خدا است طلبگارِ تو سبحان اللہ
مبتلائے تو گر انسان شود نیست عجب — ملائکِ اعلےٰ است گرفتارِ تو سبحان اللہ
قدسیاں شیفتۂ دیدار تو ہم کروبی — جبرائیلؑ است ہوادارِ تو سبحان اللہ
ہر لبیر ثبت بقرآں ز خداوندِ کریم — حسن اخلاق خوش اطوارِ تو سبحان اللہ
جن و انسان و ملک تابع فرمان تو اند — واہ چہ عالی شدہ دربارِ تو سبحان اللہ
بیشک از ظلِ ہما از دل و جاں بیزار است — خاک نشیں سایۂ دیوارِ تو سبحان اللہ
بہتر و برتر و اعلےٰ است ز شاہانِ جہاں — سائلِ کوچہ و بازارِ تو سبحان اللہ
بیگماں از غم و رنج جہاں آزاد است — بستۂ زلفِ گرہ دارِ تو سبحان اللہ
حامیٔ دین تو بوبکرؓ و عمرؓ ہم عثماںؓ — بوالحسن حیدرِؓ کرارِ تو سبحان اللہ

شد ولت برگلِ رخسار نبیؐ چوں بلبل
واہ چہ شد طالعِ بیدارِ تو سبحان اللہ

تبہ کارم تبہ کارم اغثنا یا رسول اللہ — سیہ کارم سیہ کارم اغثنا یا رسول اللہ
شب و روز از رہِ غفلت زبس جرم و خطا وارے — زیاں کارم زیاں کارم اغثنا یا رسول اللہ
زبس فسق و فجوری ہا کہ کردم من بخود برخود — ستمگارم ستمگارم اغثنا یا رسول اللہ
ز عصیاں بس گراں بارم ز راہِ مرحمت فرما — سبکسارم سبکسارم اغثنا یا رسول اللہ
بدستِ نفس امارہ بصد خواری و رسوائی — گرفتارم گرفتارم اغثنا یا رسول اللہ
من آوارہ و گشتہ بہر سو تا بکے تازم — براہ آرم براہ آرم اغثنا یا رسول اللہ
معین و دستگیرِ خود بجز ذاتِ شریفِ تو — نمیدارم نمیدارم اغثنا یا رسول اللہ
غریب و عاجزم بیکس بدرگاہِ معلےٰ تو — پناہ آرم پناہ آرم اغثنا یا رسول اللہ
بوقتِ باز پرسِ حشر من بیکس شفاعت تو — طلبگارم طلبگارم اغثنا یا رسول اللہ
بصدق و با ارادت حب اہل بیت و یارانت — بدل دارم بدل دارم اغثنا یا رسول اللہ

بزنیا و بعقبٰے در بتول و شاہ شہدا تو
شفیع آرم شفیع آرم اغثنا یا رسول اللہ

بشوقِ گل رخت چوں بلبلِ شید البعنداری
فغاں آرم فغاں آرم اغثنا یا رسول اللہ

غمِ فراق سے حیراں ہوں یا رسول اللہ
جرس کی طرح میں نالاں ہوں یا رسول اللہ

کیا جو وردِ زباں مشکلیں ہوئیں آساں
تمہارے نام پہ قرباں ہوں یا رسول اللہ

تمہارا لطف ہو یاور تو بیڑا پار ہو میرا
غریقِ قلزمِ عصیاں ہوں یا رسول اللہ

برنگِ گُل میں جُدائی روے رنگیں سے
ہمیشہ چاکِ گریباں ہوں یا رسول اللہ

گناہ سے ہے سیہ میرا نامۂ اعمال
اِسی سبب سے پشیماں ہوں یا رسول اللہ

تمہارے عشق کی جب سے لو لگی ہے مجھے
مثالِ شمع کے سوزاں ہوں یا رسول اللہ

مدام کثرتِ داغِ فراق قامت سے
برنگِ سروِ چراغاں ہوں یا رسول اللہ

رہوں شرابِ محبت سے آپ کی مدہوش
ہمیشہ رکھتا یہ ارماں ہوں یا رسول اللہ

وبال سر پہ جو بیحد ہے میرے عصیاں کا
بسانِ زلفِ پریشاں ہوں یا رسول اللہ

تمہاری آلِ مطہر کا اور صحابوں کا
میں جان و دل سے ثناخواں ہوں یا رسول اللہ

کرم سے پار مجھے پلصراط سے کرنا
دعاگوئے بے سروساماں ہوں یا رسول اللہ

ارادہ ہے کہ جب یثرب کو جاؤں یا رسول اللہ
وہاں سے باز پس ہرگز نہ آؤں یا رسول اللہ

دلِ پر درد کی حالت دکھاؤں یا رسول اللہ
حقیقت جانِ بیجاں کی سناؤں یا رسول اللہ

تیری خاکِ قدم جس وقت پاؤں یا رسول اللہ
بجائے سرمہ آنکھوں میں لگاؤں یا رسول اللہ

دلِ صد چاک سے پردہ اُٹھاؤں یا رسول اللہ
ہر اک داغِ جگر تم کو دکھاؤں یا رسول اللہ

قدم چوموں سرِ تسلیم خاکِ عجز پر رکھوں
نکالوں جوشِ دل آنسو بہاؤں یا رسول اللہ

سیاہی اپنے دل کی اشک کے پانی سے دھو ڈالوں
جو ہیں بگڑی ہوئی باتیں بناؤں یا رسول اللہ

دلِ اندوہگیں کو غم کے زنداں سے رہائی دوں
را سے دامِ تعلق سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

لگا کر تکیہ در سے صورتِ دیوار رہ جاؤں
تیرے دربار پر جب بار پاؤں یا رسول اللہ

ہمیشہ راستے میں آپ کے نقشِ قدم بن کر
میں اپنی خاک کا خاکہ اڑاؤں یا رسول اللہ

تمہارے ہجر میں کب تک پیوں خونِ جگر حضرت
یہ غم کب تک بھلا دنیا میں کھاؤں یا رسول اللہ

بغیر از ذاتِ سامی جب پڑے مجھ کو کوئی مشکل
پکاروں کس کو اور کس کو بلاؤں یا رسول اللہ

میں کہلاتا ہوں دنیا میں غلامِ سرورِ عالم
یہ در چھوڑوں تو پھر کس در پہ جاؤں یا رسول اللہ

جدا رہنا نہیں مجھ کو گوارا یا رسول اللہ
دکھا دو جلوہ تم اپنا خدارا یا رسول اللہ

نہایت شوق ہے مجھ کو جمالِ روئے انور کا
نہیں ہے بڑھ کے تم سے کوئی پیارا یا رسول اللہ

نکالو پنجۂ اندوہ و غم سے سخت حیراں ہوں
ابھی ہو روئے انور کا نظارا یا رسول اللہ

پہنچ جاؤں مدینے کو تمنا ہے یہی میری
کہیں دریائے غم سے ہو کنارا یا رسول اللہ

نہ ہوتا خیر کچھ مجھ کو مدینے کے پہنچنے میں
اگر ہو آپ کا کچھ بھی اشارا یا رسول اللہ

تمنا ہے یہی تم سے مری ہر وقت ہر ساعت
پلا دو جامِ وحدت کا خدارا یا رسول اللہ

کوئی ہے زہد پر کوئی عبادت پر ہوا نازاں
تمہارا مجھ کو کافی ہے سہارا یا رسول اللہ

تمہیں ہو شافعِ محشر تمہیں ہو محتشم داور
تمہیں حق نے بنایا اپنا پیارا یا رسول اللہ

مدینہ کو بلاؤ یا شہنشاہِ جہاں مجھ کو
نہیں ہے اس جگہ میرا گذارا یا رسول اللہ

نکالو بوالحسن کو جلد تر دریائے ارماں سے
کہ اس کو آسرا ہے بس تمہارا یا رسول اللہ

ثنا قدرت کی تیری کس سے ہو اظہار یا اللہ
زباں سے ہے بشر کے یہ بیاں دشوار یا اللہ

نظر آتا ہے کل اشیائے عالم میں ترا جلوہ
ہے تیرے نور سے کونین پر انوار یا اللہ

تو ہے وہ قادرِ مطلق کہ تو نے اپنی قدرت سے
کیا آتش کو ابراہیم پر گلزار یا اللہ

تعز من تشا کی کس میں طاقت ہے سوا تیرے | جہاں کی خیر و شر کا ہے تو ہی مختار یا اللہ

فقط اک لفظ کن سے انتظام ہر دو عالم کا | تو خالق ہو نہیں شک اسمیں کچھ زنہار یا اللہ

محیطِ دہر ہے تحقیق تیرا علم ہر شے پر | تو ہے سب عالموں کا محرمِ اسرار یا اللہ

کلیدِ دوزخ و جنت ہے تیرے دستِ قدرت میں | ہے تیری ذات بیشک راحم و قہار یا اللہ

اثر افشاں ہو گر رحمت تیری اربابِ طوفاں پر | زمینِ خشک ہو ہر قلزم ذخار یا اللہ

تیرے قبضہ میں ہے مشکلکشائی سارے عالم کی | تو ہے ہر بیکس و مظلوم کا غمخوار یا اللہ

نگاہ مہر تیری کارفرمائی عنایت سے | خمارِ لطف سے چشمِ کرم سرشار یا اللہ

خزاں دیدے چمن تیرے کرم سے سبز ہو جائے | اثر دکھلائے رنگِ گل کا ہر یک خار یا اللہ

تصدق تیری قدرت کے کہ تو نے کیسی خوبی سے | کیا مخلوق حسنِ سید ابرار یا اللہ

عذابِ حشر سے ایمن ہیں بندے اس بھروسے پر | کہ تیرا نام ہے ستار اور غفار یا اللہ

نظر کر رحم کی اس پر محمدؐ کے تصدق میں
دکھا قاسم کو اپنا جلوۂ دیدار یا اللہ

شفیع ہو روزِ محشر کو ہمارے یا رسولؐ اللہ | کہلاتے ہیں غلاموں میں تمہارے یا رسولؐ اللہ

نہیں ہے والی و وارث ہمارا اپنی شامت سے | تمہیں محشر کو ہو گے سہارے یا رسولؐ اللہ

نہایت تنگ ہیں جینے سے اور دشوار ہے جینا | بلالو اپنی خدمت میں پیارے یا رسولؐ اللہ

یہی ہے آرزو میری نسیمِ صبح سے ہر دم | میری حالت کو حضرتؐ پر گذارے یا رسولؐ اللہ

اڑا کر لے چلے مجھ کو مدینہ میں کہیں جلدی | پڑا ہوں مرقدِ عالی کنارے یا رسولؐ اللہ

عجب وہ رات بابرکت تھی میں قربان ہوں اُس پر | کہ تم معراج کو جس شب سدھارے یا رسولؐ اللہ

تیرا مدّاح بلد ہووے بھلا انسان کی طاقت
خدا جب خود ثنا تیری پکارے یا رسولؐ اللہ

ذرا بہرِ خدا برقعہ اُٹھادو یا رسولؐ اللہ | وہ اپنا روئے نورانی دکھادو یا رسولؐ اللہ

ہمیں قیدِ غم و رنج دو عالم سے برائے حق
چھوڑا دو یا رسول اللہ چھوڑا دو یا رسول اللہ

یہ بیڑا اُمت عاصی کا بہرِ رب کنارے پر
لگا دو یا رسول اللہ لگا دو یا رسول اللہ

دکھا کر روئے انور ہم کو حیران مثل آئینہ
بنا دو یا رسول اللہ بنا دو یا رسول اللہ

مئے اُلفت سے جامِ بیخودی ہم دردمندوں کو
پلا دو یا رسول اللہ پلا دو یا رسول اللہ

وہ زلفِ عنبر افشا کھو لکر عالم کو نکہت سے
بسا دو یا رسول اللہ بسا دو یا رسول اللہ

کسی شب خواب میں اپنی زباں سے مجکو دو باتیں
سنا دو یا رسول اللہ سنا دو یا رسول اللہ

بہت مشتاق ہوں اب تو ذرا چہرہ سے برقعہ کو
اُٹھا دو یا رسول اللہ اُٹھا دو یا رسول اللہ

یہ احمد آپ کا مداح ہے رب سے اسے جنت
دلا دو یا رسول اللہ دلا دو یا رسول اللہ

سنا ہے بیکسوں کے مہرباں ہو یا رسول اللہ
یہ میری بیکسی ہیں تم کہاں ہو یا رسول اللہ

ہمیں ماوائے و ملجائے وسیلہ کا ہے کا دیگر
کہ تم تو خود پناہِ دو جہاں ہو یا رسول اللہ

نشاں دوں کس نشانی سے پتا دوں کس پتے سے میں
خدائے بے نشاں کی تم نشاں ہو یا رسول اللہ

میری طاقت ہے کیا امکاں کروں کچھ وصف حضرت کا
صفت ہے وصف میں تم لابیاں ہو یا رسول اللہ

نہ بیٹھی جسم پر مکھی نہ قدِ پاک کا سایہ
کہو تو نور ہو تم یا کہ جاں ہو یا رسول اللہ

تجھی سے زندگی اِس عالمِ ہستی نے پائی ہے
غرض تم جان ہو جسمِ جہاں ہو یا رسول اللہ

میری حاجت خدا سے کہکے دلوا دو دو عالم میں
کہ تم تو والیٔ کون و مکاں ہو یا رسول اللہ

شفاعت عاصیوں کی سونپ دی اللہ نے تم کو
شفیع المذنبیں تم بیگماں ہو یا رسول اللہ

اگرچہ عالمِ باطن میں تم ہم پر عیاں ہی ہو
بھلا ظاہر میں کیوں ہم سے نہاں ہو یا رسول اللہ

نہ بھیجو دور مجھ کو اپنے اقدامِ معلےٰ سے
وہاں موجود ہوں میں تم جہاں ہو یا رسول اللہ

دعائے عاصیٔ ناکارا ہے ہر وقت ہر اک دن
تمہارے وصف میں ناطق زباں ہو یا رسول اللہ

دوئی کا پردہ آنکھوں سے اُٹھانا یا رسول اللہ	تجلّئے خدا مجھ کو دکھانا یا رسول اللہ
تمہارے جلوۂ دیدار کی خواہش زیادہ ہے	کسی صورت نہ اب منہ کو چھپانا یا رسول اللہ
قیامت ہو بپا جس دم نگاہِ مہر ہو پیہم	لوائے حمد کے نیچے بٹھانا یا رسول اللہ
تمہیں ہو ساقئِ کوثر تمہیں ہو شافعِ محشر	پلانا جام ہم کو بخشوانا یا رسول اللہ
بچانا آتشِ دوزخ سے حضرت اپنے عاصی کو	میری بخشش کی خاطر لب ہلانا یا رسول اللہ
اگرچہ ہوں یہاں پر میں مگر دل ہے مدینہ میں	مجھے تم ہند سے جلدی بلانا یا رسول اللہ

کسی صورت خدا سے بخشوانا اپنے طالب کو
خدا کی ہے نہ رحمت کا ٹھکانا یا رسول اللہ

ردیف ع

منتظر ہوں میرے پیارے احمدِ مختار آ ع	بخش تسکین خاطرِ غمگین کو دے دیدار آ ع
کون سنتا ہے کروں آگاہ کس کو تیرے بن	سن مرے دل کی حقیقت اے میرے غمخوار آ ع
میں زلیخا کے زمانہ میں نہ تھی ہوتی اگر	کہتی اُس کو دیکھ میرے یار کا رخسار آ ع
مجھ کو کچھ خواہش نہیں ہے تیرے دید کے سوا	منہ دکھا للہ کروں گی نقدِ جاں ایثار آ ع
وہ تیرا رتبہ ہے تم کو لامکاں پر پہنچکر	کہتا تھا حق اس سے بھی نزدیک میرے یار آ ع
رہبری کر مجھ کو دکھلا روضۂ پاکِ رسول	جاگ میرے بخت میرے بھی کبھی درکار آ ع
خنجرِ دوری سے اک اک جا پہ سو سو زخم ہے	بخش مرہم دیکھ میرا سینۂ افگار آ ع
جان و دل قرباں کروں آنکھوں بٹھاؤں تجھ	کر مشرف گھر میرا تشریف لا اک بار آ ع
کھولکر سینہ دکھاؤں یا نبی اللہ تجھے	جل گئی غم سے تیرے اے محرمِ اسرار آ ع
ہے یہی میری ریاضت عاشقانہ بے ریا	رات دن وردِ زباں ہے سید ابرار آ ع
اے میرے یوسف زلیخا کی طرح تیرے لئے	میں کھڑی ہوں نقدِ جاں لیکر سرِ بازار آ ع

میں تو ہر دم یاد کرتی ہوں تمنا ہے یہی
آپ بھی فرماویں اے محبوب ڈنگا پیارا آؤ

ردیف ی

سید پاک مہ لقا میری طرف بھی دیکھئے — اچھے حبیب کبریا میری طرف بھی دیکھئے
میں وہ گنہگار ہوں سب کی نظر میں خار ہوں — بہر شہید کربلا میری طرف بھی دیکھئے
کچھ نہ کیا نہ کر سکا عمر کو مفت کھو چلا — عرض ہے آپ سے شہا میری طرف بھی دیکھئے
رہتا ہے خوار اور ذلیل مرض گناہ کا علیل — آپکے ہاتھ ہے شفا میری طرف بھی دیکھئے
ہوویںگے جو کہ متقی اُنکے تو ضامن ہیں سبھی — آپ کا مجھ کو آسرا میری طرف بھی دیکھئے
کوئی ہے صاحبِ عمل زہد کا ہے کسی کو بل — مجھ کو وسیلہ آپ کا میری طرف بھی دیکھئے
قبر کی کالی رات ہے واں نہ کسی کا ساتھ ہے — ایسے مقام پر شہا میری طرف بھی دیکھئے

عاصی کی ہے یہ التجا حشر میں لیجے بچا
مجھ کو نہ ہو وہاں سزا میری طرف بھی دیکھئے

محمدؐ نہ ہوتے خدائی نہ ہوتی — یہ قدرت خدا نے دکھائی نہ ہوتی
احد کی فقط ذات واحد ہی رہتی — اگر میم احمدؐ میں آئی نہ ہوتی
نہ ہوتی زمیں آسماں بھی نہ ہوتے — مہ و خور میں یہ روشنائی نہ ہوتی
نہ جنت نہ حور و نہ غلماں کا مژدہ — جہنم کی ایذا رسانی نہ ہوتی
محمدؐ ہوئے باعث ایجاد عالم — جہاں کی یہ جلوہ نمائی نہ ہوتی
گر آدم میں نورِ محمدؐ نہ ہوتا — فرشتوں کی وہ جبہ سائی نہ ہوتی
ظہور محمدؐ نہ ہوتا اگر اُن میں — شرافت یہ انساں نے پائی نہ ہوتی
نہ ہوتے اگر ناخدا آپ اس کے — تو طوفاں سے نوحؑ کی رہائی نہ ہوتی

خلیل اُن کی جنت کا دم گر نہ بھرتے — تو آگ اُن کی گلشن بنائی نہ ہوتی
نہ پاتا کوئی راہِ حق کو نہ پاتا — محمدؐ کی گر رہنمائی نہ ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے شفیع گر عزیزو — تو محشر میں ہر گز رہائی نہ ہوتی
محمدؐ کی تصدیق گر ہم نہ کرتے — بہشتوں کی بو باس پائی نہ ہوتی
صداقت کا نام و نشاں بھی نہ ہوتا — جو صدیقؓ نے جڑ لگائی نہ ہوتی
عدالت عمرؓ گر نہ ہوتی جہاں میں — تو باطل سے حق کی جُدائی نہ ہوتی
جو عثماںؓ غنی جمع قرآں نہ کرتے — تو یہ رونق اس دیں نے پائی نہ ہوتی
مدد پر علیؓ شیرِ حق گر نہ ہوتے — تو مشکل میں عقدہ کشائی نہ ہوتی
نہ تھا کوئی حیلہ نجات عاصیوں کا — شہادت جو شبیر پائی نہ ہوتی

نہ ہوتے گُل و گُلستاں اور بلبل
محمدؐ سے گر ابتدائی نہ ہوتی

اپنا جلوہ ذرا دکھا دیجئے — رخ سے پردہ ذرا اُٹھا دیجئے
غم کے دریا میں غرق ہوں شاہا — پار بیڑا میرا لگا دیجئے
رات دن ہجر میں تڑپتا ہوں — شربتِ وصل اب پلا دیجئے
آرزو ہے یہی حبیبؐ خدا — اپنی صورت ذرا دکھا دیجئے
تم ہو محبوب لاڈلے حق کے — مجھ کو اللہ سے ملا دیجئے
اے مدینہ کے چاند دو باتیں — اپنے مُنہ سے ذرا سُنا دیجئے
تنِ مردہ میں جان آ جائے — لبِ معجز نما ہلا دیجئے

منزلِ عشق ہے یہی حضرتؐ
ما سوا حق کے سب بھلا دیجئے

محمدؐ کی جلوہ نمائی نہ ہوتی — تو دارین میں روشنائی نہ ہوتی

محمدؐ کا کلمہ نہ پڑھتے مسلماں
تو ہرگز کسی کی رہائی نہ ہوتی

شریعت پہ ہوتے نہ صدیق اکبرؓ
حقیقت میں حاجت روائی نہ ہوتی

اگرچہ عدالت نہ ہوتی عمرؓ کو
نبیؐ کی جہاں میں دہائی نہ ہوتی

اگر جمع قرآن عثمانؓ نہ کرتے
تو دنیا میں دیں کی رسائی نہ ہوتی

علیؓ کو جو مشکلکشا حق نہ کرتے
دو عالم کی عقدہ کشائی نہ ہوتی

حسینؓ و حسنؓ گر شہادت نہ پاتے
شہیدوں کی رتبہ بڑھائی نہ ہوتی

یا رسولؐ اللہ روشن ہے وہ طلعت آپ کی
مہر و ماہ غش کر گئے ہیں دیکھ صورت آپ کی

دیکھ کر حیران ہے حاتم سخاوت آپ کی
ذات ہے یا شاہِ دیں بحرِ عنایت آپ کی

دل میں ہے اے فخرِ اسکندر محبت آپ کی
آئینے میں ہے میرے تصویرِ الفت آپ کی

تم ہو مختارِ دو عالم حاکمِ ارض و سما
دین اور دنیا میں ہے شاہا حکومت آپ کی

عفوِ عصیاں کر کے بھیجے خلد میں اُس کو خدا
جس پہ ہو جاوے رسولؐ حق عنایت آپ کی

جس طرح غنچہ میں بُو پوشیدہ ہے یا شاہِ دیں
یوں میرے دل میں ہی پنہاں بُوئے الفت آپ کی

کیوں نہ سنگِ آسماں پر جبہ سا ہوں مہر و ماہ
شان ہے عالی شہِ ملکِ نبوت آپ کی

کانپتے ہیں آج تک سارے شجاعانِ زماں
اے شہِ کشورستاں وہ ہے شجاعت آپ کی

تم ہو قطبِ آسمانِ عز و تمکیں یا رسولؐ
بس کلام اللہ سے ہے ثابت کرامت آپ کی

مومنو دل میں رکھو عشقِ سراج الانبیا
روشنیٔ قبرِ تیرہ ہے محبت آپ کی

ہو نہالِ آرزوئے دل ہمارا بارور
گر عنایت ہو گلِ باغِ نبوت آپ کی

ہے خوشا طالع وہ بیشک ہی بڑا بیدار بخت
خواب میں جس کو میسر ہووے رویت آپ کی

اب غمِ دوری سہا جاتا نہیں یا مصطفےٰ
بیطرح رلوا رہی ہے مجکو فرقت آپ کی

جو کہ ہیں ابرار وہ تو خلد میں جاوینگے سب
ہے گنہگاروں کے حصے میں شفاعت آپ کی

احمدآباد اب وفا کے ملکِ دل کا ہوگا نام
ہے سکونت گبریا احمدؐ محبت آپ کی

تیرے ہجر میں اے محبوبِ خدا میرا چین گیا میری نیند گئی
ٹک رشکِ قمر رُخ اپنا دکھا میرا چین گیا میری نیند گئی

بے کل ہوں بہت آرام نہیں تیری یاد سوا کچھ کام نہیں
تیری دید کا کچھ انجام نہیں میرا چین گیا میری نیند گئی

تیری صورت سورۂ شمس و ضحےٰ تیری زلف ہے کیا واللیل سجا
اے جانِ جہاں اک جلوہ دکھا میرا چین گیا میری نیند گئی

کیا شمس و ضحےٰ کیا بدر الدجےٰ ہیں ذرہ تیرے اے نورِ خدا
اے مظہر سرِ صفاتِ خدا میرا چین گیا میری نیند گئی

لولاک لما ہے شان تیری تیرے نور سے جن انسان پری
امکان ہے کیا ہو وصف تیری میرا چین گیا میری نیند گئی

اے فخرِ عرب و اے میرِ عجم اے بحرِ سخا و اے ابرِ کرم
حال اپنا کروں کیونکر میں رقم میرا چین گیا میری نیند گئی

اے باعثِ خلقت جن و بشر و اے نور دہِ خورشید و قمر
ہے فکر یہ مجھ کو شام و سحر میرا چین گیا میری نیند گئی

اعمال ہیں اپنے زشت و زبوں حیران و پریشاں سر ہے نگوں
جز آپ کے حضرتؐ کس سے کہوں میرا چین گیا میری نیند گئی

ہیں موئے سفید اعمال سیاہ کیا عرض کروں ہے حال تباہ
ہے سر پہ میرے بس بارِ گناہ میرا چین گیا میری نیند گئی

عمر اپنی گئی ہے ساٹھ گذر نے حسنِ عمل جس پر ہو نظر

لرزے ہے بدن کانپے ہے جگر میرا چین گیا میری نیند گئی

دنیا سے چلوں جب سوئے عدم ایمان ہو ساتھی اور ہمدم
ہے دل میں یہ حسرت اور یہ غم میرا چین گیا میری نیند گئی

اے بار خدا یثرب پہنچا وہ روضۂ اقدس مجھ کو دکھا
مدفن بھی میرا اُس جا ہی بنا میرا چین گیا میری نیند گئی

مفتون ہے **بلبل** گُل پہ سدا میں طالب دید حبیبؐ خدا
اگر دیکھ لوں کر دوں جان فدا میرا چین گیا میری نیند گئی

آج بزمِ مصطفٰے ہے سب کو جانا چاہیئے
عاشقانِ مصطفٰے تشریف لانا چاہیئے

آج ہے ذکرِ پیمبرؐ آج ہے نعتِ رسولؐ
دوستو سن کر ذرا ایمان لانا چاہیئے

سید الثقلین پر پڑھکر درود اے دوستو
مرتد شیطان کو زنجیریں پہنانا چاہیئے

شافع روزِ جزا کی شان ہے خُلقِ عظیم
جاہلوں کو یہ نصیحت سب سنانا چاہیئے

منکرِ دیں جو کہ سوتے ہیں شیطاں کے مرید
ٹھوکروں اسلام سے اُن کو جگانا چاہیئے

الفتِ خیر الورٰے ہے ہر زماں اے دوستو
صادقِ ایمان کو دل سے تو مانا چاہیئے

جبکہ ٹھیری عین ایماں حب محبوبؐ خدا
اپنے ایماں کو بھلا پھر کیا چھُپانا چاہیئے

ہیں کدھر وہ منکرانِ الفتِ خیر البشر
بے تمیزوں کو ذرا مجھ تک تو لانا چاہیئے

شاید آجاویں طریق راستی پر بے ادب
درس عشق مصطفائی کو پڑھانا چاہیئے

داخلِ میلاد ہیں اس وقت سب جن و بشر
دوستوں کو سر کے بل لازم ہے آنا چاہیئے

چاہتے ہو گرچہ جنت تو پڑھو اُن پر درود
محفلِ میلاد میں چُپ بیٹھنا کیا چاہیئے

اے قلم تجھ کو ذرا اب سر جھکانا چاہیئے
اُس شہِ عالی نسب کے در پہ جانا چاہیئے

قول یہ میرا نہیں قولِ شہِ ابرار ہے
مخبرِ صادق کے فرمانے کو مانا چاہیئے

محمدؐ کی یہ محفل ہے اب آئے جس کا جی چاہے — مقدر اپنا اپنا آزمائے جس کا جی چاہے

شمع محفل میں جل جل کر یہ پروانہ سے کہتی تھی — کہ مجھ کو عشق احمدؐ میں جلائے جس کا جی چاہے

فقط مولود کی محفل نہ جانو تم مسلمانوں — یہ ذکرِ فضل احمدؐ ہے آئے جس کا جی چاہے

رسول اللہؐ آتے ہیں جہاں ہو ذکر خیر اُن کا — تو اِس صورت سے اپنے گھر بلائے جس کا جی چاہے

زیارت کرنی ہو منظور گر تم کو یہاں آویں — مزا شرب کا محفل میں اُٹھائے جس کا جی چاہے

فرشتے قصر جنت میں پکارینگے بصد منت
غلامانِ محمدؐ سے اب آئے جس کا جی چاہے

نعتِ حضرتؐ روز محشر ہم سناتے جائیں گے — اور صلہ خلاق انس و جاں سے پاتے جائینگے

روز محشر مورچھل نورِ احد کا جبرائیل — تاج فرقِ شاہِ والا پر ہلاتے جائینگے

حشر میں جب اُمتِ احمدؐ کو ہو گی تشنگی — جام کوثر ساقیٔ کوثر پلاتے جائینگے

فاطمہؓ شبیرؓ و شبرؓ اور علیؓ و مرتضےٰ — گرمئے دوزخ سے اُمت کو بچاتے جائینگے

حشر کے دن وہ گنہگاروں کے جرم و معصیت — سایۂ دامانِ رحمت میں چھپاتے جائینگے

واہ رے عزّ و شرف محشر میں جبریلِ امیں — خود بلا کر اُمتِ احمدؐ کو لاتے جائینگے

حشر کے دن وہ گنہگارانِ امت کے گناہ — خالقِ اکبر سے رو رو بخشواتے جائینگے

بیدلِ خستہ مدینے جانے کی نوبت تو ہو
ضرب الا اللہ کا ڈنکا لگاتے جائیں گے

نعت احمدؐ جو پڑھوں میں میرا رتبہ کیا ہے — وصف خالق ہی جو فرماوے تو بندہ کیا ہے

آگے خورشید جہاں تاب کے بندہ کیا ہے — حسن یوسفؑ کو تیرے سامنے جلوہ کیا ہے

تھا احد جان لیا میم سے احمدؐ جس نے — غافلو غور سے سمجھو تو یہ نکتہ کیا ہے

لب چمٹ جاتی ہے کہتا ہے محمدؐ جو کوئی — اور اِس نام سے بڑھکر کہو میٹھا کیا ہے

شب معراج میں خالق نے یہ حضرتؐ سے کہا — آ میرے سامنے محبوب سے پردہ کیا ہے

طور پر حضرتِ موسےٰ جو گرے غش کھا کر — جلوۂ یار پکارا ابھی دیکھا کیا ہے
ہیں تو اس جذبۂ الفت کا اثر جب جانوں — خود نبیؐ مجھ سے کہیں تیری تمنا کیا ہے
اے اجل ٹھہر مدینے میں پہنچ جانے دے — بات بنتی ہے میری تیرا بگڑتا کیا ہے
جھانک کر جالیوں کو پوچھونگا ہنگام سلام — اے دل و دیدہ کہو اور تمنا کیا ہے
جس نے اکبار مدینہ کی زیارت کر لی — پھر اُسے روضۂ رضواں کی تمنا کیا ہے
بندۂ حق ہوں غلامِ شہِ لولاک ہوں میں — پوچھو تو مجھ کو نکیرین نے سمجھا کیا ہے
چمنِ نعت میں کچھ نغمہ سرائی کر لو — ہمسفیر و دمِ فانی کا بھروسا کیا ہے
شافعِ روزِ جزا کی ہوں میں اُمت میں یا حض — گو گنہگار ہوں لیکن مجھے پرواہ کیا ہے
ہم کو واعظ نہ سُنا ذکر بہشت اور دوزخ — ہم غلامانِ نبیؐ ہیں ہمیں کہتا کیا ہے

یہی کہتا ہے دلِ خستۂ مسکیں ہردم
اُٹھ چل اب سوئے عرب ہند میں بیٹھا کیا ہے

ہند سے لے چل تو یارب مصطفےٰ کیواسطے — دل تڑپتا ہے حبیبِ کبریا کے واسطے
یاالٰہی اپنی رحمت سے تو پہنچا دے وہاں — راتدن آنکھیں ترستیں مصطفےٰ کے واسطے
غیر سے کیا کام مجھ کو ہوں تیرے در کا فقیر — ہاتھ بخشش کا بڑھا دے مجھ گدا کے واسطے
یاالٰہی بخش دے ہم عاصیوں کے سب گناہ — کب تلک رویا کریں خوفِ جزا کے واسطے
قبر میں جب دفن دیوانہ تیرے دلبر کا ہو — کھڑکیاں کھلجائیں جنت کی ہوا کے واسطے
مومنو پڑھتے نہیں کیوں آلِ حضرت پر درود — تم مقرر ہو مگر صل علےٰ کے واسطے
آتشِ دوزخ سے دینا اے خدا مجھ کو نجات — اُس شہِ کونین اور زین العبا کے واسطے

التجا بادل کی یا اللہ کرے اب قبول
ہاتھ پھیلائے ہوئے ہیں جس دعا کیواسطے

مومنوں اب محفلِ مولد میں آنا چاہیئے — دفترِ نبوی میں نام اپنا لکھانا چاہیئے

آئینگے اس بزم میں محبوب رب العالمیں — عطر ملنا چاہیئے خوشبو لگانا چاہیئے
نور کی قندیلیں روشن تھیں شبِ معراج میں — آج تم کو شمع کافوری جلانا چاہیئے
یہ وہ مولد ہے کہ جس سے رونقِ اسلام ہے — روشنی سے کفر کی ظلمت گھٹانا چاہیئے
ایک دن جانا پڑے گا حشر کے میدان میں — سر پہ رحمت کا وہاں پر شامیانا چاہیئے
اُس کی آمد ہے یہاں جو ہے حبیبِ کبریا — فرش کی جا اپنی آنکھوں کو بچھانا چاہیئے
زینتِ کونین ہیں وہ رحمت اللعالمین — ایسے آقا کی نہ کیوں خدمت میں جانا چاہیئے
حشر کو جس کی شفاعت کے ہوئے امیدوار — جان و مال اُس نام پر اپنا لٹانا چاہیئے
بزم یہ مشکلکشا اور قاضی الحاجات ہے — ہر مصیبت میں تمہیں مولد پڑھانا چاہیئے

رنج بھیجا کر تو پڑھ کر آل حضرتؐ پر درود
کچھ تو تحفہ لے کے آگے شہ کے جانا چاہیئے

پڑھو مولود احمدؐ کا کہ محفل شاد ہو جاوے — حضورِ خاص میں شاید ہماری یاد ہو جاوے
یہ وہ مولود اکرم ہے کہ جس کے فیض امجد سے — نہ ہو اولاد گھر جس کے اُسے اولاد ہو جاوے
پڑھے جو خانہ ویراں میں مولودِ مقدس کو — بلا سب دور ہو کر وہ مکاں آباد ہو جاوے
وظیفہ گر کرے مولودِ احمدؐ کا ہمیشہ جو — اگر ہو قید مشکل میں تو وہ آزاد ہو جاوے
یہ وہ حال کرم ہے کہ جسکے ورد کرنے سے — رقم نیکی عمل نامہ میں بے تعداد ہو جاوے
کرے جو ذکر مولودِ مقدس کا بجسِ دل — ہو اُس کی مغفرت اور بخششِ ایجاد ہو جاوے

مدینہ تک چلا جاؤں میں اپنے سر کے بل یارب
کرم سے فضل سے حضرتؐ گا گر ارشاد ہو جاوے

فلک پر جس گھڑی حضرت محمدؐ مصطفےٰ آئے — ملک تعظیم کو پڑھتے ہوئے صلِّ علیٰ آئے
بہم حور و ملک کہتے تھے اُمت کی شفاعت کو — گنہ اُمت کے بخشانے کو محبوب خدا آئے
بچھایا جا بجا فرش منور حور و غلماں نے — زمیں سے عرش پر جس دم محمدؐ مصطفےٰ آئے

کہا روح الامیں نے دیکھئے کس شان و شوکت سے
شب معراج کو کس دھوم سے صل علیٰ آئے

کفِ پا چوم کر بولے ملائک عرش کے پیارے
محمدؐ صاحبِ لولاک تاجِ ہل اتےٰ آئے

گہر انجم کے بارے چرخ نے خوش ہو کے حضرتؐ پر
گئے جب عرش پر محبوبِ ربِّ کبریا آئے

جھکے تعظیم کو لوح و قلم عرشِ بریں انور
کہ جب عرشِ معلّےٰ پر امامِ دوسرا آئے

نبیؐ مکرم عجب خوب رُو ہے
خدا کو بھی دیدار کی آرزو ہے

جو یوسفؑ کا شہرہ ہوا کوبکو ہے
تیرے حسن کی دھوم ہر چار سو ہے

ہوئی سب خدائی تیرے واسطے ہی
حقیقت تو یہ ہے کہ بس تو ہی تو ہے

جو مانگا خدا سے دیا سب خدا نے
حضورِ خدا کیا تیری آرزو ہے

صبا روز لاتی ہے کوچہ سے تیرے
ہر اک باغ و گلزار میں تیری بُو ہے

چمن میں جدھر دیکھئے بلبلوں کو
سرِ شاخِ گل بس تیری گفتگو ہے

حسیں کوئی عالم میں تجھ سا نہیں ہے
خدا کی خدائی میں کیا ماہرو ہے

بلا پاس اپنے بجز تیرے باتیں
خدا نے کیا کس سے یوں دو بدو ہے

نہیں اشک تھمتا ہے فرقت میں تیری
میری آنکھ غم سے ہوئی آب جُو ہے

مدینہ میں بلوا لو شاہا ہمیں کو
سدا دل کو اُس کے تیری جستجو ہے

اے مشرقِ مہرِ قدم ماہِ سپہرِ برتری
سلطان ملکِ جسم و جاں زیبِ سریرِ سروری

ایواں تیرا عرش بریں درباں تیرا روح الامیں
تابع تیرا چرخ و زمیں اور ہیں ملائک لشکری

لولاک تاجِ خوشنما بس تیرے چہرے پر کھلا

اَلفقر فخری کی روا تھی تیری ہی خاطر دھری

جتنی تھی خوبی حسن کی سب تجھ پہ حق نے ختم کی
زیبا رُخی خوش قامتی شیریں لبی سیمیں بری

ہمسر ہوں تیرے مرسلیں کس طرح سے اے شاہِ دیں
وہ تارے تو ماہِ جبیں وہ ماہ تو مہرِ خاوری

تیرا جمالِ جانفزا آئینۂ شانِ خُدا
ہے کس کو طاقت تجھ سوا دیکھے تیری جلوہ گری

سب صاحبِ تیغ و نگیں در پر تیرے سر بر زمیں
جاتا ہے ہر یک کا یہیں عُجب و غرور و خود سری

گلشن تیرا باغِ جناں رضواں ہے تیرا باغباں
جنت میں وہ نعمت کے خواں ہے تیری بندہ پروری

لیکر شاہا تیرے قدم کتنے تھے عرشی دم بدم
یک عمر سے اے محترم دل میں یہ حسرت تھی بھری

تیری ثنا اے شاہِ دیں ہو سکتی ہے ہم سے کہیں
کرتا ہے عالم آفریں خود تیری ہی مدحت گری

تو خلقتِ آدم سے بھی پہلے سے ہے شاہا نبیؐ
اور ختم بھی تجھ پر ہی کی اللہ نے پیغمبری

اے رحمت اللعالمیں اے عذر خواہِ مذنبیں
اے صدر بزمِ مرسلیں اے بدر چرخِ چنبری

رونق زسر تا پا خطا اِس آستاں پر ہے پڑا
از بہر شاہِ کربلا ہو جائے ذرہ پروری

ہو درود آپ پہ معراج کے جانے والے
آن کی آن میں پھر لوٹ کے آنے والے

رنج سے فکر سے آفت سے بلا سے غم سے
آپ ہیں اُمتِ عاصی کے بچانے والے

آپ کی ذات مقدس سے ہوئے فخر عیسٰے
ہیں غلام آپ کے مردوں کے جلانے والے

جو طلب میں نے کیا مجھ کو عنایت سے دیا
تیرے قربان میرے ناز اُٹھانے والے

نقشہ روئے محمدؐ نہ کھنچا پر نہ کھنچا
متحیرّ ہوئے تصویر بنانے والے

اِس گنہگار کی ہے شرم وحیا آپ کے ہاتھ
میرے آقا میری بگڑی کے بنانے والے

عشق مولا کا ہدایت کو عنایت کیجے
خلق کو راہ ہدایت کی بتانے والے

رُخ بتا عرش پہ نعلین سے جانے والے
شبِ معراج میں اللہ کو پانے والے

اتنا ترساؤ نہ بس ہجر میں للہ مجھے
یا نبی اُمت عاصی کے چھڑانے والے

زندہ کر اُس دلِ بیتاب کو بلوا لو شتاب
آپ تو قم سے ہیں مُردوں کے جلانے والے

اُن کا دیدار دکھا مجھ کو الٰہی جلدی
جو ہیں اُمت کو محبت سے بلانے والے

حشر میں پا دیں گے ہر ایک سے اعلٰے رتبہ
اُمتی حضرتِ احمدؐ کے کہانے والے

داخلِ خلد بریں حشر میں ہونگے لاریب
نعت احمدؐ کی جو ہیں پڑھنے پڑھانے والے

حشر میں کیوں نہ رہیں زیرِ لوائے احمدؐ
سر کے بل محفلِ میلاد میں آنے والے

آرزو وہ کبھی زنہار جناں کی نہ کریں
آبِ زمزم سے جو ہیں کوثر نہانے والے

یا نبیؐ حافظِ کمتر کو بروز محشر
آپ لاریب ہو جنت کے دکھانے والے

پیشوا پیشِ خدا آنسو بہاتے جائینگے
اور گنہگارانِ اُمت بخشواتے جائینگے

جرم عصیاں اُمتِ عاصی کے روز رستخیز
دامنِ الطاف ورحمت میں چھپاتے جائینگے

وہ حرارت اور گرمی سوزشِ خورشید کی
پانی پانی آب رحمت سے بجھاتے جائینگے

بیقراری آہ وزاری جبکہ ہوگی حشر میں
عقدۂ مشکل عاصیونکے حل کراتے جائینگے

روز محشر بخشوا کر کے خدائے پاک سے
عاصیوں کو داخلِ جنت کراتے جائینگے

جان باقی جسم میں ہے اس جہاں میں حب ملک
مومنوں کو وصف احمدؐ ہم سناتے جائینگے

کافروں کو منکروں کو پڑھکے مولد روز روز
تاقیامت خوب ہی اُن کو جلاتے جائینگے

کیوں نہ ہو دل سے تصدق اس شہِ لولاک پر
لشکرِ غم کی چڑھائی سے بچاتے جائینگے

روز محشر اس نبیؐ کو پائینگے جب ہم **قبول**
اپنا سر پائے مبارک پر جھکاتے جائیں گے

کہتے تھے دیکھکے حضرتؐ کے زمانے والے
ہیں نبیؐ جلوۂ خالق کے دکھانے والے

بخشوائیں گے وہی روز جزا خالق سے
ہیں وہی آتشِ دوزخ سے بچانے والے

ہر بشر پر ہے محمدؐ کی اطاعت لازم
حق تو یہ ہے وہ خدا سے ہیں ملانے والے

جو ازل سے تھے شقی لائے نہ ایماں ہرگز
حیف کچھ راہ پر آئے نہ ستانے والے

ہیں محمدؐ کے جو پیرو ہیں وہی حق پہ فدا
راہ دیں میں ہیں وہی گھر کے لٹانے والے

بخت سوتا ہے تو کچھ غم نہیں اے چشم کرم
ہیں نبیؐ طالعِ خفتہ کے جگانے والے

بھیجوں کس طرح نہ حضرت پہ درود اور سلام
ہیں نبیؐ دونوں غم و رنج مٹانے والے

کہتے تھے جملہ ملک جلد پڑھو صلِّ علیٰ
عرش پر آتے ہیں معراج کے آنے والے

مال و زر اپنا رہِ حق میں لٹا دیتے تھے
بڑھ کے حاتم سے تھے احمدؐ کے گھرانے والے

نہ مٹا پر نہ مٹا دہر سے نامِ حضرتؐ
مٹ گئے آپ ہی جو جو تھے مٹانے والے

حیف بیزار ابوجہل ہو عاشق ہو اویسؓ
جان اغیار دیں دشمن ہوں گھرانے والے

ہم ہیں گریاں غمِ احمدؐ میں ہمیں خوف سے کیا
نارِ دوزخ کو ہیں اشکوں سے بجھانے والے

ذات تھی آپ ہی کی سارے جہاں کو رحمت
تھے نبیؐ بگڑے ہوئے کام بنانے والے

قدم پاک پہ رکھتے تھے نظر شاہ گمر
گرنے دیتے تھے نہ آنکھوں کو بچھانے والے

ہائے اقدس سے ہٹائیگا نہ سر حشر کے روز
لاکھ آثم کو ہٹائیں گے ہٹانے والے

خواب میں جلوۂ دیدار دکھانے والے
داغ حسرت کا میرے دل سے مٹانے والے

اُن کا چہرہ نہ ہو کیوں مہر کی صورت روشن
کعبے سے سوئے مدینہ ہیں جو جانے والے

آنکھیں دکھلائیگا کیا مہرِ قیامت ہم کو
زیر پا شاہ کے ہم آنکھیں ہیں بچھانے والے

چار یاروں پہ نہ کیوں لطف نبی کا ہوتا
گمرہوں کے تھے وہی راہ بتانے والے

ہم گنہگار نہ کیوں آپ کو ڈھونڈیں ہر دم
آپ ہیں نار جہنم سے بچانے والے

ذات پر آپ کی کیونکر نہ بھروسا ہو ہمیں
آپ اللہ سے بیشک ہیں ملانے والے

شربتِ دید سے فرمایئے مجھ کو سیراب
تشنہ کاموں کی ہو تم پیاس بجھانے والے

وصف گیسوئے محمد کا کرے کیا آثم
ہیں یہ فردوس کو خوشبو سے بسانے والے

تجلے تیری ذات کا سُو بسُو ہے
جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

جمالِ خدا گر نہیں تم نے دیکھا
محمد کو دیکھو وہی ہو بہو ہے

گلستاں میں جا کر سبھی گُل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت نہ تیری سی بو ہے

چمن میں جو دیکھا ہے چرچا تمہارا
لبِ برگ گُل پر تیری گفتگو ہے

نہیں مجھ کو حاجت ہے دیر و حرم کی
فقط تیرے دیدار کی آرزو ہے

نکل جاوے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

یہ مسکیں حسن تیرا در کیونکر چھوڑے
غلامی تیری اِس کے طوقِ گلو ہے

جب وصفِ زلفِ سرور میرے دہن سے نکلے
ہرگز نہ پھر جہاں میں نافہ ہرن سے نکلے

بھاگوں سوئے مدینہ پُرزے کروں کفن کے
کام اپنا بعد مردن دیوانہ پن سے نکلے

نامِ حبیبِ خالق اُس دم بھی ہو زباں پر
جس وقت روح یارب میرے بدن سے نکلے

طیبہ سے آج روتا آتا ہوں یوں وطن کو
جیسے خزاں میں بلبل نالاں چمن سے نکلے

وحشت کا جوش یارب باقی ہو بعد مردن
دستِ جنوں نہ باہر جیب و کفن سے نکلے

لیجائے کب مدینے دکھلائے کب وہ روضہ
مقصد کیا اپنا یارب چرخِ کہن سے نکلے

حوریں بچھائیں آنکھیں ہمراہ ہوں ملائک
شیدا نبی کا جس دم اپنے وطن سے نکلے

جائے کہیں مدینے آرام ہو میسر
آثم بھی یا الٰہی رنج و محن سے نکلے

خدا کی شان بندہ ہو کے محبوبِ خدا ٹھہرے
ہوا یہ مرتبہ حاصل تو فخرِ انبیا ٹھہرے

شریعت کا کیا پابند نیکی کی ہدایت کی
ہوئے خضرِ رہِ مقصود سب کے رہنما ٹھہرے

ازل سے تا ابد جتنے ہوئے جن و بشر پیدا
شفیعِ عاصیاں سب کے ہر اک کے پیشوا ٹھہرے

بصارت ہوتی ہے حاصل فقط فیضِ زیارت سے
میری آنکھوں کا سُرمہ کیوں نہ شہ کی خاکِ پا ٹھہرے

تمہارے ہی ضیاءِ رُخ سے ماہ و مہر روشن ہیں
تمہیں شمس الضحیٰ ٹھہرے تمہیں بدر الدجیٰ ٹھہرے

خدا شکر اس امت میں جو پیدا کیا حق نے
میرے آقا میرے مالک محمد مصطفیٰ ٹھہرے

الٰہی خواب ہی میں شربتِ دیدار مل جائے
بہت اچھا ہو جو میرے مرض کی یہ دوا ٹھہرے

مہ و خورشید کیونکر تاب لائیں جلوۂ رُخ کی
مقابل روئے محبوبِ خدا کے کوئی کیا ٹھہرے

وہیں ٹھہرا سحابِ رحمتِ حق سایہ کرنے کو
جہاں آرام کرنے کو حبیبِ کبریا ٹھہرے

اگر مل جائے پینے کے لئے پانی مدینے کا
ہماری زندگی ہو جائے وہ آبِ بقا ٹھہرے

ہمیشہ مدح خواں رہتا ہوں میں آثم محمد کا
تعجب کیا ہے جو مقبولِ حق میری ثنا ٹھہرے

تیری زلف گر شبِ قدر ہے تیرا چہرہ بدرِ منیر ہے
تیرے صدقے کیوں نہ ہو مہ جبیں تو حبیبِ ربِّ قدیر ہے

تیری شکل سورۂ نور ہے تیرا حُسن جلوۂ طور ہے
تیری دید عین سرور ہے تیرا شبیہ ہے نہ نظیر ہے

تیرے محوِ جلوہ کو دلربا ہے بہارِ باغِ ارم سدا
غمِ دو جہاں سے ہے رو رہا تیری زلف کا جو اسیر ہے

تو بہار باغِ کریم ہے تو ریاض خُلقِ عظیم ہے
تیرا جود بحرِ فہیم ہے تیرا دست ابرِ مطیر ہے

تیری بارگاہ ہے نہُ آسماں تیرا قصر خاص ہے لامکاں
تیرا جبرائیل ہے پاسباں تو وہ شاہِ عرش سریر ہے

تیرے شہر کی ہے جو خوش ہوا وہ نسیم مصر کہاں بھلا
تیری خاک رہ ہے جو جانفزا نہ وہ مشک ہے نہ عبیر ہے

تیری مہر و لطف ہے جانفزا تیرا قہر غصہ ہے جاں گذا
کہ کماں میں تیری ہے سرورا وہ جو نارُ نیّت کا تیر ہے

تیرے شوق میں طپشِ دروں وہ جو دمبدم ہے میں کیا کہوں
ابھی جلوہ میں ہے یہ دیر کیوں میرا وقت اب تو اخیر ہے

کبھی یاد کر کے ہوں نالہ کش چلی آتی ہے کبھی غش پہ غش
تجھے کچھ خبر بھی ہے ماہ وش تیری ہجر کیسی عسیر[1] ہے

میرا حال یہ جو زبوں ہوا میرا یہ جو شور جنوں ہوا
تجھے سب خبر ہے کہ کیوں ہوا تو ہر ایک شے سے خبیر ہے

ہے یہ مرض رونقِ کمتریں کہوں اور کس سے میں شاہِ دیں
میرے ہو شفیع و معیں تمہیں میرا اور کون نصیر ہے

[1] معنی شکل - دشوار ۱۲

بوقتِ نزع میرے منہ سے نام مصطفیٰ نکلے
بدن سے روح بھی کہتی ہوئی صلِّ علیٰ نکلے

یقیں ہے بتکدہ میں نعتِ احمدؐ گر پڑھوں جا کر
تو بُت کلمہ پڑھیں ناقوس سے نامِ خدا نکلے

ضیا بخش اس قدر ہے خاکِ کوئے احمدؐ اے عیسیٰؑ
لگا لو چشمِ سوزن میں تو وہ اُس کی دوا نکلے

جمالِ پاک حضرتؐ دیکھ کر آدمؑ یہ کہہ اُٹھے
جنہیں خاکی سمجھتے تھے وہ نورِ کبریا نکلے

تمنّا حضرتِ موسیٰؑ کو تھی اُمت کے ہونے کی
ہوا ثابت یہاں سے آپ فخرِ انبیا نکلے

نظر یوسفؑ پہ کے دیکھا جب حضرتؐ کو گردوں نے
تو وہ بدرالدجیٰ ٹھہرے تو یہ شمس الضحیٰ نکلے

تمنّا ہے امیںؔ میری یہی تا زندگی حق سے
کہ وقتِ مرگ میرے مُنہ سے کلمہ آپ کا نکلے

بتوں کے در در پھرا کیے ہم کبھی نہ گھر میں خدا کے بیٹھے
پڑھیں نمازیں رکھا نہ روزہ نہ صحنِ مسجد میں جا کے بیٹھے

مزہ وہ خلوت میں کب تھا حاصل جو لطف جلوت میں اُس نے پایا
احد سے احمد کی شکل بن کر وہ رُخ سے پردہ اُٹھا کے بیٹھے

تصورِ روئے مصطفیٰ میں رہا یہ تا صبح عالم اپنا
دیا نہ بجھنے چراغ کو بھی جو شام سے ہم جلا کے بیٹھے

میں صاف کرتا ہوں خانۂ دل کہ کاش اُس ماہ کی ہو منزل
تجلّے اپنی مجھے دکھائیے وہ میرے دل ہی میں آ کے بیٹھے

کیا دمِ نزع یا محمدؐ میری سبھی مشکلوں کو آساں
سرہانے میرے حضور والا جو آپ تشریف لا کے بیٹھے

بر آئی اُمید اُمتوں کی ہوئی قیامت کو زیب و زینت
وہ منبرِ عرش آسماں پر بظلِ رحمت جو آ کے بیٹھے

یہ اُمتوں کی تھی پاس داری کہ ہو گئے مشغولِ ذکرِ حق میں

اُٹھے نہ تا صبح شام سے وہ جہاں مصلّے بچھا کے بیٹھے

ہمارے سوزِ دروں کی اصلا خبر نہیں تم کو یا محمدؐ
کہ آتشِ سوزِ غم سے اپنا دل و جگر ہم جلا کے بیٹھے

مدینے پہنچا دیا خدا نے بتوں کے جور و جفا سے چھوٹے
خدا خدا کر کے ہم تو شہرت اب آ کے گھر میں خدا کے بیٹھے

خاتمِ مرسل کو جان و دل سے مانا چاہیے — زندگی کا پھل یہی ہے اُس کو پانا چاہیے
شافعِ محشر سے دل اپنا لگانا چاہیے — جنتِ اعلیٰ میں اس رستہ سے جانا چاہیے
گر نہ آتے آپ اس دنیا میں آتا کون پھر — حق یہی ہے حق کے فرمانے کو مانا چاہیے
سب سے پہلے نورِ حضرت کا ہوا تھا جلوہ گر — ختمِ نبیوں کا بھی اُن حضرت کو مانا چاہیے
عالمِ ہستی میں جیسے آپ ہیں خیر الورے — صدرِ اعلیٰ حشر میں بھی ان کو مانا چاہیے
مخلصی اے دل اگر چاہے تو اپنی حشر میں — اُن کے فرمانے کو جان و دل سے مانا چاہیے
عالمِ اسباب میں کر دیجیے حضرت غنی — یوں نہ در در بیٹھوا مجھ کو پھرانا چاہیے
واسطے حسنینؓ کے کر دیجیے مقصد روا — بے ٹھکانا ہوں ٹھکانے مجھ کو لانا چاہیے
واسطے صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ یا خدا — ساتھ ایماں کے مجھے یاں سے لیجانا چاہیے
گرچہ بدکردار ہوں ہے التجا محشر کے دن — اُمتی کہکر مجھے واں بخشوانا چاہیے
جب کریں تقسیم کوثر حضرتا اک جام سے — تشنگی مجھ تشنہ لب کی بھی بجھانا چاہیے
بخشوالیں گے اگرچہ اُمتِ عاصی کو آپ — تجھ کو بھی اے دل بھلا کچھ تو بتانا چاہیے

چھا رہی ہے بیکلی بلبل کے دل پر اے حضور
اس کے بہلانے کو گل سا رخ دکھانا چاہیے

لب پر مدحِ شاہِ ہدا ہے عشقِ محمدؐ دل میں بھرا ہے
اس پر شاہد صبح و مسا ہے شکر خدا ہے

ختم رسل کی شان جدا ہے رتبہ اُن کا سب سے سوا ہے
تاج شفاعت سر پہ رکھا ہے تابع اُن کا شاہ وگدا ہے

خلق کے سرور سب کے افسر حامئ امت دین کے رہبر
شافع محشر قاسم کوثر نام پر اُن کے صلِّ علےٰ ہے

گُل سے ہے بہتر بوئے محمدؐ مشک سے بڑھکر موئے محمدؐ
واہ رے شانِ روئے محمدؐ دونوں جہاں میں پھیلی ضیاء ہے

حق نے بنایا فخرِ دو عالم کب ہو مقابل نیر اعظم
سب سے معظم کل سے مکرم دونوں جہاں کا شاہ ہدا ہے

حشر کا مجھ کو خوف وخطر ہے آپ کو لینا میری خبر ہے
آپ کے تابع جن وبشر ہے شمس و قمر اور ارض وسما ہے

میں ہوں اَثم نفس ہے دشمن رکھنا الٰہی شر سے ایمن
ہاتھ میں دینا شاہ کا ضامن مجھ کو فکرِ روزِ جزا ہے

ہوں خدایا ملتجی اِس التجا کے واسطے
باز رکھ شر سے مجھے خیر الوریٰ کیواسطے

اے مہِ دیں جلد دکھلا دے خدا کے واسطے
آنکھیں کھولیں ہوں تیرے روشن لقا کیواسطے

رحمتِ حق ہیں برائے جملہ عالم مصطفےٰ
ہیں شفیع المذنبیں اہل خطا کیواسطے

چشم دل روشن میری کر اے خدائے ذو الجلال
نیر برج شرف شمس الضحےٰ کیواسطے

کثرتِ گریہ نے کھویا ہے میری آنکھوں کا نور
اے مہِ وحدت دکھا جلوہ خدا کیواسطے

شربتِ دیدار حضرت کا ہے دل کو اشتیاق
یہ طپاں ماہی ہے اس آب بقا کیواسطے

شورِ جوشِ اشک کا پہنچا ہے تا عرش
اس قدر ہم روئے اُس بحرِ عطا کیواسطے

میں کفِ پائے نبیؐ سے مہ کو کیوں تشبیہ دوں
نسبتِ ذرہ نہیں شمس الضحےٰ کیواسطے

روز کھاتا ہوں غمِ عشقِ شفیع دو جہاں
بس شکم میرا بنا ہے اس غذا کیواسطے

کس طرح چھوڑوں نبیؐ کے گیسوئے مشکبو کا عشق — ہے دفعیہ گور تیرہ کی بلا کے واسطے

ابر مژگاں ہے ہماری اشکباری کیلئے — دل ہے اپنا دردِ عشقِ مصطفےٰ کیواسطے

جس طرح پروانہ جلتا ہے فراقِ شمع میں — ایسا میں جلتا ہوں اُس نورِ خدا کیواسطے

اے خدا یہ عرض ہے میں جب تلک زندہ رہوں — وصف لکھتا ہی رہوں خیر الوریٰ کیواسطے

جز شفیعِ عاصیاں کوئی مسیحائے زماں — ہے نہیں ہمارے جرم و خطا کیواسطے

یا نبیؐ عاجز وفا پر رحم کی کرنا نظر
آل اطہار و صحاب باصفا کے واسطے

پہن کر حلۂ پر نور جب خیر الوریٰ نکلے — تو جبرئیل امیں کہتے ہوئے صلِّ علےٰ نکلے

ہوا یہ شور جنت میں رسول اللہ آتے ہیں — تو استقبال کو مل کر تمامی انبیاء نکلے

لگایا سرمۂ مازاغ جب حضرتؐ نے آنکھوں میں — کہوں کیا حسن کی خوبی کہ با ناز و ادا نکلے

تجلی جلوۂ پرنور کی ایسی تھی زلفوں میں — کہ گویا ابر میں جس طرح سے شمس الضحیٰ نکلے

یہانتک محو احمدؐ ہوں الٰہی یہ تمنا ہے — زباں سے میری جب نکلے تو حضرت مصطفےٰ نکلے

جدائی شاق ہے مجھ کو تمہاری یا رسول اللہ — مدینے میں بلا لیجے تو دل کا مدعا نکلے

یہی ہے آرزو یارب زباں سے آخری دم تک — تیرا ہی نام نکلے اور محمدؐ مصطفےٰ نکلے

پڑھوں جب بزم میں میں شوق نعتِ مصطفےٰ جا کر
میرے شعروں پہ ہر سو سے صدائے مرحبا نکلے

انبیا محشر میں جس دم تھر تھراتے جائیں گے — وہ قدِ بے سایہ کا جلوہ دکھاتے جائینگے

شان محبوبی سے باصد جلوہ ہائے نو بنو — احمدِ بے میم کا نکتہ بتاتے جائینگے

دیکھکر جس کی تجلے غش تھے موسیٰ طور پر — اُس رخِ روشن سے برقعہ کو ہٹاتے جائینگے

جب حجابِ لن ترانی بیچ سے اُٹھ جائیگا — سکۂ مہرِ نبوت کو جماتے جائینگے

زلف و عارض خال و خط دکھلا کے محبوب خدا — نشترِ الفت رگ جاں میں چبھاتے جائینگے

چشمِ نرگس روئے گلگوں زلفِ مشکیں سے حضور
سارے عالم کے دماغوں کو بساتے جائینگے

اِس قدر کافی ہے اُمت کی رہائی کے لیئے
مسکراتے جائینگے دنداں دکھاتے جائینگے

صبر و تسلیم و رضا میں ہم ہیں ثابت قدم
یہ تو کہئے پھر کہاں تک آزماتے جائینگے

بخششِ اُمت میں یارو ناز محبوبی کیساتھ
یہ تو روٹھے جائینگے اور وہ مناتے جائینگے

عاشق و معشوق مل بیٹھنگے جب باصد طرب
قصۂ ماضی کو باہم دوہراتے جائینگے

عاصیوں کے دِل سے اُٹھ جائیگا دوزخ کا خیال
واہ بھیا جب وہ گُلِ بخشش سونگھاتے جائیں گے

آپ کو خالق آپ پکارے سُن میرے کالی کملی والے
سُن میرے بھید نور کے پارے سُن میرے کالی کملی والے

ذات ہے شیدا ذات پہ اپنی دل سے فدا کچھ بات پہ اپنی
ہم راز تیرے تم بھید ہمارے سُن میرے کالی کملی والے

تجھ سے بنائے ارض و سما ہے تجھ سے قرارِ عرش علا ہے
تجھ سے روشن عرش کے تارے سُن میرے کالی کملی والے

یہ حور و ملک خورشید و قمر یہ جن و بشر افلاک و زمیں
ہیں نورِ ازل سے آپ کے سارے سن میرے کالی کملی والے

حُسن تمہارا ہوش ربا ہے تجھ میں سراپا ناز و ادا ہے
سُن میرے دلبر سُن میرے پیارے سُن میرے کالی کملی والے

دونوں جہاں ہیں کون و مکاں ہیں خلد و جناں ہیں شہر و بیاں میں
وردِ زباں ہیں نام تمہارے سُن میرے کالی کملی والے

ہیں بیٹھے جو یہ سب تھام کے دل ہیں خاک پہ جو لاکھوں بسمل
بھائے ہیں دل کو تیرے اشارے سن میرے کالی کملی والے

تیرے عشق میں کتنے آبلہ پا ہیں تیرے ہجر میں کتنے خاک بسر ہیں
ہیں یاد میں کتنے آسن پیارے سُن میرے کالی کملی والے

تیری آل پہ ہے مرتا وہ بھی تیرے نام پہ ہے مٹتا وہ بھی
نعلین پہ ہے جاں کو وارے سُن میرے کالی کملی والے

حسرت ہے یا الٰہی جب جان تن سے نکلے — نکلے تو یا محمدؐ کہکر دہن سے نکلے
زلفِ نبیؐ کی جس جا تعریف ہو نہ کیونکر — عطرِ حنا کی خوشبو اُس انجمن سے نکلے
جب قبر میں فرشتے لائیں شبیہہ حضرتؐ — لاشہ میرا تڑپ کر باہر کفن سے نکلے
گر ہو نہ یاوری پر وہ ناخدائے اُمت — کشتی نہ پھر سلامت بحرِ محن سے نکلے
گر مشتِ خاک میری لیجائے اے صبا تو — اک شور مرحبا کا یثرب کے بن سے نکلے
رگ رگ میں عشق احمدؐ گر ہے تو کیا عجب ہے — آواز یا محمدؐ ہر موئے تن سے نکلے
تا آسماں زمیں سے اک نور کا سماں ہو — جب مدحتِ پیمبرؐ طرزِ سخن سے نکلے
جو عشقِ مصطفےٰ میں مرجائیگا نہ کیونکر — شورِ صلوٰۃ اُس کی قبرِ کہن سے نکلے
عالم ہو سب معطر پہنچے جو بوئے حضرتؐ — خوشبوئے مشک ایسی مُلکِ ختن سے نکلے
آکر صبائے یثرب پھولوں کو رنگ بخشے — ہو کر شگفتہ خاطر بلبل چمن سے نکلے
تا حشر یوں ہی ٹپکے صورت سے رنگ وحشت — حضرتؐ کا جوش اُلفت دیوانہ پن سے نکلے
نام نبیؐ لیا جب نورانی ہو گیا دل — شعلے تجلیوں کے میرے دہن سے نکلے
نکلے گی مرقدوں سے یوں اُمتِ محمدؐ — بادِ صبا مہک کر جیسے چمن سے نکلے
کفنا نا اے عزیزو مجھ کو درود پڑھ کر — تا بوئے عطر رحمت ہر دم کفن سے نکلے

وہ دن بھی ہو الٰہی جو صورتِ شہیدی
حضرتؐ کی جستجو میں قاسم وطن سے نکلے

رسُول برحق خدا کے پیارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

حبیبِ خالق نبی ہمارے ہیں اُن کے صدقے ہیں اُن کے وارے

ظہور اُن کا اگر نہ ہوتا عدم سے موجود کچھ نہ ہوتا
طفیل اُن کی ہیں سب پسارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

نہ ہوتے موجود چرخ اخضر نہ ہوتے پیدا ملک فلک پر
نہ چاند سورج نہ ہوتے تارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

زمیں پہ ہوتے نہ جن و انساں نہ جنت اعلےٰ میں حور و غلماں
نہ دوزخ اور اُسکے نے شرارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

ہوا جو رونق فزائے عالم وہ باعث ایجاد فخر آدمؑ
مٹائے کفر اور شرک سارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

خدا کی رحمت وہ ہم پہ آیا نجاتِ عقبےٰ کا ڈھب بتایا
وگرنہ ہم پھرتے مارے مارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

خطاب اُن کا حبیبِ رحماں اُتارا اُن پہ خدا نے قرآں
گواہی دیں جن کی سنگ پارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

اُنہیں خدا نے تھا خود بلایا مکاں سے تا لامکاں دکھایا
ہیں اُن سے اوحےٰ کے رمز اشارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

نجات اُمت کی حق سے چاہکر خدا سے اُس وقت مژدہ پاکر
جہانِ فانی سے تب سدھارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

جو ہول محشر کو دیکھ پاویں تو نفسی نفسی سبھی سنا دیں
فقط جو ایک اُمتی پکارے میں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

میں اُن کے اوصاف کیا سناؤں جو کوئی پوچھے قرآں بتاؤں
ہیں جس میں اوصاف اُنکے سارے ہیں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

وہ میرا مولےٰ وہ میرا صاحب وہ میرا آقا خدا کا نائب
ہمارے اُن پر ہیں کُل سہارے میں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

بجا ہے بختوں پہ گر ہوں نازاں کہ جان و دل سے ہوں اپنے ہر آن
میں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے میں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

ہوں لاکھوں ہر دم درود اُن پر اور آل و اصحاب سب پہ یکسر
ہیں جن کے حسنینؓ دل کے پارے میں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

عبث ہے بلبل تو گُل پہ مائل فدا ہو حضرتؐ پہ تو بصد دل
پکارے جنت میں آرے آرے میں اُنکے صدقے میں اُنکے وارے

کدھر ہے اے دل کہاں ہے ٹہل چل اب مدینے چل اب مدینے
سُن اب تو اے دل سمجھ تو اے دل چل اب مدینے چل اب مدینے

تو کیسا بیٹھا ہے ہو کے غافل جہاں کے شغلوں میں بس ہے شاغل
اَجل ہے آنے کو آج یا کل چل اب مدینے چل اب مدینے

یہ جسم کب تک یہ جان کب تک یہ تن کی تاب و توان کب تک
اجل سے ہوگی امان کب تک چل اب مدینے چل اب مدینے

کہاں لڑکپن کہاں جوانی کہاں وہ چہرہ ہے ارغوانی
بنی ہے کیا شکل اب نمانی چل اب مدینے چل اب مدینے

کہاں کی بیٹی کہاں کا بیٹا کہاں کا ہے مال تو سمیٹا
عبث ہے اُن پر اکڑ تو بیٹھا چل اب مدینے چل اب مدینے

نہ ہیں یہ تیرے نہ تو ہے اُن کا یہ مال لے لینگے ہے یہ جن کا
فقط تو مہماں ہے پانچ دن کا چل اب مدینے چل اب مدینے

کہاں ہیں ماں باپ اپنے مشفق غریق ہوں وے برحمتِ حق

رہیگا تو بھی یہاں نہ مطلق چل اَب مدینے چل اَب مدینے

ولا تو کرلے بس اب تیاری یہ امر گرچہ بہت ہے بھاری
کرے گا آساں جناب باری چل اَب مدینے چل اَب مدینے

یہ میرا کہنا تو مان لے اب نہ لا تو حجت اَب اُس میں جب تب
پھر ایسا موقع تجھے ملے کب چل اَب مدینے چل اَب مدینے

عبث ہے رہنا تیرا یہاں کا بس اَب تو کر سیر چل وہاں کا
کہ ہے یہ مقصود انس و جاں کا چل اَب مدینے چل اَب مدینے

نہیں غرض ہے کسی سے واللہ بلاؤں اُن کو میں اپنے ہمراہ
فقط یہ مطلب ہے اپنا دلخواہ چل اب مدینے چل اب مدینے

تعلقاتِ یہاں کے چھوڑ اب اور رشتہ اُلفت کا سب سے توڑ اَب
مُنہ اپنا ملکِ عرب کو موڑ اب چل اَب مدینے چل اَب مدینے

نجات عقبےٰ کا کرلے ساماں ثواب بیحد سے بھر لے داماں
کہ ہو نہ محشر میں تو پریشاں چل اَب مدینے چل اَب مدینے

گناہ تیرے ہیں بس کہ وافی نہیں ہے ممکن کہ ہو تلافی
مدینے جانا ہے تجھ کو کافی چل اَب مدینے چل اَب مدینے

اگر دکھا دے خدا مدینہ ہو دُور دل سے غمِ دیرینہ
خوشی سے بھر جائے میرا سینہ چل اَب مدینے چل اَب مدینے

جو روضۂ انور خدا دکھاوے تو نور آنکھوں میں تازہ آوے
تن اپنا جامے میں کب سماوے چل اَب مدینے چل اَب مدینے

بس اَب تو اُڑ چل یہاں سے بلبل مدینے چل دیکھ سُنبل و گُل
کہ ہوں شفیع تیرے شافعِ کُل چل اَب مدینے چل اَب مدینے

مجھے علمِ دیں جو پڑھا گئے وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے
مجھے راہِ حق جو دکھا گئے وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

جو جہاں سے حضرتِ مصطفٰے ہوئے عازمِ چمنِ بقا
تو یہ رو رو کہتی تھی عائشہؓ وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

میرے ہمنشیں میرے دلربا میرے جان و دل میرے مہ لقا
میرے ہائے شوہرِ باوفا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

ہوئی فاطمہؓ کو جو یہ خبر ہوا کیسا اُن کو غمِ پدر
لگیں کہنے پیٹ کے اپنا سر وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

میری موت کیوں نہیں آگئی مجھے لیتی کیوں نہ قضا گئی
یہ زمیں نہ کیوں مجھے کھا گئی وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

مجھے کہتے تھے جو پدر کی جاں میرے ہائے قبلۂ بابا جاں
حسنؓ و حسینؓ کے زنبہ داں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

حسنؓ و حسینؓ بچشمِ نم یہ پکارتے تھے بدر دو غم
جنہیں نانا کہتے تھے ہائے ہم وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

مجھے پیار سے جو بلاتے تھے مجھے پیٹھ پہ جو چڑھاتے تھے
مجھے گود میں جو سُلاتے تھے وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ جناب بوبکرؓ و عمرؓ ہوئے نالہ زن یہ بچشم تر
میرے دلستاں میرے راہبر وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

عثماںؓ کا بھی یہی حال تھا یہی لب پہ اُن کے مقال تھا
مجھے عشق جن سے کمال تھا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

بصد آہ حضرتِ مرتضٰےؓ لگے کہنے آہ یہ کیا ہوا

میرے تھے جو قبلۂ دوسرا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

میں بلالؓ کا کہوں حال کیا یہی نالہ اُس کی زباں پہ تھا
میری سنتے تھے جو اذاں سدا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

نہ رہوں گا اب میں مدینے میں میری خاک ایسی ہے جینے میں
تھے جو دل نشیں میرے سینے میں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ جو اُس تنِ حنانہ تھا سدا تکیۂ شہِ دوسرا
یہی نالہ کرکے وہ پھٹ گیا وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

جو اویسؓ نے یہ سُنی خبر ہوئے سوزِ غم سے وہ نوحہ گر
یہی کہتے رہے وہ بچشمِ تر وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ شفیع اُمتِ عاصیاں وہ رفیع خسروِ جاوداں
جنہیں کہتے ہیں شہِ مرسلاں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

سبھی طائرانِ چمن چمن ہوئے نالوں میں یہی نعرہ زن
میرے رشکِ یاسیم و سمن وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

وہ خمیدہ گیسوئے پُرشکن دمِ عیسٰیؑ جن کا تھا ہر سخن
وہ تھی جن سے رونقِ انجمن وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

کہوں کیا میں شہرتِ دل حزیں نہیں تاب فرقتِ شاہِ دیں
ابھی بیٹھے تھے جو مرے قریں وہ کہاں گئے وہ کہاں گئے

رخِ تاباں سے اے غوثِ زماں پردہ اُٹھا دیجے
نہ ہو خواہش کبھی پھر سلطنت کی اے شہِ جیلاں
نکالی باراں سالہ آپ نے ڈوبی ہوئی کشتی
تمنا ہے دلِ شیدا کو مدت سے زیارت کی

مریضِ دردِ ہجراں کو برائے حق دوا دیجے
گر اپنے آستانے کا مجھے درباں بنا دیجے
میرا بیڑا ابھی پار اب غم کے دریا سے کرا دیجے
بلا کر اب اسے بغداد کا روضہ دکھا دیجے

یہ احمدؔ بھی تمہارا ہے دل و جاں سے مناقب خواں
برائے حق کہ جنت میں مکاں اُس کو دلا دیجے

وصف کوئی کیا کرے تحریر میرے پیر کی
ہے فزوں تحریر سے توقیر میرے پیر کی

سالہا شب کو نہ سوئے اور عبادت میں رہے
تھی عبادت اِس قدر شبگیر میرے پیر کی

نورِ عرفاں کا ہو روشن دل میں تیرے بیگماں
دیکھ لے گر شکلِ پُر تنویر میرے پیر کی

اِک نظر سے کر دے تجکو مس سے زر خالص ابھی
بے شبہ ہے نظر صاف اکسیر میرے پیر کی

گبر و ترسا لائے ایماں سُنکے اُنکے وعظ کو
ایسی پُر تاثیر تھی تقریر میرے پیر کی

جن و انساں زیر فرماں اُنکے تھے سب سر بسر
تھی حکومت ایسی عالمگیر میرے پیر کی

چھوڑ دیں سب بُت پرستی برہمن کلمہ پڑھیں
دیکھ لیں گر نظر بھر تصویر میرے پیر کی

سلسلہ میں آپکے مردانِ حق ہیں پائے بند
ہے کشاں سوئے خدا زنجیر میرے پیر کی

سارے ولیوں نے جھکائیں گردنیں زیرِ قدم
ایسی حرمت ایسی تھی توقیر میرے پیر کی

آپکے دل میں جو گذرا حق نے فوراً کر دیا
ہو گئی تقدیرِ حق تدبیر میرے پیر کی

خانماں حاسد کرے برباد دم میں مثلِ برق
گر ہو غیرت سے عَلم شمشیر میرے پیر کی

گلشن و گلزار بلبل گر تجھے مطلوب ہے
صدق دل سے ہو تو دامنگیر میرے پیر کی

سلام اول

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
اے جناب حق کے پیارے	چرخ رحمت کے ستارے	نوح و آدم کے دولارے	اپنی اُمت کے سہارے
آمنہ بی بی کے جائے	دست ہاجرا کے سُلائے	گود حوا کے کھلائے	نور قدرت کے بنائے
آپ خورشید لقا ہیں	آپ شاہِ دوسرا ہیں	آپ نور کبریا ہیں	آپ محبوب خدا ہیں

معدن اسرار سینا	مخزنِ علم مدینا	عرش دروازے کا زینا	عطر سے بہتر پسینا
بدر اوج طور سینا	مہرِ تابانِ مدینا	بلبلِ باغِ امینا	بحرِ رحمت کے سفینا
عرش اعلےٰ کے جوئیا	شہر یثرب کے بسیّا	ساقئ کوثر کے بھیّا	ناؤ دو جگ کے کھوّیا
آپ پر حق مبتلا ہے	آپ کا کیا مرتبا ہے	شان میں بدر الدجےٰ ہے	مدح میں کہتا خدا ہے
اب نہیں اچھا قرینا	فکر سے ہے جور سینا	دہر میں مشکل ہے جینا	لو خبر شاہِ مدینا
گر مدینہ اب دکھائیں	دوڑ کر روضہ پہ جائیں	اشکِ خس در پر بہائیں	ہاتھ اٹھا کر یہ سنائیں
آپ جو یثرب بلائیں	عمر بھر واں سے نہ آئیں	شمع دل اپنا جلائیں	شعلوں سے نکلیں صدائیں
جس گھڑی یثرب کو جائیں	خاک کا سرمہ بنائیں	بستر اور پر لگائیں	جوش دل اپنا دکھائیں
سر کو قدموں پر جھکائیں	دل کو دیوانہ بنائیں	جاں کو روضہ پر چڑھائیں	لب کو یوں جنبش میں لائیں
دل کو میرے آزمائیں	نورِ عارض میں جلائیں	خاک میں در کی ملائیں	خاک سے آوازیں آئیں
لیکے مکھڑے کی بلائیں	چھپتے تھے کیا بتائیں	آنکھ میں کیونکر بٹھائیں	کہتے تھے دیکر دعائیں
کون گودی میں کھلائیں	کون سینہ پر لٹائیں	کس طرح دل میں سلائیں	وصف میں کیا لب پہ لائیں
آپ کا وہ بھی فدا ہے	آپ کے در کا گدا ہے	آپ سے یہ التجا ہے	عرض یہ صبح و مسا ہے

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

سلام دوم

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
نام نامی حرزِ جاں ہے	چارۂ دردِ نہاں ہے	دمبدم وردِ زباں ہے	صلوٰۃ اللہ علیک
دو جہاں کے آپ سرور	آپ کا مداح ہے داور	کون ہے ایسا پیمبر	صلوٰۃ اللہ علیک
کس کو یہ رتبہ ملا ہے	نام کس کا مصطفےٰ ہے	کس کا عاشق کبریا ہے	صلوٰۃ اللہ علیک

کس کے قبضے میں ہے کوثر	ہے خدا کا پیارا کس پر	کون ہے محبوب داور	صلواۃ اللہ علیک
کس کو خالق نے بلایا	کس نے یہ رتبہ ہے پایا	کس پہ ہے قرآن آیا	صلواۃ اللہ علیک
شافعِ محشر تمہیں ہو	دین کے رہبر تمہیں ہو	خاص پیغمبر تمہیں ہو	صلواۃ اللہ علیک
رہنما و پیشوا ہو	سر بسر نورِ خدا ہو	تم تو شاہ دوسرا ہو	صلواۃ اللہ علیک
گرچہ عصیاں کی ہے کثرت	غم نہیں روزِ قیامت	واں تو ہونگے آپ حضرت	صلواۃ اللہ علیک
واسطہ آلِ عبا کا	صدقہ حضرت فاطمہؑ کا	غم نہ ہو روز جزا کا	صلواۃ اللہ علیک
میرے مولے میرے آقا	آپ ہی کا ہے بھروسا	حشر میں ہو جائے پردا	صلواۃ اللہ علیک
آپ ہی شمس الضحےٰ ہیں	آپ ہی بدر والدجےٰ ہیں	آپ محبوبِ خدا ہیں	صلواۃ اللہ علیک
چاند سورج اور ستارے	آپ پر صدقے اُتارے	جان و دل دونوں کو وارے	صلواۃ اللہ علیک
رات دن ہے آہ و زاری	ہے زیادہ بے قراری	جاؤں میں حضرت کے واری	صلواۃ اللہ علیک
اب نہیں اُٹھتے یہ صدمے	دل ہوا ہے ٹکڑے ٹکڑے	آپ کی صورت کے صدقے	صلواۃ اللہ علیک
آپ کی فرقت نے مارا	بس یہی ہے اس کا چارا	اب زیارت ہو خدارا	صلواۃ اللہ علیک
آپ پر قربان جاؤں	ایک دم جو دیکھ پاؤں	حال دل سب کہہ سناؤں	صلواۃ اللہ علیک
خواب میں اک روز آتے	صورتِ انور دکھاتے	ہجر کے غم سے چھڑاتے	صلواۃ اللہ علیک
روضۂ احمد پہ جاکر	یا پیامِ شوخ مضطر	اے صبا کہنا مکرر	صلواۃ اللہ علیک

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلواۃ اللہ علیک

سلام سوم

سرورِ اولادِ آدم	صلواۃ اللہ علیک	دلبرِ خوبانِ عالم	صلواۃ اللہ علیک
باعثِ تخلیقِ خلقت	موجبِ تنزیلِ رحمت	شافعِ عصیانِ اُمت	صلواۃ اللہ علیک

افسرِ کُل انبیا ہو	جلوۂ نورِ خدا ہو	مالکِ ہر دو سرا ہو	صلواۃ اللہ علیک
رازدارِ کُنتُ کنزاً	گوہرِ بحرِ یتیماً	سرورِ کُنتُ نبیاً	صلواۃ اللہ علیک
ناظرِ دیدارِ وحدت	کاشفِ رمز و اشارت	واقفِ اسرارِ خلوت	صلواۃ اللہ علیک
سرورِ والاحشم ہو	سیّدِ عالی ہمم ہو	خسروِ مُلکِ عجم ہو	صلواۃ اللہ علیک
پیشوائے جن و آدم	مقتدائے ہر دو عالم	صاحبِ اخلاقِ اعظم	صلواۃ اللہ علیک
صاحبِ تاجِ شفاعت	دافعِ رنج و مصیبت	قاسمِ نعماتِ جنّت	صلواۃ اللہ علیک
کعبۂ مقصودِ کُل ہو	قبلۂ خیلِ رُسل ہو	باغِ کُن کے تم ہی گُل ہو	صلواۃ اللہ علیک
زیبِ بستانِ طریقت	ناصبِ بیخِ شریعت	ثمرۂ نخلِ حقیقت	صلواۃ اللہ علیک
تم ہو مرغوبِ دو عالم	تم ہو مطلوبِ دو عالم	تم ہو محبوبِ دو عالم	صلواۃ اللہ علیک
مخزنِ حلم و مروت	منبعِ خلق و محبت	معدنِ جود و سخاوت	صلواۃ اللہ علیک
آفتابِ لایزالی	ماہتابِ ذی کمالی	ہو تمہیں اُمت کے والی	صلواۃ اللہ علیک
ہادیٔ راہِ ہدایت	رہبرِ کوئے سعادت	شمع افروزِ عبادت	صلواۃ اللہ علیک
حامیٔ درماندگاں ہو	دستگیرِ بےکساں ہو	باعثِ امن و اماں ہو	صلواۃ اللہ علیک
نیّرِ چرخِ رسالت	اخترِ برجِ نبوّت	ماحیٔ کفر و ضلالت	صلواۃ اللہ علیک
نورِ بہارِ باغِ ایماں	گلعذارِ رنگِ ایقاں	لالۂ گلزارِ عرفاں	صلواۃ اللہ علیک
تم شفیع المذنبیں ہو	زینتِ عرشِ بریں ہو	بیگماں سلطانِ دیں ہو	صلواۃ اللہ علیک
روکشِ بدر الدجےٰ ہو	غیرتِ شمس الضحےٰ ہو	حسن میں سب سے سوا ہو	صلواۃ اللہ علیک
جو کوئی تم پر فدا ہے	خاص مقبولِ خدا ہے	اہلِ دیں کا پیشوا ہے	صلواۃ اللہ علیک
بلبلِ باغِ ہویّت	تو گلِ گلزارِ قدرت	طوطیٔ بستانِ وحدت	صلواۃ اللہ علیک
ہو تمہیں نبیوں کے سرور	ہو تمہیں سلطانِ محشر	ہو تمہیں ساقیٔ کوثر	صلواۃ اللہ علیک
	قاسمِ خستہ ہے مضطر	اب بلالو اپنے در پر	

یا حبیبِ ربِّ اکبر	صلوٰۃ اللہ علیک

سلام چہارم

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
آپ ہیں دنیا کے سرور	آپ ہیں مہرِ منوّر	آپ ہیں خالق کے دلبر	آپ ہیں پیر و پیمبر
تجھ پہ اکرامِ خدا ہے	کون تجھ سا دوسرا ہے	تجھ پہ اک عالم فدا ہے	توشہ ہر دو سرا ہے
کس کو ہے قرآن آیا	کس کو خالق نے بلایا	آپ نے وہ اوج پایا	یہ سمجھ میں بھی نہ آیا
اوّل و آخر تمہیں ہو	ظاہر و باطن تمہیں ہو	دین کے ماہر تمہیں ہو	خصم پر قاہر تمہیں ہو
التجا میں ہوں یہ لایا	درد و غم نے ہے ستایا	تنگ جینے سے ہوں آیا	حالِ دل تم کو سنایا
اب مدینے میں بلاؤ	رحم للہ مجھ پہ کھاؤ	اپنے مفتوں کو جلاؤ	اے مسیحا جلد آؤ
ہمسرِ محزوں ہے حیراں	کیجئے اب اس پہ احساں	ہند میں رہتا ہے گریاں	اس کی کردو مشکل آساں

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک
یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

تضمین اوّل شعرِ سعدی علیہ الرحمتہ

گئے جب زمیں سے بر آسماں	وہ جنابِ سیدِ مرسلاں	کروں اُس گھڑی کا میں کیا بیاں	تھے جلو میں جیسے شہنشہاں
کہ براقِ مرکبِ خوش رواں	اور سوار اُس پہ شہِ زماں	تھے جلو میں سب ملکوتیاں	تھا یہ جبرئیل کے بر زباں

بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ

گئے آپ عرش سے واں گذر	جہاں ہوا کسی کا نہ ہو گذر	ہوا نور نور سے جلوہ گر	وہ ملا نظر کہ نہ تھا نظر
ہے جبرائیل یہ عرض کر	ہیں جلے جو آگے چلینگے پر	جو ہیں دیکھا پشتِ براق پر	تو یہ بولا رفرف واں آنکر

بلغ العلےٰ بکمالہٖ — کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

اٹھا شور عرش پہ آگیا — جیسے مژدہ جانفزا آگیا — صفیں باندھ باندھ انبیا — لگے شکر کرنے خدا خدا
کہ جمال احمدِ مجتبےٰ — ہمیں ملگیا ہمیں ملگیا — ملے سب ادب سے جدا جدا — یہ خوش ہوکے بولے کہ مرحبا

بلغ العلےٰ بکمالہٖ — کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہٖ وآلہٖ

کیا جس نے آپکو تھا طلب — ڈر اُس سے جاتے ہی لب بلب — دیا حق نے کون و مکان سب — یہ معراج کا تھا فقط سبب
کیا عرض آپنے میرے رب — مجھے بخشتا تو نے عجب عجب — چلے آپ واں سے وداع ہو جب — یہ ندا ہوئی کہ شہِ عرب

بلغ العلےٰ بکمالہٖ — کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہٖ وآلہٖ

چلے سوئے خلد جو مصطفےٰ — تو یہ جبرائیل نے کی صدا — کہ جناب خواجۂ دوسرا — سبھی انبیاؤں کے پیشوا
ہوئی اب سے جلوہ گری بجا — درِ خلد کیجئے جلد وا — وہیں سنکے رضواں قریب آ — لگا عرض کرنے کہ سیدا

بلغ العلےٰ بکمالہٖ — کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہٖ وآلہٖ

میرے خواب میں نظر آگیا — رُخ نور آنکھوں میں چھا گیا — سیہ زلف ایسی دکھا گیا — مجھے اِک بلا میں پھنسا گیا
میرے شوق دل میں سما گیا — نہ لقب پتا وہ بتا گیا — کہ وہ کون تھا اور کہاں گیا — کوئی آکے ایسا ستا گیا

بلغ العلےٰ بکمالہٖ — کشف الدجےٰ بجمالہٖ
حسنت جمیعِ خصالہٖ — صلوا علیہٖ وآلہٖ

یہ خدا ہے تجھ سے دعا میری — کہ بروزِ حشر کے وہ نبیؐ — ہوں جلو میں جسکی نبی سبھی — میرا ہو شفیع میرا ہو شفیع
عجب ایک جلوہ ہو اُس گھڑی — ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ — وہاں روح سعدی بھی ہو کھڑی — یہ عطار کہتا ہو جس گھڑی

بلغ العلےٰ بکمالہٖ — کشف الدجےٰ بجمالہٖ

حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

تضمین دوم

شب وصل خالق بحر و بر — گیا چھپ کے وہ مہ سیمبر — پھر اُس شمس ڈھونڈھتا اور قمر — گئی ڈھاک بصر گئی تھک نظر
لگا کہنے صدرہ کا ہمسفر — کہ وہ بعد سدرہ گیا کدھر — مجھے منتہے کی نہیں خبر — ہے اگر خبر تو اسی قدر

بلغ العلے بکمالہ — کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

وہ حبیب رب عفو ہے — وہ شفیع روز نشور ہے — وہ طلوع نور ظہور ہے — کہ ظہور اُس سے وہ نور ہے
فلک اُسکے نور کا طور ہے — اُسے لامکاں سے عبور ہے — وہ حقیقتاً بڑی دور ہے — یہ ترانۂ لب حور ہے

بلغ العلے بکمالہ — کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

شب ارتقاع شہ رُسل — دم ارتقاع مہ سبل — گئے اُٹھ حجاب دوئی کُل — گئے در بہشت بریں کے کھل
ہوئے نار نور سے اُسکے گُل — ہوا صحن خلد میں فرش گُل — ہوئیں حورین بیخود جام مُل — اُٹھا عرش فرش میں بھر تو غل

بلغ العلے بکمالہ — کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

دم آمد آمد مصطفےٰ — مہ و خور نے فرش زری کیا — کہا مشتری ذمین ہوس کیا — ترا مشتری ہوا خود خدا
یہ زحل نے دور سے دی ندا — کہ ہوں بندۂ حبشی ترا — قلمی دبیر نے کی ثنا — ہوئی زہرہ جھوم کے نغمہ زا

بلغ العلے بکمالہ — کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

مہ مطلب جو ہوا طلب — سوئے گنج خلوت خاص رب — ہوئی آسمانوں میں دھوم تب — کوئی سجدہ ریز رہ ادب
کوئی چرخ زن ز رہ طرب — کوئی پائے بوس بصد عجب — گئے شب کہ وہ ملی اُسکو دب — یہ پکارنے لگے سب کے سب

	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہِ وآلہ	
درِ تاجِ تارکِ اصطفا ہوا اُس کی ذات کا منکا	گلِ سُرخ گلشنِ اجتبا کہے کوئی پرہ کی بات کیا	ہوا شمع خلوتِ کبریا ہوئی ہو بہو وہ خلا ملا	تو عروج مسندِ استوا کہ مقام ہو سے اُٹھی صدا
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہِ وآلہ	
وہ فلک مسیر کدھر گیا نہ ملک گیا نہ بشر گیا	وہ فلک کے پار اُتر گیا نہ خبر گئی نہ اثر گیا	وہ کمال شیشہ میں گر گیا فلکِ نہم سے اُدھر گیا	رہا ثابت اور وہ گذر گیا فلک اس ترانہ سے پھر گیا
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہِ وآلہ	
کھول گیا بلندیٔ عزوشاں ہوا ہالہ دائرۂ کماں	کہ حضورِ حق گیا میہماں گیا نورِ ذات میں پھر نہاں	تو دیا مکاں اُسے لامکاں شدہ رازہائے نہاں عیاں	وہ جبیں ہوئی مہِ آسماں زپئے عیاں چہ کند بیاں
	بلغ العلےٰ بکمالہ حسنت جمیع خصالہ	کشف الدجےٰ بجمالہ صلوا علیہِ وآلہ	

تضمین سوم

ہے بہار آئی چمن چمن کہ یہ سب نموِ گل وسمن	کھلے نالہ نرگسِ نسترن ہے ظہور نورِ شہِ زمن	گیا بلبلوں نے وہ پھر طن بلغ العلےٰ بکمالہ	ہوئی قمری سر بہ نعرہ زن کشف الدجےٰ بجمالہ
	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
گئی بدلی باغ کی پھر ہوا لگی آنے رعد سے پھر صدا	ہوئی زیب بخش چمن صدا کہ یہ سب ہے باعثِ مصطفٰے	اُٹھی ہر طرف سے وہ پھر گھٹا بلغ العلےٰ بکمالہ	لگی برق کوندنے جا بجا کشف الدجےٰ بجمالہ

	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
دیا صحن باغ میں کھر بچھا کھچا شامیانہ پھر ابر کا	وہی فرش سبزہ کا جابجا لگی کہنے بلبل خوش نوا	گلوں غنچوں کی وہ بنا بنا بلغ العلےٰ بکمالہٖ	دیئے گاؤ تکیئے وہیں لگا کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
کہیں طوطیاں ہیں شکر فشاں کہیں کنتے پھرتے ہیں باغباں	کہیں سرو قمری ہی شادماں یہ مدیحِ سیدِ انس و جاں	کہیں غنچہ کھولا ہی عطرداں بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کہیں بلبلیں ہیں طرب کناں کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
یہ خیال روئے شہِ زمن ہے عجب حمیدیہ انجمن	کھلے ہر طرف ہیں چمن چمن کہ زباں پہ سب کے ہی یہ سخن	ہے دل رحمت ذو المنن بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کہ درود پڑھتے ہیں مرد و زن کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
وہ صلوٰۃ بھیج احمد صمد کریں لاکھ اہل حسد حسد	جو ہو بیعد نہ ہو جس کو حد ہوا شہرہ اُن کا بلد بلد	بحضور سیدِ مستعد بلغ العلےٰ بکمالہٖ	جو نبی ازل سے ہو تا ابد کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
ہوئے اُسکی شرع میں جو مخل ہوں نثار اُس پہ بجان و دل	رہی یونہی بس وہ مضل مضل کہیں جس کو صاحبِ ان مل	ہوئے کیسے کیسے منفعل بلغ العلےٰ بکمالہٖ	رہی وہ جہاں میں خجل خجل کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
وہ ہے اُس کی نکہتِ پیرہن ہوئے باغ باغ گل و سمن	سنو صاحبانِ سخن سخن یہی شعر ہیں دہن دہن	کہ صبا جو لائے با انجمن بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کھلے غنچے اُس سے چمن چمن کشف الدجےٰ بجمالہٖ
	حسنت جمیع خصالہٖ	صلوا علیہ وآلہٖ	
کروں اُسکی زلف کا وصف کیا تھیں جو گل پہ بلبلیں مبتلا	کہ ہے کہنا مشکِ ختن خطا لگا کہنے اُن کو سُنا سُنا	ہی شمیم اُس کی وہ جانفزا بلغ العلےٰ بکمالہٖ	کہ مسیح ہو کے فدا فدا کشف الدجےٰ بجمالہٖ

	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
وہ جبیں ہے رشک مہ جبیں وہ نگاہ نرگس سرمگیں	ہوئی جس سے شرع مبیں مبیں کریں جس کی اہل یقیں یقیں	وہ ہلال ابروئے شاہ دیں بلغ العلیٰ بکمالہ	کہ ہے ماہ عید مشاہدیں کشف الدجیٰ بجمالہ
	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
ہے فروغ چہرہ سے جلوہ گر یہ کمال حسن کا دیکھ کر	کہ کبھی نہیں یہ بشر بشر رکھے کیوں شہ بد نظر نظر	کہوں ق طور جو سوچکر بلغ العلیٰ بکمالہ	تو ہے نور نور شرر شرر کشف الدجیٰ بجمالہ
	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
گیا جب زمیں سے سوئے فلک لگے کہنے صل علیٰ ملک	تو وہ نور اسکا جھلک جھلک ہوا شہر بھر یہ فلک فلک	تھا نشاط بخش یہاں تلک بلغ العلیٰ بکمالہ	گیا جام عرش چھلک چھلک کشف الدجیٰ بجمالہ
	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
ذرا دیکھو تو عروج ہاں جو نہاں تھا وہ سب ہوا عیاں	گیا اک نظر میں کہاں کہاں یہی رمز تھا بیاں بیاں	نہ مکاں ہی چھوٹا نہ لامکاں بلغ العلیٰ بکمالہ	رہا کچھ نہ راز نہاں نہاں کشف الدجیٰ بجمالہ
	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
شہ نامور مہ خوش سیر گرے قدموں پر ہوئے بہرہ ور	وہ ہے لب شکر وہ ہے سیمبر کہا ہمد گر یہی دیکھکر	جو پیک نظر گیا چرخ پر بلغ العلیٰ بکمالہ	ملک و بشر فلک و قمر کشف الدجیٰ بجمالہ
	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
ہوا سدرہ پر جو وہ جلوہ گر اُسے چھوڑ کر شہ بحر و بر	کہا جبرائیل نے نامور گئے جب گذر تو یہ تھی خبر	یونہیں پیشتر کیئے جا سفر بلغ العلیٰ بکمالہ	میں چلوں اگر تو جلینگے پر کشف الدجیٰ بجمالہ
	حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ وآلہ	
ہے یہ عرض رونق کمتریں ہوں فدائے سید خوش یقیں	بحضور سید مرسلیں کہی کیسی نعت ہے دلنشیں	میری عفو ہووے خطا کہیں بلغ العلیٰ بکمالہ	کہ ہیں آپ شافع مذنبیں کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ وآلہ

مخمس شاہ ظفر علیہ الرحمۃ در حمد باری تعالیٰ اعز اسمہ بر قصیدۂ سنائی

یہ دنیا تو نے کھپ کھپ کے عبث جان کھپائی
مگر اب جی میں ہے یہ چھوڑ کے سب ہرزہ درائی
نہ دیا منزلِ عقبےٰ کا مجھے رستہ دکھائی
مَلِکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی
نروم من بجز آں رہ کہ تو آں رہ نمائی

نہ پھروں عہد سے جبتک کہ میرے دم میں ہے دم
طلبِ وصل تیری ہو نہ میرے دل سے کبھی کم
رکھوں پیمانِ محبت کو تیرے میں یونہی محکم
ہمہ درگاہِ تو جویم ہمہ درگاہِ تو پویم
ہمہ توحید تو گویم کہ بتوحید سزائی

نہ چپ و راست سے گر ہووے تیری نصرت و یاری
تو کہے کیونکہ خدایا یہ خدائی تجھے ساری
نہ تیرا عرش سے تا فرش اگر فیض ہو جاری
تو خداوندِ یمینی تو خداوندِ یساری
تو خداوندِ زمینی تو خداوندِ سمائی

نظر آتی ہے جہاں میں جو سفیدی و سیاہی
تیری یکتائی مبرا ہے ہر اک شے سے الٰہی
قلمِ صنع یہ دے ہے تیری دن رات گواہی
تو زن و جفت نجوئی نہ خور و خفت نخواہی
احد بے زن و جفتی مَلِکا کام روائی

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاجِ عبادت
نہ شراکت ہے کسی سے نہ کسی سے ہے قرابت
نہ عنایت تجھے درکار کسو کی نہ حمایت
نہ نیازت بولادت نہ بفرزندِ تو حاجت
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

جسے تو چاہے امیری دے جسے تو چاہے فقیری
کرم و عفو سے کیونکر نہ کریں عذر پذیری
جسے تو چاہے بزرگی دے جسے تو چاہے حقیری
تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری
تو معزی تو مذلی ملک العرش بجائی

گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہے تو رزق رسانی
کہ وہ ستّار ہے تو واقفِ اسرار نہانی
تیرے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی
ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را غیب تو دانی
ہمہ را رزق رسائی کہ تو موجود عطائی

خرد و وہم سے گو دل نے کوئی بات تراشی
میرے نزدیک سوا اسکے ہے سب سمع خراشی
کہ ہؤا اول و آخر کی حقیقت کا تلاشی
نہ بُدی خلق تو بُودی نبود خلق تو باشی
نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فراشی

رہے مصروف ثنا میں تیرے ہر چند خلائق
کہ وہ فوق اور ہی جس فوق سے ہی سب سے تو فائق
نہ ادا پر وہ ثنا ہو جو ثنا ہے تیرے لائق
نہ سپہری نہ کواکب نہ بروجی نہ دقائق
نہ مقامی نہ منازل نہ نشیبی نہ بہ پائی

رہِ توصیف تیری رکھتی نہایت سے درازی
نہ چلے کنہ حقیقت میں تیرے نکتہ طرازی
نہ لگے ہاتھ یہ کوچہ تیری بے بندہ نوازی
بری از چون و چرائی بری از عجز و نیازی
بری از صورتِ رنگیں بری از عیب و خطائی

نہ تجھے دوست کی حاجت ہے نہ اندیشۂ دشمن
نہ تجھے چاہیئے ماوےٰ نہ تجھے چاہیئے مسکن
نہ تجھے کام ہے عشرت سے نہ شیوہ تیرا شیون
بری از خوردن و خفتن بری از تہمتِ قُرّان
بری از بیم و اُمیدی بری از رنج و بلائی

نہ رہا عالمِ طفلی و جوانی ہوئی پیری
نہ روا رکھ تو میرے حق میں یہ خواری و حقیری
غمِ دنیا کے ہوئے زنداں میں مجھے اب یہ اسیری
تو علیمی تو حکیمی تو خبیری تو بصیری
تو نمائندۂ فضلی تو سزاوار ثنائی

تیرے اوصاف بیاں کرنے کی باندھے ہے جو دُھن جا
میری گو فکر رسا گنج معانی کی ہو کنجی
دمِ تقریر ہو گنگی دمِ تحریر ہو لنجی
نتواں وصف تو گفتن کہ تو در وصف نگنجی
نتواں شرح تو کردن کہ تو در شرح نیائی

نہ بصر کو ہے یہ قدرت کہ تیری دیکھے تجلی
نہ خرد کو ہے یہ طاقت کہ تجھے پاوے ذرا بھی
متحیر ہوں میں اس میں کہ صفت کیا کہوں تیری
اَحَدٌ الیسَ کَمِثلِی صَمَدٌ الیسَ بفردی
لِمَنِ المُلکُ تو گوئی کہ سزاوار خدائی

ظفر اس وقت میں خاموش ہو کیا غنچہ کی مانند
کہ یہ اشعار مناجات کے یاد آئے اُسے چند
کرے اوصاف میں کس طرح تیری اپنی زبان بند
لب و دندان **سنائی** ہمہ توحید تو گوئی
مگر از آتشِ دوزخ بَوَدش زود رہائی

مُخمس شاہ ظفر علیہ الرحمتہ بر مُناجات جنید علیہ الرحمتہ

ہمیشہ از ندامت اشکبارم
ز جرمِ خویشتن خود شرمسارم
مگر از رحمتت اُمید وارم
الٰہی واقفی از حالِ زارم
تو مے دانی کہ جز تو کس ندارم

گناہوں کا میرے از بس ہے طغیاں
رہے ہے موج زن طوفاں پہ طوفاں
تیری بے دستگیری ہوں ہراساں
الٰہی غرق ام در بحرِ عصیاں
ز دستِ رحمت افگن بر کنارم

جہاں ہے مجمعِ اربابِ غفلت
مہیا ہیں سبھی اسبابِ غفلت
یہاں پی کر شرابِ نابِ غفلت
الٰہی رفتہ ام در خوابِ غفلت
بدہ بیداریئے زیں کاروبارم

تیرے آگے نہیں مانندِ تصویر
زبانِ عذر کو یارائے تقریر
میری کیا رستگاری کی ہو تدبیر
الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر
وزاں حضرت نہایت شرمسارم

بجا ہے گر دلِ مضطر کڑا ہے
کہاں ٹھیرے جو کچھ آرام چاہے

پنا ہے منزلِ مقصود گا ہے | الٰہی بر کشا از غیب را ہے

زچندیں سال و مہ در انتظارم

کرے گر سرکشی کوئی زبردست | سرِ راہِ فنا ہو جائے ہی پست
نہیں رہتی ہے مطلق تاب و طاقت | الٰہی راہِ اول سخت راہ است

تو آساں بگذراں زیں رہگذارم

تجھے ہی زیب دے ہے حکمرانی | کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی
نہ جانوں میں غضب نے مہربانی | الٰہی گر برانی ور بخوانی

تو دانی بندۂ بے اختیارم

سیہ کاری میں ہوں غلطاں و پیچاں | پریشاں حال مثلِ زلفِ خوباں
کروں کیا اپنی جمعیت کا ساماں | الٰہی خاطرم را جمع گرداں

کہ مسکین و پریشاں روزگارم

کھلے توحید کے معنے مجھے یہ | دوئی اچھی نہیں اِس سے خدر بہ
قضا جس دم کرے اپنی کماں زِہ | الٰہی بر یکے گفتن مدد دہ

کہ تا من جاں بآسانی سپارم

نہ گریہ میں نہ سوزِ دل میں تاثیر | گناہوں کی ندامت سے ہوں دلگیر
تجھی سے ہے اُمیدِ عفو تقصیر | الٰہی از کمالِ لُطف بپذیر

دلِ سوزان و چشمِ اشکبارم

رہا میں جیسا یاں خورسند و فیروز | رہوں یوں حشر کو بھی جلوہ افروز
رہوں دونوں جہاں میں بہرہ اندوز | الٰہی گر عزیزم کردی امروز

مکن فردا بنزدِ خلق خوارم

یہ کافر نفس ہے ایسا ملا بد | کہ جس سے جز بدی کچھ ہو نہ سرزد

عداوت مجھ سے یہ رکھتا ہے بیحد
الٰہی گر نہ توفیق تو باشد
بر آرد نفس بد از جاں دمارم

مکاں تاریک میں تنہائے بے زور
جو کوئی پاس ہے تا مار یا مور
سُنے کون آہ و نالے کا میرے شور
الٰہی در شبِ منزل گہِ گور
ز لطفِ خویش گرداں غم گسارم

نشہ میں ہوں تو غفلت کے سرمست
میرے درپے ہیں دو دشمن قوی دست
کہاں جاؤں کروں میں کس طرف جُستت
الٰہی نفس و شیطاں در کمین است
ز تقوائے عبادت کُن حصارم

ظفر ہے جن کو ایماں اپنا درکار
دُعا ایمان کی مانگے ہیں ہر بار
کسے ہے دیکھ تو کیا مرد ہشیار
الٰہی بر جہید ایماں نگہدار
کہ این است اصل جاہ و اعتبارم

مناجات محمدؐ حیات صاحب تخلص غضنفر

بارِ الٰہ رسولؐ کی خاطر کے واسطے
صدیقؓ یارِ غار پیمبر کے واسطے
عدلِ عمرؓ و مسجد و منبر کے واسطے
عثمانؓ غنی و حیدر و صفدر کے واسطے
روزِ نشور فاطمہؓ اطہر کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

مسلم کو مومنوں کو مسلماں کو بخش دے
والد کو والدہ کو مہرباں کو بخش دے
اُستاد اور مشفقِ ذیشاں کو بخش دے
عاصی ہوں بخدا میرے عصیاں کو بخش دے
شبیرؑ کے طفیل سے شبرؑ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

باراِلٰہ میں بھی اک عبدِ ذلیل ہوں — بیمارِ گنہ سے نہایت علیل ہوں
راحم ہے تو میں اس لئے لایا دلیل ہوں — تیرا کلام ہے کہ میں ربّ الجلیل ہوں

زین العبادؑ باقرؑ و جعفرؑ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

ایمان سے اٹھا مجھے دنیا سے اے رحیم — بدعت سے شرک و کفر سے رکھ باز اے کریم
اور منکر و نکیر کا بھی خوف ہو نہ بیم — راہِ صراط پر ہو قدم میرا مستقیم

اور کاظمؑ و رضاؑ شہِ سرورؑ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

بحرِ گناہ میں غرق ہوں یارب مجھے نکال — دنیا کے لہو و لعب سے مجھ کو تو اب سنبھال
تیرا ہی ذوق و شوق میرے دل کو ہو کمال — اور الفتِ نبیؐ سے مجھے کردے تو نہال

بہرِ تقیؓ نقیؓ حسنؓ عسکرؑ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

ہیں دست بستہ جملہ ملائک تیرے حضور — شاہ و گدا سبھی ہیں تیرے عبد ذی شعور
سب سے زیادہ میں ہوں گنہگار و پر قصور — غفار تیرے بن نہیں کوئی ہے اے غفور

بہرِ جنابِ مہدیٔ رہبرؑ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

ہوں معصیت میں غرق دلے تیری چاہ ہے — اور بحرِ جرم میں میری کشتی تباہ ہے
محتاج ہوں گدا ہوں میں تو بادشاہ ہے — رزاق میرا تو ہی ہے بیشک الٰہ ہے

طلحہؓ زبیرؓ و سعدؓ و صفدرؓ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

ناچیز ہوں حقیر ہوں کمتر ہوں پست ہوں — بندہ ہوں اور غلامِ روزِ الست ہوں

قالوا بلیٰ کی مے سے میں مدہوش و مست ہوں ۔ عاجز ہوں میں غریب ہوں اور دل شکست ہوں

یہ التجا قبول ہو قنبرؓ کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

شرمندہ ہو رہا ہوں گناہوں سے روز و شب ۔ ناچار ہوں میں نفس کے ہاتھوں سے ہے غضب
عاصی کا اس جہاں میں **غضنفر** ہوا لقب ۔ ہے اُمتِ رسولؐ میں شکرِ خدا کہ اب

عقبیٰ بخیر ہووے غضنفر کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبرؐ کے واسطے

مخمس

حمد لایق ہے جنابِ کبریا کے واسطے ۔ ذات مطلق بانئے ارض و سما کے واسطے
در پہ آیا ہوں تیرے عفوِ خطا کے واسطے ۔ فضل کر یارب محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے

سیّد الکونین شاہِ انبیا کے واسطے

جز سیہ کاری کیا آکر نہ دنیا میں حصول ۔ عمر عصیاں میں گنوائی اسلئے ہے دل ملول
کر نگاہِ لطف تا ہو دولتِ ایماں وصول ۔ یا اِلٰہ العالمیں یہ عرض ہو میری قبول

استجب ہذا دعائی مصطفےٰ کے واسطے

یا الٰہی مجھ میں ہے ساری سیہ کاری بھری ۔ نام نیکی کا نہیں حد سے زیادہ ہے بدی
رات دن روتا ہوں اپنی دیکھ کر آلودگی ۔ دور کر رنجِ دلی ہے سخت مجھ کو بے کلی

اُس شہِ صدیقؓ اکبر باصفا کے واسطے

یا الٰہی تو غنی ہے اور میں ہوں بے نوا ۔ خواستگاری تجھ سے ہے میری یہی اے کبریا
سبز کر نخلِ تمنا تا کہ پاؤں مدعا ۔ فضل کے ہاتھوں سے مجھ کو میوۂ مقصد کھلا

اُس عمرؓ فاروق عادل بے ریا کے واسطے

اے خداوندا جو دنیا میں رکھا چاہے مجھے
کشورِ ایمان کی فرماں روائی دے مجھے
التجا کرتے یہ کتنے سال و مہ گذرے مجھے
دو جہاں میں حضرتِ عثمانؓ کی رو سے مجھے

مت خجل کیجو تو اُس صاحب حیا کیواسطے

وقت ہے جاں کندنی کا ایخدا مشکل پڑا
دل کا خول ہوتا ہے آجاتی ہے اک تن پر بلا
یہ نہیں معلوم اُس دم ہو میرا احوال کیا
بارگاہ عالی میں تیری ہے یہ میری التجا

حل ہو وہ مشکل میری مشکلکشا کیواسطے

مقصدِ دارین کردے یا الٰہی سب وصول
شرِ شیطاں سے بچالے ہوں بہت خاطر ملول
صاحبِ عفت ہیں وہ اور گلشنِ عصمت کے پھول
بلبلِ باغِ مدینہ قرۃ العینِ رسولؐ

یعنی بی بی فاطمہؓ خیر النسا کے واسطے

عرض ہے اِس بینوا کی تجھ سے رزاق العباد
کر عطا اعمال صالح رزق کا ہو در کشاد
دور کر مجھ سے بڑا دنیا کا غم ہے بدنہاد
دے خوشی دل کو میرے سرسبز کر نخلِ مراد

اُس جگر خستہ حسنؓ صاحب لوا کیواسطے

روز روشن تیرہ کاری سے اندیشہ ہے مجھے
سخت موذی دشمنِ جاں نفس میرا ہے مجھے
آسرا گر ہے خداوندا تو تیرا ہے مجھے
ہر طرف سے فوج غم نے آکے گھیرا ہے مجھے

دے پناہ یارب شہیدِ کربلا کیواسطے

خوف رہتا ہے مجھے اکثر فشارِ قبر کا
کیونکہ میں ہوں رُو سیاہ و پُر گناہ و پُر خطا
اور بہت ہے تیرہ و تاریک اور وہ تنگ جا
کون تجھ بن لے خبر عاصی کی اُس جا اے خدا

زُمرۂ فریادرس زین العبا کے واسطے

آہ سب لہو و لعب میں زندگانی کی بسر
ہے وبال جرم میرے سر پہ حد سے بیشتر
نام تیرا ہے رحیم اے خالق جن و بشر
میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر

باقرؓ و جعفرؓ علیؓ موسیٰ رضاؓ کے واسطے

یاالٰہی تجھ سے ہوں اِس التجا کا ملتجی — دے شرارت سے اماں دجال بدافعال کی
حفظ میں رکھ لے عذابِ آتشِ دوزخ سے بھی — موسیٰؓ و کاظم تقیؓ و با نقیؓ و عسکری
اور امامِ مہدیٔ پیرِ ہدا کے واسطے

تو ہے خالق تو ہے رازق مالکِ ہر دوسرا — لااُبالی ہے تیری درگاہ پاک اے کبریا
عاجز و کمتر وفاؔ کی کر قبول اب یہ دعا — درماندہ ہوں کے سارے بوجھ اُٹھالے اے خدا
غوثؓ اعظم پیر و مرشد رہنما کے واسطے

مسدس جناب مولوی محمد یونس صاحب حافظ مرحوم تخلص یونس

بادِ صبا نے مجھ کو جگایا ہے صبح دم — کہنے لگی کہ کس لئے کھاتا ہے اتنا غم
بس دور کر تو دل سے سب اپنا غم والم — غوثؓ الوریٰ کے جلدی سے اٹھ جا پکڑ قدم
بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

سلطانِ عبد قادرِ جیلانی باکمال — محبوب خاص خالقِ یکتائے ذوالجلال
مقبول بارگاہِ خداوندِ لایزال — پائی ہے جن سے دین نے سب رونق و کمال
بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

وارث ہیں انبیا کے شہِ پیر دستگیرؓ — مرشد ہیں اولیا کے شہِ پیر دستگیرؓ
ہادی ہیں اتقیا کے شہِ پیر دستگیرؓ — رہبر ہیں اصفیا کے شہِ پیر دستگیرؓ
بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

بدرِ منیر اوجِ ولایت کے درِ جہاں — خورشید آسمانِ ہدایت کے بے گماں

ہیں فیضیاب نور سے جنکے سب انس و جاں ۔ اوصاف اُن کی ذات کے سب کس سے ہوں عیاں

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

ہیں پیشوا جہاں ہیں صغیر و کبیر کے ۔ حامی ہیں اور معیں ہیں گدا و امیر کے
شافع ہیں روزِ حشر میں شاہ و فقیر کے ۔ کیا ڈر ہے اُن کو جو ہیں مرید ایسے پیر کے

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

کاندھے پہ اُن کے ہے قدمِ ختمِ مرسلیں ۔ اور اولیا کے دوش پہ اُن کا قدم یقیں
یعنی تھے پیروی پہ محمدؐ کے محی الدیں ۔ تب اولیا خوشی سے ہوئے اُنکے تابعیں

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

کشف و کرامت اُن کی جہاں میں ہے سب ظہور ۔ روئے زمیں پہ فیض کا اُن کے بچھا ہے نور
سب شرک و کفر اُن کے سبب سے ہوا ہے دور ۔ تھا رات دن خدا ہی کا اُن کے تئیں حضور

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

سب اولیا ستارے ہیں اور یہ ہیں ماہتاب ۔ قطبوں میں سارے بلکہ یہ ہیں مثل آفتاب
اُن کے کمال ظاہر و باطن ہیں بےحساب ۔ اِس واسطے ہے ان کا طریقہ بہت صواب

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

بغداد میں تو جا کہ وہاں اُن کا ہے مزار ۔ اور نقدِ جاں کو اپنے تو کر صدق سے نثار
یا شیخ عبدالقادر فریاد رس پکار ۔ تا اُن سے تیرے دل کو مدد ہووے بار بار

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

ہے قادری مرید تو لا شکرِ حق بجا — جس نے تجھے نصیب کئے ایسے پیشوا
سب اولیا میں کوئی نہیں اُن کا رہنما — ہو مخلصی گر اُن سے تو لیوے گا اقتدا

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

انکار جس کے دل میں ہو ایسے جناب سے — کیونکر ہو امن اُس کو خدا کے عتاب سے
یونس نہ جانیو کہ وہ چھوٹے عذاب سے — محروم بلکہ ہوگا وہ اجر و ثواب سے

بس ہے وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیرؓ کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیرؓ کا

مخمس

شہیدِ ناز ہوں میں غم کا مارا یا رسول اللہ — جگر مجروح دل ہے پارا پارا یا رسول اللہ
نہیں ہے تم سوا کوئی ہمارا یا رسول اللہ — نہ کیونکر نام لوں ہر دم تمہارا یا رسول اللہ
خدا نے شوق سے تم کو پکارا یا رسول اللہ

قیامت میں تم اپنی شانِ محبوبی جو دکھلاؤ — شفاعت کیلئے اُمت کی جب پیشِ خدا جاؤ
مجھے مت بھول جانا جس گھڑی نیکوں کو بلواؤ — خدا جس دم کہے تم سے تم اپنی اُمتیں لاؤ
ہماری بھی طرف کرنا اشارا یا رسول اللہ

زمیں میں ہے نہ کوئی تم سا نہ کوئی آسماں میں ہے — تمہارے دم کی پھیلی روشنی کون و مکاں میں ہے
تمہارے نور کا پرتو ہمارے جسم و جاں میں ہے — تمہارے نام کا تکیہ ہمیں دونوں جہاں میں ہے
تمہارا ہے فقط ہم کو سہارا یا رسول اللہ

نہ فکر اعمال بد کی ہے نہ غم ہے روز محشر کا
چمک جائے ستارا مر گئے پر بھی مقدر کا
سر تسلیم ہے مشتاق اُن قدموں کی ٹھوکر کا
اندھیری گور میں روشن تمہارے روئے انور کا

ہمارے سامنے چمکے ستارا یا رسول اللہ

بنا کر حق نے جب محبوب اپنا تم کو دکھلایا
الم نشرح تمہاری شان میں قرآں کا ہے آیا
رکھا چشم ملائک سے بھی پنہاں جسم کا سایا
فاوحیٰ تم کو مازاغ البصر بھی حق نے فرمایا

تمہارے وصف میں قرآں اُتارا یا رسول اللہ

خراب و خستہ و آوارہ و جانکاہ گم گشتہ
مدینے کی ہوا میں پھر رہا ہوں آہ گم گشتہ
نہ ہو دنیا میں مجھ سا کوئی اے اللہ گم گشتہ
نہیں پہنچا ہوں منزل تک ہوا ہوں راہ گم گشتہ

میں آیا دور سے منزل کا مارا یا رسول اللہ

خوش اوصافی خوش اقبالی خوش اخلاقی خوش اسلوبی
سراپا میں تمہارے دی خدا نے واہ کیا خوبی
جمال حضرت یوسف کی کشتی چاہ میں ڈوبی
قد رعنا رخ روشن ہمہ تن نور محبوبی

خدا نے ہاتھ سے تم کو سنوارا یا رسول اللہ

سدا نالے کیا کرتا ہے شل شہرت محزوں
تصدق تم پہ ہوتا ہے نہ اپنے بجاں مفتوں
بہایا کرتا ہے اشکوں کی جا دل اور جگر کا خوں
تمہارے ہجر میں ضامن ہوا حیرت زدہ مجنوں

اُسے کیوں دل سے اب تم نے بسارا یا رسول اللہ

مُسدس ترجیع بند

غم فراق میں کیوں دل نہ آہ سرد بھرے
ہزاروں حسرت و ارماں گریباں جسے ہیں ہرے
تڑپ تڑپ کے کہاں تک یہ دلفگار مرے
بیاں یہ حال حبیب خدا سے کون کرے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسیٔ مانے برد خبرے

کہاں مدینہ کہاں ہند اور کہاں یہ غریب
تمہاری دوری نے پہنچا دیا اجل کے قریب
نہ قسمت ایسی زبردست ہے نہ ایسے نصیب
ہو کیسے آپ کا دیدار اے خدا کے حبیب

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسئ ما نے برد خبرے

غریق بحر معاصی کو لو بچاؤ رسول
خدا کیواسطے جلدی سے آؤ او رسول
سنبھالو آ کے کنارے مجھے لگاؤ رسول
بھنور میں ڈوب رہی ہے ہماری ناؤ رسول

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسئ ما نے برد خبرے

سنا ہے جب سے تمہارا ہے گھر مدینے میں
شبِ فراق کی کب ہو سحر مدینے میں
لگی ہوئی ہے ہماری نظر مدینے میں
الٰہی پہنچے گی کیونکر خبر مدینے میں

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسئ ما نے برد خبرے

نہ یار ہے کوئی یاور نہ ہے کوئی غمخوار
حضور سرورِ کونین سیدِ ابرار
نہ خویش اپنا نہ بیگانہ نہ کوئی ہے یار
وہ کون ہے جو کہے اپنی حالتِ دلِ زار

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسئ ما نے برد خبرے

مدینے جانے سے مجبور اے حضور ہوں میں
شکستہ سنگِ ملامت سے چور چور ہوں میں
چمن سے طائر بے پر کی طرح دور ہوں میں
اسی خیال میں دن رات ناصبور ہوں میں

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے زبے کسئ ما نے برد خبرے

جہاں سیاہ ہے آنکھوں تلے ہے اک اندھیر
لیا ہے لشکرِ اندوہ و غم نے مجھ کو گھیر

مدینے جانے میں کیوں ہو رہی ہے اتنی دیر	نصیب کو میرے برگشتگی کا دیکھئے پھیر

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ مانے برد خبرے

جو صدمہ دل پہ گذرتا ہے تم سے کون کہو	ستم فراق جو کرتا ہے تم سے کون کہے
تمہارا دم کوئی بھرتا ہے تم سے کون کہو	کہ کوئی ہند میں مرتا ہے تم سے کون کہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ مانے برد خبرے

میں عبد مذنب و بیکس ہوں یا رسول اللہ	ملول ہجر میں از بس ہوں یا رسول اللہ
غلام درگہِ اقدس ہوں یا رسول اللہ	خبر لو میری کہ بے بس ہوں یا رسول اللہ

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ مانے برد خبرے

صدائے آہ بھی کانوں تک اگر جاتی	یقیں تھا مجھے تاثیر کچھ تو کر جاتی
کہو تو کس طرح اُن تک میری خبر جاتی	کبھی ہوا بھی اِدھر کی نہیں اُدھر جاتی

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ مانے برد خبرے

ازل کے روز سے برگشتہ ہے یہ میری تقدیر	کیا ہوس نے مجھے دامِ معصیت میں اسیر
کشش میں دل کے بھی پاتے نہیں ہیں کچھ تاثیر	نبی سے جا کے کہیں حال کیا کریں تدبیر

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بیکسئ مانے برد خبرے

جہاں سیاہ ہوا میری ہی روسیاہی سے	بھنور میں ناؤ پڑی ہے میری تباہی سے
یہ التجا ہے مری نقش پائے راہی سے	کہے حضور میں جا کر یہ عذر خواہی سے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ ما نے برد خبرے

دلِ حزیں مرا ظلماتِ ماؤمن میں ہے
غریب و بیکس و مظلوم راہزن میں ہے
الٰہی چاند یہ میرا اسیر گہن میں ہے
یہ التجا میری اُس شاہ ذوالمنن سے ہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ ما نے برد خبرے

خیال تو ہے جو یثرب تلک پہنچ جائے
میں ایک بات کہوں دل میں گر نہ شک آئے
رسائی تا سرِ دربار شاہِ دیں پائے
میری طرف سے یہ کہنا جو تجھ سے بن آئے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ ما نے برد خبرے

جنابِ خاتمِ پیغمبراں سے یہ کہنا
ظہور ہستئ کون و مکاں سے یہ کہنا
قسیمِ کوثر و نار و جناں سے یہ کہنا
میرا بیان تو اپنی زباں سے یہ کہنا

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ ما نے برد خبرے

جو پوچھے حال مرا کچھ وہ سرورِ ذی جاہ
کہ حال دردِ جدائی سے ہو رہا ہے تباہ
مری طرف سے خدارا یہ کہیو بھر کر آہ
خبر لو جلد مری آکے یا رسول اللہ

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے
کسے ز بے کسئ ما نے برد خبرے

یہ کہیو **شہرتِ** خستہ جگر تڑپتا ہے
شہیدِ جنبشِ تیغِ نظر تڑپتا ہے
برنگِ طائرِ بے بال و پر تڑپتا ہے
یہ شعر پڑھ کے بحالِ بتر تڑپتا ہے

نہ قاصدے نہ صبائے نہ مرغ نامہ برے

کسے زیبے کسئ مانے بُرو خبرے

مسدسِ دیگر

بخشی ہے خالق نے تجھے سب تاجوروں کی سروری
پیغمبروں کی دی تجھے اللہ نے پیغمبری
صورت سے تیری ہی عیاں شانِ خدا کی برتری
کیا منہ ہے تیرے سامنے آئے ذرا حور و پری
اے چہرۂ زیبائے تو رشکِ بتانِ آذری
ہر چند وصفت میکنم در حسن زاں بالاتری

ہے ختم تیری ذات پر اوصافِ اُمت پروری
اللہ کے محبوب ہے کس کو مجالِ ہمسری
پائی ہے کس مخلوق نے یہ برتری یہ سروری
رفعت میں تیرے سامنے ہی پست چرخِ چنبری
تو از پری چابک تری وز برگ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

ہے سارے عالم میں کوئی تجھ سا ہمیں دکھلائے تو
دعوے ہے جس کو حسن کا مجلس میں تیری آئے تو
مضمون تیری مدح کا جبریل سے سن جائے تو
یہ دلبری یہ برتری یہ شان کوئی پائے تو
عالم ہمہ یغمائے تو خلقِ خدا شیدائے تو
آں نرگسِ رعنائے تو آوردہ رسمِ کافری

معراج میں جبریل سے یوں پوچھتا تھا وہ صنم
کہنا ذرا انصاف سے تم اے اخِ محترم
تم نے تو دیکھا ہے جہاں بتلاؤ تو کیسے ہیں ہم
روح الامیں کہنے لگے اے مہ جبیں تیری قسم
آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

فرماتا ہے تجھ سے خدا دل میں نہ رکھ اپنی خودی
میں ہوں الگ تجھ سے نہیں تو کیونکہ ہو مجھ سے جدی
تیرے نگینِ طبع پر میری حقیقت ہی کھدی
جب عینِ وحدت کی صفت خاص اپنی ہی تجکو دی

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

تصویر تیری کھینچکر بے مثل اور پاکیزہ تر ۔ مفتون ہوا خود حسن پر صورت گر جنّ و بشر
حور و ملک جنّ و بشر مہر و مہ تاباں اگر ۔ مشعل لئے شام و سحر ہوں جستجو میں دربدر

ہرگز نیاید در نظر صورت ز رویت خوبتر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرۂ یا مشتری

ہم بیکسوں کا چارہ گر کوئی نہیں تیرے سوا ۔ اے شافعِ روزِ جزا وے خواجۂ ہر دوسرا
عاشق ترے در پر پڑا صورت کا ہو کر بینوا ۔ مسکیں شہیدِ بینوا اس آستانہ پر کھڑا

خسرو غریب است و گدا افتادہ در شہرِ شما
باشد کہ از بہرِ خدا سوئے غریباں بنگری

مخمس

دلیلِ کعبۂ مقصود کے بھی رہنما ٹھہرے ۔ بزرگی میں اسی باعث سے وہ سب سے سوا ٹھہرے
خدا کے دوست وہ ٹھہرے حبیبِ کبریا ٹھہرے ۔ خدا کے بعد رتبہ میں محمد مصطفےٰ ٹھہرے
نزولِ وحیِ قرآں موردِ لطفِ خدا ٹھہرے

دیا ایسا خدا نے آپ کو رتبہ بزرگی کا ۔ بیاں مجھ سے کسی صورت نہیں ہوتا بزرگی کا
جنابِ حق سے ایسا پایا ہے درجہ بزرگی کا ۔ بیاں ہو کس زباں سے آپ کا پایا بزرگی کا
مراتب میں ہوئے ایسے کہ محبوبِ خدا ٹھہرے

کیا محسوس مہر اُس چاند سی صورت کو خالق نے ۔ بڑھایا آپکی حشمت کو اور عزت کو خالق نے
کیا القصہ اعلےٰ آپ کی رفعت کو خالق نے ۔ بیاں ہو کس زباں سے اُمتِ حضرت کو خالق نے
کہ انساں آپ کی اُمت کے اکثر اولیا ٹھہرے

زمین و آسماں جن و بشر برپا کیئے حق نے | اُسی کے نور پر جن و بشر شیدا کیئے حق نے
نبی کے واسطے ہر دو سرا پیدا کیئے حق نے | ولی لاکھوں ہزاروں انبیا اعلیٰ کیئے حق نے
مگر حضرت ہمارے سب کے ختم الانبیا ٹھہرے

دو عالم میں کہو تو چاند کی سی کس کی صورت ہے | دو بالا آسماں سے کس کی رفعت کس کی حرمت ہے
کہو کلمہ کی رُو سے کس کو حاصل دیں کی دولت ہے | بتاؤ تو کہ کس کی پشت پر مہرِ نبوت ہے
مکرّم مصطفےٰ نام خدا اصلِ علا ٹھہرے

ترے باعث سے چھٹے رنج و تعب سے دونو عالم میں | مفخر خوبیٔ حسب و نسب سے دونو عالم میں
کسے معلوم دریافت ہی کب ہے دونو عالم میں | ہوئے ایجاد آپ ہی کے سبب سے دونو عالم میں
بنائے دین و دنیا کے رسولِ حق نما ٹھہرے

اگر پیدا نہ ہوتے آپ پھر کچھ بھی نہ تھا ممکن | نہ ہوتا چاند اور سورج نہ ہوتے رات اور یہ دن
پڑھیں ہیں آپ کا کلمہ ہزاروں زاہد و مومن | ہویدا نور حضرت سے بلاشک ظاہر و باطن
کہ اول اور آخر میں وہی نور الہدےٰ ٹھہرے

سبحان اللہ کیا حق نے تمہیں سردار عالم کا | بنایا آپ کو رہبر خضر گم کردہ راہوں کا
خدا شنوا ہے جس حالت میں ہم سے عذر خواہوں کا | قیامت کو ہمیں کیا خوف ہے اپنے گناہوں کا
شفاعت کیلئے تم شافع روز جزا ٹھہرے

رسائی ہو میری یارب کہیں دربار حضرت تک | پہنچ جائے کہیں کشتہ درگاہِ حضرت تک
رسائی آپکی برکت سے ہو طالب کی جنت تک | تلاشی کوئے احمد میں رہوں پھر بس قیامت تک
طلب میں اُس کی اہی طالب کبھی اپنا نہ پا ٹھہرے

مسدس ترجیع بند

اُٹھا ہے شوق دل میں خاطرِ مضطر ترستی ہے | بلندی ایک سی نظروں میں میری اور پستی ہے

کوئی کہتا ہی سودا ہے کوئی کہتا ہی مستی ہے	مجھے نہ نیستی کا دھیان ہی نہ فکر ہستی ہے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولا تری رحمت رستی ہے

بر آتے مدعا ہیں بعد مدت کے اجی سب کے	مگر ہم اپنے مطلب کو نہیں پہنچے نہیں پہنچے
زیادہ اور کچھ اُمید لیکن ہم نہیں رکھتے	جو نکلے دل سے بھی تو آہ کے ہمراہ یہ نکلے

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

تڑپتا ہے دلِ مضطر پئے دیدار اے سرور	قرار آتا نہیں ہرگز اُسے یک لحظہ یک دم بھر
پڑا ہے داغ جو دل پر دکھاوے کس طرح مضطر	دعا مقبول ہو میری تو اِس سے اور کیا بہتر

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

تمنا ایک مدت سے ہے یہ میرے دل و جاں کی	اُڑاؤں دھجیاں سودے میں داماں و گریباں کی
کہ میں پلکوں سے جھاڑوں خاک شہر کے بیاباں کی	یہی اُمید ہے اب خاطرِ مضطر پریشاں کی

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولا تری رحمت برستی ہے

زیارت زندگی میں گر میسر ہو تو ہے قسمت	مزا ہو زندگانی کا مجھے حاصل ہو ہر نعمت
نہ زر در کار ہے مجھ کو نہ کچھ مطلوب ہے دولت	کسی باعث کسی صورت کسی صورت

دکھا دے یا الٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولا تری رحمت برسنی ہے

کہوں کیا ان دنوں شوقِ زیارت مجھ کو از حد ہے	اُسی کی رات دن مجھ کو ہمیشہ کوشش و کد ہے
نہ منت کی ہے کچھ منت نہ کچھ آتی خوشامد ہے	اسی سے کام ہے مجکو یہی ہر دم زباں زد ہے

دکھا دے یاالٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولیٰ تری رحمت برستی ہے

کہوں **طالب** بھلا احوال تم سے ان دنوں میں کیا
کہ فرقت کے سبب دشوار مجھ کو ہو گیا جینا
غم واندوہ کے باعث لہو کا ہے رواں دریا
میرے بیت الحزن میں بیت یہ کندہ کرا دینا

دکھا دے یاالٰہی وہ مدینہ کیسی بستی ہے
کہ جس پر رات دن مولیٰ تری رحمت برستی ہے

اشعار دعائیہ

مومنو عجز و التجا کے ساتھ
اب دعا کے لئے اُٹھاؤ ہاتھ

اے خدا صدقہ کبریائی کا
صدقہ اُس نور مصطفائی کا

سیدھا رستہ چلائیو ہمکو
پیچ و خم سے بچائیو ہم کو

مرتے دم غیب سے مدد کیجو
ساتھ ایمان کے اُٹھا لیجو

جب دم واپسیں ہو یا اللہ
لب پہ ہو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

دین و دنیا کی آبرو دیجو
دونوں عالم میں سرخرو کیجو

کینہ دھو مومنوں کے سینے سے
سینے ہو جائیں پاک کینے سے

سب کو اک راہِ حق دکھا یارب
دور ہو اختلاف بیجا سب

دین ہو دین احمدیؐ کل کا
ہو طریقہ محمدیؐ کل کا

ہے خدا تو بڑا سمیع و مجیب
بے مرادوں کو کر مراد نصیب

کُل مریضوں کو تندرستی دے
ناتوانوں کے تن میں چستی دے

بے وطن کو وطن میں پہنچا دے
قید سے قیدیوں کو چھڑوا دے

کر غریبوں سے تنگدستی دور
تنگدستوں سے فاقہ مستی دور

رکھتے کثرت سے ہیں جو اہل و عیال	کر عطا اُن کو حسب حاجت مال
جو ہیں مظلوم اُن کی سُن فریاد	اور کر غمزدوں کے دل کو شاد
تیرے بندے ہیں سب یتیم و اسیر	تیرے محتاج کل غریب و امیر
بے خبر بے کسوں غریبوں کی	مشکلیں کھول کم نصیبوں کی

نہ رہے کوئی خستہ و غمگین
سب کی پوری مراد ہو آمین

تمّت

اِطلاع

یہ کتاب یعنی گنجینہ نعت بموجب ایکٹ نمبر ۲۰ سنہ ۱۸۶۷ء حسب ضابطہ رجسٹری بذریعہ سرکار ہوگئی ہے اِس کے تمام حقوق بذریعہ رجسٹری محفوظ ہیں لہذا کوئی صاحب قصد طبع نہ فرمائیں ورنہ بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا۔ ہم آگاہی عام کے لئے حسب ذیل عبارت تحریر کرتے ہیں :۔

دیکھو چالان داخلی روپیہ فیس رجسٹری از ضلع لاہور بنام بنگال بنک نمبر ۸۲۹، مورخہ ۱۲۔ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء رسید بنگال بنک نمبر ۵۰ مورخہ ۱۲۔ نومبر سنہ ۱۸۹۶ء و نیز پنجاب گورنمنٹ گزٹ حصہ ضمیمہ صفحہ ،، مورخہ ۱۱۔ فروری سنہ ۱۸۹۷ء +

المشتہر

خاکسار ملک فضل الدین ککے زئی تاجر کتب قومی مالک اخبار اشاعت کشمیری بازار لاہور

حیاتِ جاودانی

یعنی

مناقب و حالات حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ بزبان اردو

یہ کتاب نایاب جو حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین سید شیخ عبد القادر گیلانی کے حالات کرامات و مناقب میں طبع ہے۔ عربی کتاب قلائد الجواہر فی مناقب شیخ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کا نہایت سلیس بامحاورہ اردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت ممدوح کے بچپن کے [illegible] عالیہ نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ آپ کے علم و فضل کے حالات آپ کے مدرسہ کی کیفیت آپ [illegible] اولیائے کرام [illegible] نیز آپ کے شاگردوں کے حالات اور ان لوگوں کا ذکر جن کو آپ سے [illegible] شجرہ و انساب [illegible] اردو زبان میں کوئی جامع کتاب نہیں [illegible] محبوب سبحانی غوث الثقلین سید عبد القادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کتاب کی [illegible] کی عمدگی چھپائی کی صفائی [illegible] قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ [illegible] مجلد

عین الفقر

یہ کتاب لطیف [illegible] حضرت سلطان باہو قادری قدس سرہ العزیز کی اعلیٰ تصنیف [illegible] اس میں [illegible] مسائل تصوف کو بیان فرمایا ہے۔ [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible] علم دنیا، ذکر [illegible] کا بیان اور [illegible] اور شریعت و طریقت کو جمع [illegible] عشق مجازی [illegible] عشق حقیقی [illegible] توحید [illegible] خلاف شرع [illegible] کے لوازمات [illegible] طالب [illegible] تحقیق کا بیان اور [illegible] مرید [illegible] حقیقت [illegible] [illegible] قیمت ایک روپیہ [illegible]

الناشر

ملک چنن الدین و ملک تاج الدین خلف ملک فضل الدین تاجران کتب [illegible] کشمیری لاہور سے طلب کرو